فتنہ

کاشف زبیر

زندگی میں کچھ ملے نہ ملے بس اچھی رفاقت ہو تو کوئی غم نہیں... کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شام کسی کے لیے اندوہ گیں ہے تو کہیں ہر سمت جیسے چراغاں ہوا ہو... وہی روز کے قہقہے، قمقمے جیسے جشنِ طرب ہو... وہی رقص گاہوں کے منظر... نغموں کا سیلاب... بھڑکتے لبادوں میں خوش باش رہ گیر... خوش بخت پیکر... اور وہی زندگی کی روشنی... لیکن اس کی دنیا میں صرف اندھیروں کا بسیرا تھا... ظلمتیں نوحہ کناں تھیں... زندگی میں رفاقت کا دم بھرنے والے محبوب نے ایسا دھوکا دیا تھا کہ اس کی دنیا اندھیر کر دی تھی... مال و دولت کے ساتھ سب خوشیاں بکھر گئی تھیں... بے وفائی کی چوٹ نے تلخی کے عنصر کو بڑھا دیا تھا... بس اب انتقام لینا ہی اس کا مقصد تھا... مگر وہ اس حقیقت سے ناواقف تھا کہ جو محبت کرتے ہیں وہ انتقام کے شعلوں کو بجھانے کی کیا سکت رکھتے ہیں...؟ انہی الجھاؤ ں میں آگے بڑھتی ایک سنسنی خیز داستاں کے دلربا و دل شکن مناظر...

ذہانت و فطانت میں یکتا ایک قاتل حسینہ کی فتنہ انگیزیاں......ایک زمانہ اس پر فدا تھا

کیوبا کے قید خانے کی یہ کوٹھری دو طرف سے سنگلاخ دیواروں اور ایک طرف سے فولادی سلاخوں سے بند تھی۔ سلاخوں کے پاس کسی قدر نشیب میں قلعے کی فصیل تھی۔ فصیل پر تھوڑے تھوڑے فاصلے سے وہ قدیم توپیں آج تک نصب تھیں جو کسی زمانے میں سمندر کی طرف سے حملہ کرنے والوں کو روکا کرتی تھیں۔
کوٹھری میں تنہائی میں خاموشی اور ایک اذیت سی تھی۔ سرتاپا سفید لباس میں ملبوس یہ حسین عورت سلاخوں سے ٹیک لگائے کھڑی تھی اور باہر قلعے کی فصیل پر لگی دھات کی کرسی نما مشین کو دیکھ رہی تھی۔ کوٹھری چوکور ساخت کی نہیں تھی بلکہ اس میں ایک طرف پتھر کا ستون بھی تھا جو قلعے کی اوپری منزلوں کو سہارا دیتا تھا۔ مخالف سمت میں دھات کا دروازہ تھا جس کے اوپری حصے میں چھوٹی سی کھڑکی تھی۔ دروازے کے عین اوپر لیمپ روشن تھا۔ مگر اس کی روشنی باہر چمکتے چاند کی روشنی کے مقابلے میں کم پڑ رہی تھی۔

عورت جوان تھی مگر وہ نوجوانی کے دور سے گزر چکی تھی۔ سفید بلاؤز اور سفید ہی اسکرٹ کے اوپر اس نے باریک کپڑے کی سفید چادر یوں لپیٹ رکھی تھی کہ اس کے لباس کا ڈھیلا پن چھپ گیا تھا۔ اس کے بدن کے خوب صورت زاویے نمایاں ہو رہے تھے۔ معاً دروازہ کھلا اور ایک نوجوان پادری اندر داخل

www.urdupalace.com

ہوا اور اس کے عقب میں فولادی دروازہ آواز سے بند ہو گیا۔ اس نے سر سے پاؤں تک مخصوص چوغہ پہنا ہوا تھا جس پر کمر کی جگہ ایک ڈوری بندھی ہوئی تھی۔ چوغے کا سرپوش نوجوان پادری کے شانوں کی طرف ڈھلکا ہوا تھا۔ وہ شاید بیس یا اکیس برس کا عام صورت اور متوسط جسامت کا آدمی تھا۔ اس نے عورت کو دیکھا اور کسی قدر توقف کے بعد بولا۔ ''میں فادر ایڈون جونے تمہارے لیے دعا کرنے آیا ہوں۔''

عورت نے اس کی طرف دیکھے بغیر پوچھا۔ ''یہ کس طرح کام کرتی ہے؟''

پادری کو مشین نظر نہیں آ رہی تھی مگر اسے مشین کا فنکشن معلوم تھا۔ ''اس پر آدمی کو بٹھا کر اس کے ہاتھ پاؤں جکڑ دیتے ہیں۔ اس کا سر ایک آہنی خود میں قید کر دیا جاتا تھا اور پھر عقب سے ایک مٹھ گردن پر زور لگاتی ہے، اسے پیچ کی مدد سے آگے دھکیلا جاتا ہے۔ یہ گردن پر اتنا زور دیتی ہے کہ گردن کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے اور......'' پادری بولتے بولتے رک گیا۔

عورت نے مڑ کر اپنی فسوں خیز آنکھوں سے اسے دیکھا اور جملہ مکمل کیا۔ ''آدمی مر جاتا ہے۔ مگر عورت زیادہ نازک ہوتی ہے۔''

وہ عورت کو دیکھ کر سحر زدہ سا رہ گیا تھا۔ شاید اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ اسے جس عورت کے لیے بھیجا جا رہا ہے وہ اتنی حسین ہوگی۔ شاید اس نے کبھی اس قدر خوب صورت عورت نہیں دیکھی تھی۔ اس کا چہرہ بالکل سادہ اور کسی قدر حزنیہ تھا۔ یہ فطری چیز تھی اس کے باوجود وہ پادری کو اساطیری داستانوں کی کوئی دیوی لگی تھی۔ عورت نے نوجوان پادری کی کیفیت بھانپ لی تھی۔ وہ ڈولتے بدن کے ساتھ اس کی طرف آئی۔ ''تم دعا کرنے آئے ہو، اس میں کتنا وقت لگتا ہے؟''

''پانچ منٹ یا زیادہ سے زیادہ دس منٹ۔''

''اور ابھی رات بہت لمبی ہے۔ تم جلدی نہیں آ گئے؟''

''اگر تم تنہائی چاہتی ہو تو میں دعا کرا کے ابھی چلا جاتا ہوں۔''

وہ مسکرائی۔ اس کی مسکراہٹ بھی کم کشش انگیز نہیں تھی۔ نوجوان ایک بار پھر بھول گیا کہ وہ پادری ہے اور یہاں دعا کرانے آیا ہے۔ عورت نے کہا۔ ''مجھے دعا کی نہیں اس وقت کسی کے ساتھ کی ضرورت ہے جو مجھ سے بات کرے اور میری بات سنے۔''

نوجوان پادری نے سر ہلایا۔ ''میں پادری ہوں، میرا کام ہی لوگوں کی باتیں سننا ہے۔ اگر تمہارے پاس کوئی اعتراف ہے تو تم کر کے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر سکتی ہو۔''

''میرے پاس اعترافات ہیں مگر ان معنوں میں نہیں۔'' عورت بولی۔ ''میرے ماں باپ کیتھولک تھے مگر میں کیتھولک نہیں ہوں، بڑے ہونے کے بعد میں نے بپتسمہ لینے سے انکار کر دیا تھا، اس لیے میں اعتراف کی قائل بھی نہیں ہوں۔''

''اگر تم اعتراف نہیں کرنا چاہتیں تو تمہاری مرضی لیکن تم نے کہا ہے، تم کسی سے بات کرنا چاہتی ہو۔''

''ہاں میرے پاس کچھ کہانیاں ہیں یا شاید ایک ہی کہانی ہے اگر تم سننا چاہو تو میں ضرور سناؤں گی۔''

پادری ہمہ تن گوش ہو گیا۔ ''میں اسی لیے یہاں آیا ہوں۔''

☆☆☆

جمیکا سے تقریباً بیس میل مشرق کا یہ سفر خاصا دشوار اور تھکا دینے والا ثابت ہوا تھا۔ ہموار سڑک کنگسٹن سے نکلتے ہی ختم ہو گئی تھی اور اس کے بعد زیادہ راستہ کچا اور ناہموار تھا جس پر جیک بریسٹن کی بگھی ہلتی جلتی چلی جا رہی تھی۔ اس کے ساتھ آئزک ولیم شاٹ تھا۔ اس کا شمار جمیکا کے بہترین وکیلوں میں ہوتا تھا۔ آئزک اسے جاگیر کے بارے میں بتا رہا تھا اور وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں اس نے وائٹ ہال کی یہ پیشکش قبول کر کے غلطی تو نہیں کی۔ بتیس سالہ خوبرو جیک حلیے اور رکھ رکھاؤ سے ہی جنٹل مین لگتا تھا۔ مگر یہ حقیقت تھی کہ اسے اپنے خاندان کا کچھ پتا نہیں تھا۔ اس نے سرکاری یتیم خانے میں ہوش سنبھالا اور وہیں پرورش پائی۔ سرکاری کالج میں تعلیم حاصل کر کے وہ سرکاری ملازمت میں آیا تب اسے فکر یہ تھی کہ وہ کسی اچھے عہدے پر پہنچ کر ریٹائر ہو۔ یہ اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ ایک دن اسے ایک بہت بڑی جاگیر کا نگران اور عملی لحاظ سے مالک بنا کر بھیجا جائے گا۔ دو سال وہ یارک شائر میں محکمہ زراعت میں کام کرتا رہا پھر اسے شاہی ملازمت میں لندن بھیج دیا گیا۔

1904ء کا لندن خوب صورت اور جدید شہر تھا۔ جیک لندن میں خوش تھا۔ مگر ایک پوری جاگیر کا مالک بننا بھی کم خوش کن نہیں تھا۔ اس وقت کے ایک برطانوی قانون کے تحت بیرونِ ملک کسی انگریز کے مرنے کے بعد اگر اس کی دولت اور جائیداد کا کوئی قریبی وارث نہیں ہوتا تھا تو یہ تاج برطانیہ کی ملکیت شمار ہوتی تھی۔ مگر ایک ان لکھے قانون کے

www.urdupalace.com

تحت تاج برطانیہ اس دولت اور جائیداد کو ذاتی تصرف میں لانے کے بجائے اپنے کسی اہل اور ملک سے مخلص وفادار کے سپرد کرنے کا پابند تھا۔ اس میں ملکیت منتقل نہیں ہوتی تھی مگر مالک بننے والا آمدنی پر تصرف حاصل کر سکتا تھا۔ وہ جائیداد کے سیاہ و سفید کا مالک ہوتا مگر اسے فروخت کر کے کسی اور کو منتقل نہیں کر سکتا تھا۔ جیک بھی جانتا تھا کہ وہ مالک نہیں بن سکے گا۔ مگر پیشکش وائٹ ہال سے ایک چیلنج کی صورت میں آئی تھی۔

جیک جانتا تھا کہ اس کے پس منظر کی وجہ سے بعض خاندانی افراد کو اس کا اتنی تیزی سے ترقی کرنا اور دربار کے نزدیک آنا پسند نہیں آیا تھا۔ شاید اس فیصلے کے پس پشت وہ لوگ بھی تھے۔ اس طرح وہ اسے دربار سے دور کر رہے تھے۔ اگرچہ اسے اختیار دیا گیا تھا کہ وہ چاہے تو انکار کر سکتا ہے مگر پیشکش کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے انکار کا حقیقی اختیار نہیں ہے۔ اس صورت میں وہ دربار کی نظروں سے گر جائے گا۔ اس کے ساتھ اس جاگیر کا ایک امیدوار اور بھی تھا۔ جیک کی ہچکچاہٹ کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ جان نامی یہ شخص وائٹ ہال کے پرانے ملازموں میں سے ایک تھا۔ جیک ذاتی طور پر اس سے واقف نہیں تھا مگر اس نے سنا تھا کہ جان کی از حد خواہش و کوشش تھی کہ یہ جاگیر اسے عطا کی جائے۔ مگر وائٹ ہال کا فیصلہ اس کی توقع کے خلاف آیا تھا۔

دو دن بعد وہ اپنا سامان پیک کر رہا تھا اور اس نے چند گھنٹے پہلے الزبتھ سے آخری ملاقات کی تھی۔ الزبتھ اور اس کے درمیان ایک خاموش پسند کا رشتہ تھا۔ وہ کھل کر اس کا اعلان نہیں کر سکتے تھے کیونکہ الزبتھ کا باپ ایک نامعلوم پس منظر کے لڑکے سے اپنی بیٹی کی شادی کے خلاف تھا۔ اس چیز کی اس کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی کہ جیک ایک دولت مند جاگیر دار بننے جا رہا تھا۔ جیک کو بھی یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آ رہی تھی، اس کے خیال میں اس کا یہاں سے چلے جانا ہی اس تعلق کا سب سے بہتر اختتام تھا۔ الزبتھ اس کی روانگی کے وقت بندرگاہ پر موجود تھی۔ اس کا باپ بھی ساتھ تھا اور شاید وہ اس بات کو یقینی بنانے آیا تھا کہ جیک اس کی بیٹی سے کئی ہزار میل دور جا رہا ہے۔ اس نے اپنی خوشی چھپانے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔ البتہ الزبتھ اپنی آنکھوں پہ لرزتے آنسو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کے تاثرات سے لگ رہا تھا کہ اگر جیک اشارہ کر دے تو وہ ابھی سب کچھ چھوڑ کر اس کے ساتھ چلنے کو تیار ہو جائے۔

کروز رشپ کے فرسٹ کلاس میں اس نے ایک ہفتے کا طویل اور پُر لطف سفر کیا مگر جب وہ جمیکا، کنگسٹن کی بندرگاہ پر اترا تو اسے کسی قدر مایوسی ہوئی تھی۔ یہ چھوٹی سی بندرگاہ تھی۔ جس پر درمیانے بحری جہاز بھی لنگر انداز نہیں ہو سکتے تھے۔ ایک کشتی نے اسے اور دوسرے مسافروں کو گہرے سمندر سے بندرگاہ تک پہنچایا تھا۔ بندرگاہ پر لوگوں کا ہجوم اور بدنظمی تھی۔ یہاں مچھلیوں کے ساتھ سڑ جانے والے پانی کی بدبو بھی تھی۔ آئزک ولیم شاٹ اس کا منتظر تھا۔ آئزک جاگیر کا وکیل تھا اور فی الحال اس کی دیکھ بھال وہی کر رہا تھا۔ اس نے جیک کا سامان بگھی میں رکھوایا اور وہ بندرگاہ سے براہِ راست جاگیر کی طرف روانہ ہوئے۔ سفر کو دو گھنٹے ہو چکے تھے اور اب تک جیک کو منزل نظر نہیں آئی تھی۔ آئزک اسے ہر تھوڑی دیر بعد تسلی دیتا تھا کہ بس اب کچھ ہی فاصلہ رہ گیا ہے۔ گرمی بلا کی تھی اور جیک کا کوٹ میں دم گھٹ رہا تھا۔ مگر جب بگھی ناہموار راستوں سے ہوتی اس بلند سطح مرتفع پر پہنچی تو موسم کسی قدر خوشگوار ہو گیا تھا۔ یہاں چاروں طرف دل کش مناظر تھے اور کوئی جگہ سبزے سے خالی نہیں تھی۔ جیک کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا اور تب سفید رنگ کی ایک خوب صورت عمارت نمودار ہوئی۔

''کارنس پیلس۔'' آئزک نے عمارت کی طرف اشارہ کیا۔ بدرنگ کھپریل والی عمارت کے گرد پتھر کی اونچی دیوار تھی اور اس کے چاروں طرف کافی کے باغات کا سلسلہ دور تک پھیلا ہوا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ کافی کے شوقین جیک نے کافی کا کوئی باغ دیکھا تھا اور اسے فوراً محسوس ہوا کہ باغ اور درختوں کی ٹھیک سے دیکھ بھال نہیں ہو رہی تھی۔ بگھی ان کے درمیان سے گزرتی ہوئی پیلس کے بڑے سے مضبوط لکڑی اور لوہے کے دروازے میں داخل ہوئی اور ایک چھت والی راہداری سے گزرتی ہوئی پتھروں سے بنے ہوئے ایک کھلے صحن میں آ کر رک گئی۔ وہاں ہر طرف سفید لباس میں سیاہ فام مرد اور عورتیں کاموں میں مصروف تھے۔ اس کے استقبال کے لیے ایک ادھیڑ عمر سیاہ فام عورت موجود تھی۔ جیک کے اترتے اس نے گرم جوشی سے اس کے ہاتھ تھام لیے۔

''باپیاما۔''

آئزک نے رومال سے پسینا صاف کرتے ہوئے بتایا۔ ''یہ افریقن زبان میں تمہیں خوش آمدید کہہ رہی ہے۔''

''تم بیچ میں مت بولو۔'' عورت نے خفگی سے کہا۔ ''جاگیر کو اتنے عرصے مالک سے محروم رکھنے میں تمہارا بھی

www.urdupalace.com

کردار ہے۔''

''ماما موبی۔'' آئزک نے رومال سے اپنی سرخ ناک صاف کرتے ہوئے تعارف کرایا۔ ''اس گھر کی نگراں ہے اور یہاں موجود تمام افراد اس کی ماتحتی میں ہیں۔''

''ہاں سوائے تمہارے۔'' ماما موبی نے آئزک سے کہا اور پھر چلا چلا کر دوسروں کو بلانے لگی۔ کئی خادم دوڑے آئے اور جیک کا سامان اتار کر اوپر لے جانے لگے۔ ماما موبی اسے اوپر لائی۔ اس نے آئزک کو قطعی لفٹ نہیں کرائی تھی۔ پیلس کا نچلا حصہ، گودام، ملازموں اور بعض دوسرے کاموں کے لیے مخصوص تھا۔ رہائش اوپر تھی۔ یہ پورا حصہ مکمل طور پر جیک کے لیے تھا۔ پیلس کا نچلا حصہ پتھر سے اور اوپری حصہ لکڑی سے بنا ہوا تھا۔ پہاڑی کی سب سے بلند جگہ پر ہونے کی وجہ سے کئی میل دور سمندر یہاں سے بھی صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اوپری حصے میں ایک بڑا سا کھلا اور آر پار لاؤنج تھا اور اس کے دونوں جانب کئی کمرے تھے۔ یہاں وکٹورین اسٹائل کا پرانا اور بھاری فرنیچر تھا۔ ٹیرس اور کھڑکیوں پر سفید حریری پردے لہرا رہے تھے اور ٹائلوں سے سجے ہوئے دو بہت بڑے باتھ روم تھے۔ اس کے بیڈ روم میں چھپرکھٹ والی مسہری تھی، اس کے بھی چاروں طرف باریک سفید پردے لٹک رہے تھے۔ مجموعی طور پر ہر چیز صاف ستھری اور چمک رہی تھی۔ مگر اس میں وہ سلیقہ اور نظم نہیں تھا جو اتنی بڑی جاگیر کے مالک میں ہونا چاہیے تھا۔ ماما موبی مستقل بول رہی تھی اور اسے ہر چیز کے بارے میں بتا رہی تھی۔ جیسے ہی اس نے سانس لینے میں وقفہ لیا جیک نے کہا۔

''اب میں آ گیا ہوں، تم مجھے آرام سے سب بتا سکتی ہو۔''

ماما موبی نے کچھ کہنا چاہا پھر رک کر مسکرائی اور اسی طرح مسکراتی ہوئی باہر چلی گئی۔ کچھ دیر بعد غسل کر کے جیک نے لباس بدلا اور آرام دہ موسم کی مناسبت سے لباس پہن لیا۔ آرام اور لنچ کے بعد وہ شام کے قریب باہر آیا۔ اس نے پہلے پورے پیلس کا معائنہ کیا۔ ماما موبی اس کے ساتھ تھی اور اس کے ہر سوال کا جواب دے رہی تھی۔ پھر وہ باہر نکل آیا اور اس نے باغات کے انچارج مائیکل کائلون کو طلب کر لیا۔ تاریکی چھانے تک وہ اس کے ساتھ باغات میں گھومتا رہا اور اس نے ایک ایک گوشہ دیکھا اور جہاں اسے کوئی گڑبڑ نظر آئی وہ مائیکل سے پوچھتا اور اس کا جواب اپنی چھوٹی سی ڈائری میں نوٹ کر لیتا۔ اس کا اگلا پورا دن بھی فارم دیکھنے میں گزرا اور شام تک وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ فارم کے معاملات حد درجے بدنظمی کا شکار تھے۔ ملازمین بے شمار تھے مگر کام نہ ہونے کے برابر ہوتا تھا۔ جو کام ہوتا وہ بھی ٹھیک نہیں تھا اور اس کا اثر مجموعی طور پر جاگیر کی آمدنی پر پڑ رہا تھا۔ جیک نے محسوس کیا کہ اسے جاگیر عطا نہیں ہوئی ہے بلکہ ایک بہت مشکل کام اس کے سر مار دیا گیا ہے جو اسے کرنا ہی ہے۔ درست معلومات حاصل کرنے کے لیے جو قابلِ اعتماد ہستی اسے نظر آئی وہ ماما موبی تھی۔ رات ڈنر کے بعد اس نے ماما موبی کو اپنی اسٹڈی میں طلب کیا۔

''ماما میں یہاں مالک بنا کر بھیجا گیا ہوں لیکن یہاں آ کر میں نے محسوس کیا ہے کہ میری حیثیت تم لوگوں سے مختلف نہیں ہے۔''

''تم مالک ہو......'' ماما موبی نے کہنا چاہا۔

''صرف نام کا۔'' جیک نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ ''مجھے یہاں بھیجا گیا ہے کہ میں اس جاگیر کو نفع بخش بناؤں۔ میں جو کماؤں گا وہی میرا ہو گا۔ اب مجھے بتاؤ یہاں کیا گڑبڑ ہے۔ تم مجھ سے کھل کر بات کر سکتی ہو۔''

ماما موبی متذبذب تھی۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے سر ہلایا۔ ''میں سچ کہوں گی لیکن تم وعدہ کرو کہ کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو گی۔''

''میں ایسا کوئی وعدہ نہیں کر سکتا۔ ہاں یہ وعدہ کر سکتا ہوں کہ میں یہاں کے حالات بدل کر دکھاؤں گا۔''

ماما کہہ چکی تھی، مجبوراً اس نے جیک کو سب بتا دیا۔ اس کے مطابق جاگیر کا مالک رچرڈ کارنس ایک سخت گیر اور متعصب شخص تھا، وہ رنگ و نسل کو بہت اہمیت دیتا تھا اور ملازمین کے ساتھ بہت زیادہ حقارت سے پیش آتا تھا۔ ملازمین اس سے ڈرتے بھی تھے اور اس سے نفرت بھی کرتے تھے۔ وہ دل سے اس کے لیے محنت نہیں کرتے تھے اور جہاں موقع ملتا وہ اسے نقصان پہنچانے سے گریز نہیں کرتے تھے۔ رچرڈ کو بھی نقصان کی پروا نہیں تھی کیونکہ وہ اکیلا آدمی تھا اور شاید اس نے اپنی کسی کمزوری کی بنا پر شادی نہیں کی اور نہ ہی کبھی کوئی عورت یہاں اس کے پاس آئی۔ وہ خود بہت کم نہیں جاتا تھا۔ اس کا کوئی قریبی عزیز بھی نہیں تھا۔ وہ دنیا میں اکیلا تھا اور شاید اس اکیلے پن کا انتقام وہ اپنے ماتحتوں سے لیتا تھا۔ اس کا زیادہ وقت پینے اور سونے میں گزرتا تھا۔ جاگیر اور فارم کے کام کیسے چل رہے ہیں ان کی اسے زیادہ فکر نہیں ہوتی تھی۔

ملازمین سے اس کا رویہ حقارت آمیز تو تھا ہی ساتھ

www.urdupalace.com

ہی وہ ان کا مالی استحصال بھی کرتا تھا۔ مقرر کردہ اجرت سے کم دینا اور بات بات پر جرمانے معمول کی بات تھی۔ اگر کوئی ملازم چھٹی کرتا، کہیں جاتا یا بیمار ہو جاتا تو اس کی جگہ اس کے گھر کے کسی فرد کو کام کرنا پڑتا۔ رچرڈ پیلس اور فارم میں زیادہ سے زیادہ ملازم دیکھ کر خوش ہوتا تھا اور اس کی متعصب انا کو اس سے تسکین ملتی تھی۔ اسے اپنے رویّے سے ہونے والے نقصانات کی پروا نہیں تھی۔ جاگیر اگر خسارے میں جا رہی تھی تو وہ اس کا ملبا ملازموں پر ڈال دیتا تھا اور اس کے ذاتی خرچے اسی طرح جاری رہتے تھے۔ پھر ایک دن وہ رات بے تحاشا پی کر سویا تو اگلے دن بے ہوش پایا گیا۔ اسے کنگسٹن کے اسپتال منتقل کیا گیا جہاں وہ ایک ہفتہ رہ کر دنیا سے رخصت ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے اس کی موت کی وجہ حد سے زیادہ شراب نوشی کو قرار دیا تھا۔ رچرڈ کا اکاؤنٹ خالی تھا اور اس نے تقریباً پانچ ہزار پاؤنڈز قرض لیا ہوا تھا اور یہ بھی جاگیر سے ادا ہونا تھا۔

جیسے جیسے جیک صورتِ حال سے واقف ہوتا جا رہا تھا ویسے ویسے اس کی فکر میں اضافہ ہو رہا تھا۔ ماما موبی نے اس کے سامنے سب کھول کر رکھ دیا تھا۔ اب وہ پُر امید نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جیک نے گہری سانس لی اور بولا۔ ''ماما تم فکر مت کرو، کسی کو ملازمت سے نہیں نکالا جائے گا۔ میں سب کی تنخواہیں ادا کروں گا اور جب جاگیر نفع کمانے لگے گی تو میں تنخواہیں بھی بڑھاؤں گا لیکن......''

ماما کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔ یہاں کام کرنے والے اکثر ملازمین اس کے رشتے دار اور اس کے لیے بچے تھے۔ وہ انہیں بے روزگار ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی، یہاں ان کے کرنے کے لیے اور کوئی کام ہی نہیں تھا۔ مگر جیک کی ادھوری بات نے اسے پھر فکر مند کر دیا۔ ''لیکن کیا؟''

''میں متعصب نہیں ہوں، میرے نزدیک سیاہ فام بھی اسی طرح انسان ہیں جس طرح سفید فام ہیں۔ میں تمہیں کبھی بے عزت نہیں کروں گا اور نہ حقیر سمجھوں گا لیکن تمہیں اور ملازموں کو میرا پورا ساتھ دینا ہو گا۔ میں سب سے زیادہ محنت کروں گا مگر میں چاہوں گا کہ کوئی ملازم کام چوری نہ کرے۔''

ماما موبی پُر جوش ہو گئی۔ ''میں یقین دلاتی ہوں، کوئی کام چوری نہیں کرے گا۔''

اگلے دن ناشتے کے بعد جیک نیچے اترا تو اس نے کام کا لباس پہنا ہوا تھا۔ وہ پیلس سے باہر آیا تو ملازمین اس کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ جیک نے انہیں دیکھا اور بولا۔

''آج سے میں تم سب کے ساتھ کام کا آغاز کروں گا۔ ہم سب مل کر محنت کریں گے تاکہ یہ فارم نفع دے اور اس کا نفع سب کو ملے گا۔ اس کے لیے ضروری ہے سب محنت کریں اور سب اسے اپنا کام سمجھ کر کریں۔ کیا تم سب میرا ساتھ دو گے؟''

''ہم ساتھ دیں گے۔'' ملازموں نے پُر جوش انداز میں کہا۔

☆☆☆

چار سال بعد، مئی 1908ء۔ جیک ڈریسنگ کے آئینے کے سامنے اپنی نک ٹائی درست کر رہا تھا۔ دروازہ کھلا اور ماما موبی اندر آئی۔ اس نے تعریفی نظروں سے جیک کو دیکھا۔ ''بہت اچھے لگ رہے ہو۔''

''شکریہ، کیا آئزک آ گیا ہے؟'' جیک نے مڑ کر پوچھا۔

آئزک کے نام پر ماما موبی نے برا سا منہ بنایا۔ وہ اس سے چڑتی تھی اور جب اس کا ذکر ہوتا تو ماما کا منہ بن جاتا تھا۔ ''وہ بڈھا کھوسٹ آیا ہوا ہے۔ جیک یہ تمہارا ذاتی معاملہ ہے، اس میں بھی کیا یہ شخص دخل دے گا؟''

''تم بھول رہی ہو ماما، آئزک نے ہی مجھے یہ رشتہ تجویز کیا ہے۔''

''اس لیے تم زیادہ محتاط رہنا۔ اس شخص کی نیکی بھی خطرے سے خالی نہیں ہوتی۔'' ماما نے اس کی نک ٹائی درست کی۔ ''شکر ہے میری یہ ذمّے داری تو ختم ہو گی۔ تم کبھی نک ٹائی ڈھنگ سے نہیں لگاتے۔''

''میں بہت سے کام اچھے طریقے سے نہیں کرتا۔'' جیک نے ہیٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔ ''اس کی وجہ تم ہو، تم نے مجھے بہت کاہل اور نکما بنا دیا ہے۔''

ماما اس کے ساتھ نیچے تک آئی۔ چار سالوں میں پیلس کا حلیہ ہی بدل گیا تھا۔ اس کے سامنے لکڑی کی ریلنگ کے ساتھ لگے لکڑی کے ستون کی جگہ سفید ماربل کے ستون آ گئے تھے اور صحن بھی ٹائلوں سے سج گیا تھا۔ بلند چار دیواری جو کسی زمانے میں چوروں اور ڈاکوؤں سے حفاظت کے لیے بنائی گئی تھی۔ اب چھوٹی اور خوب صورت ہو گئی تھی اس پر پھولدار بیلیں چڑھی ہوئی تھیں۔ نچلے فلور کے گوداموں کے بڑے اور بھدے لکڑی کے دروازے بدل دیے گئے تھے اور ان کی جگہ لکڑی کے ہی خوب صورت منقش اور جالی والے دروازے لگے تھے۔ البتہ داخلی دروازہ جو پہلے بھی لکڑی کا تھا اب بھی لکڑی کا تھا مگر اسے

www.urdupalace.com

پہلے سے زیادہ مضبوط کر دیا گیا تھا۔ سمندر کی طرف کھلنے والی بالکونی کو بڑا کر کے ٹیرس کی صورت دے دی گئی تھی اور پیلس کی چھت جو پہلے بدرنگ ہلکی سرمئی تھی اب مکمل طور پر سفید کر دی گئی تھی۔ جیک نے اس کا نام بھی بدل دیا تھا اور اب یہ کارنس پیلس کے بجائے وہائٹ پیلس کہلاتا تھا۔ اس نے رچرڈ کی تقریباً تمام نشانیاں بدل دی تھیں سوائے بھاری فرنیچر کے جسے اس نے کسی قدر مرمت اور پالش کے بعد نیا جیسا کروا لیا تھا۔ آئزک بگھی کے پاس اس کا منتظر تھا۔ اس نے ماما موبی کو دیکھا۔

''یہ ابھی تک زندہ ہے۔''

''بہت سے لوگ مجھے مردہ دیکھنے کی خواہش لیے دنیا سے گزر گئے۔'' ماما نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور آخری بار جیک کی تیاری کا جائزہ لیا۔ اس نے بہترین سوٹ پہن رکھا تھا جو کنگسٹن کے بہترین درزی نے سیا تھا۔ جیک بگھی میں بیٹھا تو آئزک بھی بڑبڑاتا ہوا اس کے ساتھ آ بیٹھا اور بگھی چلتے ہی اس نے جیک سے پوچھا۔

''تم اب تک اس زبان دراز عورت کو کیسے برداشت کر رہے ہو؟''

''وہ دل کی بہت اچھی ہے۔'' جیک مسکرایا۔ ''یہ بات تم بھی جانتے ہو ورنہ اسے ملازمت سے نکال چکے ہوتے جب یہ جاگیر تمہارے ہاتھ میں تھی۔''

آئزک نے گہری سانس لی۔ ''یہی تو مصیبت ہے، اس جاگیر کے حرام خور ملازموں کو یہی عورت ٹھیک کر سکتی ہے۔''

''سب چھوڑو یہ بتاؤ کہ مس بٹلر آ چکی ہے؟''

''اس کا جہاز تو پرسوں سے بندرگاہ پہ لنگر انداز ہے لیکن وہ خود کب آئے گی مجھے اس کا علم نہیں ہے۔''

''تمہیں کس نے اس کے بارے میں بتایا؟''

''کسی نے نہیں۔'' آئزک نے سرسری سے انداز میں کہا۔ ''تم جانتے ہو ہر سال اشرافی طبقے سے بہترین لڑکیاں چن کر بیرونِ ملک مادرِ وطن کی خدمت کرنے والے افراد کے لیے روانہ کی جاتی ہیں۔''

جیک نے سر ہلایا۔ یہ کام باقاعدہ پالیسی کے تحت ہوتا تھا اور اس کا مقصد برطانیہ کے بین الاقوامی مفادات کا تحفظ کرنے والے اہلکاروں کو معاشرتی زندگی اور رکھ رکھاؤ والی بیوی مہیا کرنا تھا تاکہ وہ دیارِ غیر میں اپنی ذمے داریاں تمام تفکرات سے آزاد ہو کر احسن طریقے سے نبھا سکیں۔ آئزک نے واضح جواب نہیں دیا تھا۔ آئزک کے پاس کوئی سرکاری عہدہ نہیں تھا مگر وہ جمیکا میں برٹش مفادات کا ایک ان کہا ذمے دار تھا۔ ایسے بہت سے کام اس نے اپنے ذمے لے رکھے تھے۔ شاید اس آس پر کہ ایک دن اسے ان خدمات کے صلے میں آرڈر آف دی برٹش ایمپائر کا خطاب مل جائے گا۔ جیک اسے بدستور سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ آئزک نے کچھ دیر بعد کہا۔ ''الزبتھ بٹلر اعلیٰ خاندان کی لڑکی ہے۔ اس کا باپ بھی تاجِ برطانیہ کا خدمت گار تھا۔ مجھے یقین ہے وہ تمہیں پسند آئے گی۔''

جیک الزبتھ کے نام پر چونکا تھا مگر اس نے کوئی اور ردِعمل ظاہر نہیں کیا۔ کنگسٹن کا قدیم قلعہ جو کبھی یہاں حملہ آور اسپینیوں نے تعمیر کیا تھا اب گورنر جنرل کی رہائش گاہ اور سرکاری دفاتر کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ یہیں کنٹری کلب بھی تھا جہاں اکثر جمیکا میں رہنے والے انگریز مختلف تقاریب میں آپس میں ملتے تھے۔ آج بھی وہاں ایک تقریب تھی اور جیک ان تقاریب سے کم ہی سروکار رکھتا تھا۔ مجبوراً وہ ایسی تقاریب میں شامل ہوتا جو اصل میں سرکاری ہوتی تھیں اور جن میں شرکت لازمی سمجھی جاتی تھی۔ بگھی جلد کنگسٹن پہنچ گئی۔ پچھلے کچھ عرصے میں سڑکیں خاصی بہتر ہوئی تھیں۔ اس میں بڑا ہاتھ جیک کا بھی تھا۔ وہ فارغ دنوں میں اپنے ملازموں کے ہمراہ علاقے کی سڑکوں کو بہتر کرتا تھا۔ جاگیر سے مین ہائی وے تک چار میل کی پختہ سڑک اس نے اپنی محنت اور اپنے خرچ سے بنائی تھی۔ کنگسٹن سے جاگیر تک کا سفر جو پہلے دو گھنٹے سے زیادہ وقت میں طے ہوتا تھا اب ایک گھنٹے میں اور خاصے آرام سے طے ہوتا تھا کیونکہ راستے میں اب گڑھوں زدہ کچے راستے کے بجائے ہموار پختہ سڑک تھی۔ ان چار سالوں میں اس نے جاگیر کا حلیہ بھی بدل دیا تھا۔ جب وہ یہاں آیا تو اخراجات بھی بہ مشکل پورے ہو رہے تھے۔ سر پر مالک کے نہ ہونے سے ملازموں کی عدم توجہی کی وجہ سے پیداوار بہت گر گئی تھی۔

ملازم خوفزدہ تھے کہ شاید انہیں ملازمت سے نکال دیا جائے گا مگر جیک نے انہیں یقین دلایا کہ کسی کو ملازمت سے نہیں نکالا جائے گا۔ اس نے پیداوار میں کمی کے اسباب جانے اور پھر ان کا سدِباب کرنے لگا۔ اس نے پرانے اور ناکارہ ہو جانے والے درخت نکلوا کر ان کی جگہ نئے اور زیادہ پیداوار دینے والے اعلیٰ کافی کے درخت لگوائے۔ یہاں بارش خاصی ہوتی تھی مگر بعض اوقات پورے پورے مہینے بھی بارش نہیں ہوتی تھی اور ایسے میں خشک موسم سے پودوں کو نقصان ہوتا تھا۔ جیک نے پوری جاگیر میں جگہ جگہ

www.urdupalace.com

تالاب بنوائے جن میں نہ صرف پانی ذخیرہ ہوتا تھا بلکہ ان میں مچھلیاں بھی پالی جاتی تھیں۔ اضافی زمین پر اس نے سبزیاں کاشت کرائیں، ان سے اضافی آمدنی ہوتی تھی۔

ایک سال میں جاگیر اپنے پیروں پر کھڑی ہو گئی اور جیک نے قرض اتارنے کے بعد ملازموں کو ان کے مکمل واجبات ادا کیے اور اچھی کارکردگی دکھانے والے ملازموں کو بونس بھی دیا تھا۔ وہ صرف مالک بن کر نہیں بیٹھا تھا بلکہ خود بھی برابر کی محنت کرتا تھا۔ اس وجہ سے وہی ملازمین جو پہلے کام سے جان چراتے تھے اب ہمت سے بڑھ کر محنت کرتے تھے۔ پہلے سال جیک کو کچھ نہیں ملا تھا۔ اس نے جو کمایا وہ جاگیر اور اس کے ملازموں پر لگا دیا۔ پھر قرض تھا وہ بھی اتارا۔ اس نے آئزک کے توسط سے قرض لیا تھا اور رچرڈ کا لیا ہوا قرض بھی تھا۔ اس نے پہلے سال ہی یہ سارا قرض اتار دیا۔ محنت کا صلہ اسے دوسرے سال بہت شاندار ملا۔ اس کے بعد سال بہ سال اس کی آمدنی بڑھتی چلی گئی تھی۔

اب وہ اس قابل تھا کہ شادی کر سکے۔ اسے الزبتھ کا خیال آیا تھا مگر پھر اس نے یہ خیال دل سے نکال دیا۔ الزبتھ اسے پسند تھی مگر اسے محبت نہیں کہا جا سکتا تھا۔ چار سال بہت ہوتے ہیں۔ انسان اور اس کے جذبات دونوں بدل جاتے ہیں۔ یہ اتفاق تھا کہ آئزک نے اس کے لیے جس لڑکی کو چنا تھا اس کا نام بھی الزبتھ تھا۔ وہ ایک کروزر شپ سے جمیکا پہنچ رہی تھی اور آئزک کی خواہش تھی کہ اس سے پہلے کوئی اور اسے متاثر کرلے جیک ایک بار اس سے مل لے۔ آج وہ اسی سلسلے میں یہاں آیا تھا۔ تقریب اندر ہال میں جاری تھی مگر جیک قلعے کی اوپری دیوار کے سامنے ایک بنچ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے کریبین کا بہت نیلا سمندر تھا اور سامنے سے تیز ہوا چل رہی تھی۔ اچانک اس پر سایہ سا آیا اور جیک نے سورج کے بالکل سامنے موجود اس ہستی کو دیکھنے کی کوشش کی جو سنہری رنگ کے فراک میں ملبوس تھی اور اس کے ہاتھوں میں سفید دستانے تھے جو چھتری کی ڈنڈی تھامے ہوئے تھے مگر اس کا چہرہ غیر واضح تھا۔

''مسٹر بریسنن؟'' دلکش نسوانی آواز نے پوچھا۔

''ہاں۔'' جیک بدستور اس کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''الزبتھ بٹلر۔''

''اوہ......'' جیک جلدی سے کھڑا ہوا اور تب اسے سامنے ایک نہایت دلکش چہرہ نظر آیا۔ ہلکی نیلی آنکھیں اور نازک نقوش، اس کی جلد اتنی نازک تھی کہ اس کے اندر ہلکی گلابی لکیریں بھی نمایاں تھیں۔ اس کے سرخی مائل بال اس کے شانوں پر بکھرے ہوئے تھے۔ بہت نازک اور حسین وجود تھا۔ اس کی عمر چوبیس پچیس سے زیادہ نہیں تھی۔ جیک نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس نے نزاکت سے اپنا ہاتھ آگے کیا جسے جیک نے ادب سے لبوں سے لگا لیا اور بولا۔ ''جیک بریسنن۔''

''میں جانتی ہوں، کیا تم مجھے بیٹھنے کے لیے نہیں کہو گے؟''

''اوہ......'' جیک نے چونک کر کہا اور بنچ کی طرف اشارہ کیا۔ الزبتھ بیٹھی تو وہ اس کے برابر میں بیٹھ گیا۔ جیک کچھ جھینپ رہا تھا اور اس کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہا تھا۔ الزبتھ مسکرانے لگی۔ اس کی مسکراہٹ اتنی دل کش تھی کہ اس کی طرف نہ دیکھنے کے باوجود جیک اس کی دل کشی محسوس کیے بغیر نہ رہ سکا۔ وہ بے تکلفی سے بولی۔

''تم نے پوچھا نہیں کہ میں بنا پہچانے تم تک کیسے پہنچی؟''

''سوری مجھے خیال نہیں رہا۔''

''مسٹر ولیم شاٹ نے مجھ سے کہا کہ میں باہر جاؤں اور جو شخص سب سے الگ تھلگ بیٹھا نظر آئے وہی مسٹر جیک بریسنن ہوگا۔''

پہلی بار جیک مسکرایا۔ ''آج میں تہ دل سے آئزک کا شکر گزار ہوں۔''

''تم جاگیردار ہو؟''

''ایک طرح سے کہہ سکتی ہو۔''

''لیکن مجھے جاگیردار پسند نہیں ہیں۔''

''مجھے بھی جاگیرداری پسند نہیں ہے لیکن شادی کے بعد تم مجھے پسند کرنے لگو گی۔''

الزبتھ ہنسی۔ ''ابھی ہماری بات شروع ہوئی اور تم نے شادی کا بھی سوچ لیا۔''

جیک پُراعتماد ہو گیا تھا۔ ''کیونکہ ہم اسی لیے آئے ہیں۔''

''تم نے صرف مجھے دیکھ کر فیصلہ کر لیا؟''

''فیصلہ ہمیشہ دیکھ کر ہوتا ہے باقی معاملات تو شادی کے بعد کھلتے ہیں۔'' جیک نے منطقی انداز میں کہا۔

الزبتھ اسے ایک ٹک دیکھ رہی تھی۔ پھر اس نے ٹھہرے لہجے میں کہا۔ ''بعض معاملات کبھی نہیں کھلتے ہیں۔''

www.urdupalace.com

''اگر ان کا تعلق آپ سے معمولی سا بھی ہو تو وہ لازمی کھلتے ہیں۔'' جیک نے یقین سے کہا تھا۔ الزبتھ کھڑی ہو گئی۔

''یہاں بہت گرمی ہے۔''

''تمہیں گرمی پسند نہیں ہے۔'' جیک بھی کھڑا ہو گیا۔ دونوں فصیل کے ساتھ ساتھ چلنے لگے۔ سمندر کی طرف سے تیز ہوا چل رہی تھی مگر یہ بھی گرمی کا اثر کم کرنے میں ناکام ثابت ہو رہی تھی۔

''اس کے برعکس مجھے گرمی اور چمکتا سورج پسند ہے، میں نے اسی لیے ویسٹ انڈیز کا انتخاب کیا ہے۔''

☆☆☆

''اب تم دونوں میاں بیوی ہو۔'' پادری نے ان سے کہا۔ ''مسٹر برسینن اپنی بیوی کو بوسہ دو۔''

جیک نے الزبتھ کے چہرے پر موجود نقاب الٹا تو وہ مسکرا رہی تھی۔ جیک اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔ چرچ میں موجود لوگ تالیاں بجانے لگے۔ ان میں جیک کے واقف کار اور اس کا واحد دوست آئزک بھی تھا۔ کچھ دیر بعد وہ خصوصی بگھی میں سوار پیلس کی طرف جا رہے تھے۔ اس شادی کے لیے پیلس کی خصوصی تزئین اور آرائش کی گئی تھی۔ پیلس کے عقبی سبزہ زار میں شادی کی اصل تقریب منعقد کی جانی تھی جس میں پورے کنگسٹن سے چیدہ چیدہ شخصیات کو مدعو کیا گیا تھا۔ سرِ شام ہی مہمان آنا شروع ہو گئے تھے اور جیک ان کو پیلس کے دروازے پر ریسیو کر رہا تھا۔ اندر الزبتھ ملازماؤں کی مدد سے تیاری کے مراحل سے گزر رہی تھی۔ آج اس کی زندگی کا سب سے یادگار دن تھا۔

سورج ڈوبتے ہی تقریب کا آغاز ہوا اور جب الزبتھ سج دھج کر سامنے آئی تو محفل کے ہر مرد نے جیک کی قسمت پر رشک کیا تھا۔ وہ حسین تھی مگر آج اس کی دلکشی الگ ہی تھی۔ محفل میں اور بھی حسین عورتیں شامل تھیں مگر وہ الزبتھ کے سامنے یوں بجھ گئیں جیسے چاند کے سامنے ستارے بجھ جاتے ہیں۔ کچھ دیر بعد رقص کا دور شروع ہوا اور جوڑے درمیان میں آ گئے۔ آرکسٹرا میوزک دے رہا تھا۔ دوسرے دور میں الزبتھ نے جیک سے کہا۔ ''ہم بھی رقص کرتے ہیں۔''

''نہیں...... نہیں، میں نے آج تک نہیں کیا۔'' جیک نے گھبرا کر کہا۔

''لیکن آج کرو گے۔'' الزبتھ نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر کہا تو وہ خود کو روک نہ سکا۔ الزبتھ اسے لے کر وسط میں آئی۔ باقی سب پیچھے ہٹ گئے اور الزبتھ اسے رقص کا سبق دینے لگی۔ وہ ماہر رقاصہ تھی۔ کچھ دیر بعد جیک کو لگا کہ یہ تو بہت آسان کام ہے۔ اگر آپ کا ساتھی رقص کرنا جانتا ہے تو اس کا ساتھ دینا زیادہ مشکل نہیں ہوتا ہے۔ جیک نارمل میں بھی کم پیتا تھا اور اس رات کے لیے اس نے خاص طور سے سوچا تھا کہ وہ ڈرنک بس چکھے گا۔ وہ اپنی زندگی کی اہم ترین رات پورے ہوش و حواس میں گزارنا چاہتا تھا اور وہ اس کے لیے بہت بے تاب تھا۔ مگر انہیں رات بارہ بجے سے پہلے حجلہ عروسی میں جانے کا موقع نہیں ملا تھا۔ ان کا کمرا ماما موبی نے خاص طور سے پھولوں سے سجایا تھا۔ یہ حجلہ عروسی کا افریقی انداز تھا۔

جیک کے برعکس الزبتھ نے خاصی پی تھی اور جب وہ ماما موبی کے ساتھ جا رہی تھی تو اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ جیک کو امید تھی کہ جب تک وہ جائے گا الزبتھ خود کو سنبھال چکی ہو گی۔ مگر نصف گھنٹے بعد جیک کمرے میں پہنچا تو الزبتھ بستر پر کروٹ لیے بے خبر سو رہی تھی۔ جیک نے اس کے پاس بیٹھ کر اس کا بازو سہلایا مگر اس کی طرف سے کوئی ردِعمل ظاہر نہیں ہوا۔ جیک نے حسرت سے اپنی حسین بیوی کو دیکھا اور ٹھنڈی سانس لے کر کھڑا ہو گیا۔ لباس بدلتے ہوئے اس کی نظر کمرے کے کونے میں رکھی لکڑی کی پیٹی پر گئی تھی۔ یہ واحد چیز تھی جو الزبتھ اپنے ساتھ لائی تھی اور پیٹی پر دو عدد مضبوط تالے لگے ہوئے تھے۔ جب یہ پیٹی آئی تو الزبتھ نے کئی ملازمین کی مدد سے اسے بہت احتیاط سے لا کر یہاں رکھوایا تھا۔ جیک نے اسے کھلا نہیں دیکھا تھا اور وہ نہیں جانتا تھا کہ اس میں کیا ہے؟

صبح ماما موبی نے آ کر دروازے کھولے اور کھڑکیوں سے پردے ہٹائے تو جیک کی آنکھ کھلی تھی۔ الزبتھ بستر پر نہیں تھی۔ جیک نے ماما سے پوچھا۔ ''لز کہاں ہے؟''

''میم باہر ہے۔'' ماما نے اشارہ کیا اور شوخی سے مسکرائی۔ ''مجھے یقین ہے تمہاری رات بہت اچھی گزری ہو گی۔''

جیک زبردستی مسکرایا اور بستر سے اتر آیا۔ اس نے کرسی پر پڑا اپنا گاؤن اٹھایا اور اسے پہنتے ہوئے باہر نکل آیا۔ الزبتھ گاؤن میں ٹیرس پر کھڑی دور تک پھیلی ہوئی جاگیر کا نظارہ کر رہی تھی۔ جیک باہر آیا تو الزبتھ نے اس کی طرف دیکھا۔

''ہائے۔''

''ہائے۔'' جیک مسکرایا۔ ''رات جب میں آیا تو تم سو گئی تھیں۔ میں نے تمہیں اٹھانا مناسب نہیں سمجھا۔''

www.urdupalace.com

''شاید میں نے زیادہ پی لی تھی۔ مجھے تو یہ بھی یاد نہیں کہ میں کمرے میں کب آئی؟''

''تم بہت گہری نیند میں تھیں۔'' جیک نے ریلنگ سے ٹکتے ہوئے کہا۔ ''اس لیے میں بھی سو گیا۔''

''فکر مت کرو ابھی ہمارے پاس بہت سی راتیں ہیں۔'' الزبتھ نے شرمیلے انداز میں کہا۔ جیک اس کے نزدیک آیا اور اپنا بازو اس کی کمر کے گرد حائل کیا تھا کہ ماما آ گئی۔

''تم دونوں ناشتا کب کرو گے؟''

''کچھ دیر بعد۔'' الزبتھ نے جواب دیا۔ ''ابھی ہم جاگیر دیکھیں گے۔ کیا خیال ہے؟'' اس نے جیک کی طرف دیکھا۔

جیک خوش ہو گیا۔ ''ضرور۔''

وہ باہر آئے اور جیک اسے جاگیر دکھانے لگا۔ الزبتھ دلچسپی لے رہی تھی اور اس سے سوالات بھی کر رہی تھی۔ جیک نے اسے بتایا کہ کافی کے باغات کتنے نفع بخش ہوتے ہیں تو اس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ ''میرے خدا، یہ معمولی سی چیز اتنی دولت دیتی ہے۔''

''لیکن بہت زیادہ محنت کے بعد۔'' جیک نے سر ہلایا۔ ''تم سوچ نہیں سکتیں کہ اس جاگیر کو نفع بخش بنانے کے لیے میں نے کتنی محنت کی ہے۔ بے شمار ملازموں کے ہوتے ہوئے میں خود بھی مزدوروں کی طرح کام کرتا رہا ہوں۔ اب بھی کرتا ہوں۔''

الزبتھ نے سر ہلایا۔ ''ماما نے بتایا ہے کہ تم اس علاقے اور ملازمین کے لیے بہت کچھ کرتے رہے ہو۔''

''یہ اس علاقے اور ان لوگوں کا حق ہے۔'' جیک نے سنجیدگی سے کہا۔ ''یہ زمین ان لوگوں کی ہے جلد یا بدیر ہم انگریز یہاں سے چلے جائیں گے۔ تب یہ یہاں کے مالک ہوں گے۔ میری کوشش ہے ان کے لیے اچھی چیز چھوڑ کر جاؤں۔''

درختوں کے درمیان چلتے ہوئے الزبتھ نے کہا۔ ''مجھے یہ جگہ اچھی لگی ہے یہاں سورج چمکتا ہے اور موسم گرم ہے۔''

''مجھے بھی یہ جگہ اسی وجہ سے اچھی لگتی ہے۔ سب سے بڑی بات یہاں کے لوگوں میں جذبات ہیں جن سے ہم لوگ تقریباً عاری ہو چکے ہیں۔''

وہ چلتے ہوئے بانسوں سے بنے ایک ہٹ تک آئے۔ تقریباً چوکور ساخت کا یہ کمرا زیادہ بڑا نہیں تھا، مشکل سے بارہ بائی بارہ کا تھا۔ الزبتھ نے پوچھا۔ ''یہ کیا ہے؟''

''میری تفریح گاہ۔'' جیک نے جواب دیا۔ ''اندر سے دیکھو گی؟''

الزبتھ نے سر ہلایا تو اس نے دروازہ کھولا اور وہ اندر آئے۔ پورا ہٹ بانسوں سے بنا ہوا تھا سوائے چھت اور فرش کے۔ چھت کھپریل کی تھی اور فرش اعلیٰ درجے کی لکڑی کا پالش کیا ہوا تھا۔ تین طرف کھڑکیوں کی جگہ بیضوی خلا تھے جن پر حریری پردے تھے۔ پردے ہوا سے لہرا رہے تھے۔ اندر ایک پیانو تھا۔ ایک طرف ریک پر سو سے اوپر کتابیں تھیں، چمڑے سے بنی ہوئی کاؤچ تھی۔ الزبتھ متاثر نظر آئی۔ اس نے آہستہ سے کہا۔ ''آرٹسٹک۔''

''جب میرا آرام یا تفریح کرنے کا موڈ ہوتا ہے میں یہاں آجاتا ہوں۔ یہی میری تفریح ہے اور یہی آرام ہے۔''

الزبتھ نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا۔ ''میں نے تو سنا تھا کہ غیر ملک میں تاج برطانیہ کی خدمت کرنے والے سرکاری اہلکار بہت مزے میں زندگی گزارتے ہیں۔ ان کے اپنے بار ہوتے ہیں اور باقاعدہ حرم ہوتے ہیں۔''

جیک مسکرایا۔ ''ایسے بھی ہیں لیکن میں حرم کا قائل نہیں ہوں۔ میرے خیال میں انسان کی زندگی میں ایک ہی عورت ہو تو اس کی زندگی پُرسکون گزر سکتی ہے۔ ایک سے زیادہ عورتیں ہمیشہ پریشانی کا باعث بنتی ہیں۔''

''تمہارے کبھی کسی عورت سے تعلقات رہے؟''

جیک مسکرایا۔ ''یہ سوال مت کرو۔''

''اچھا تم نے کبھی کسی سے محبت کی؟''

''اگر تمہارا اشارہ ماضی کی طرف ہے تو میں نے ایک بار کسی کو پسند کیا تھا مگر پھر میں یہاں آ گیا اور بات ختم ہو گئی۔''

''کون تھی وہ؟''

''تم نہیں جانتیں، بس اتنا جان لو کہ اس کا نام بھی الزبتھ تھا۔''

''میرے انتخاب کی وجہ یہ نام تو نہیں ہے؟''

''نہیں، تمہارا نام مجھے اس وقت پتا چلا جب میں تم سے ملنے کنگسٹن آ رہا تھا۔'' جیک نے کہا پھر ہچکچاتے ہوئے بولا۔ ''میں اب بھی تمہارے بارے میں زیادہ نہیں جانتا۔''

الزبتھ نے اس کی بات نظر انداز کی اور پیانو کی کیز پر ہاتھ پھیرا تو سُر سے بکھر گئے۔ جیک چونکا۔ ''تمہیں پیانو بجانا آتا ہے؟''

www.urdupalace.com

الزبتھ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر چھوٹے سے اسٹول پر بیٹھ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھ مخالف سمتوں میں پھیلاتے ہوئے کیز چھیڑیں اور چند لمحے بعد وہ باقاعدہ دھن بجا رہی تھی۔ جیک اس کے پاس کھڑا اسے محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ الزبتھ نے دھن مکمل کی تو اس نے بے ساختہ تالی بجائی۔ ''تم نے کمال کر دیا۔''

''میں صرف چار سال کی تھی جب میں نے اپنے باپ سے پیانو بجانا سیکھا تھا۔''

''مسٹر بٹلر یقیناً فنکار ہوں گے۔''

''پاپا بہت اچھے تھے۔ وہ صرف پیانو ہی اچھا نہیں بجاتے تھے، میں نے انہیں ہر کام بہت سلیقے اور مہارت سے کرتے دیکھا۔ وہ بہت مکمل انسان تھے۔''

''اوہ..... مجھے افسوس ہے۔'' جیک نے آہستہ کہا۔ ''وہ مر چکے ہیں؟''

الزبتھ کا چہرہ غم زدہ ہو گیا۔ ''ایک صبح جب ان کے کمرے کا دروازہ کھلا تو ان کی لاش چھت سے بندھی رسی سے جھول رہی تھی۔''

اس سے پہلے جیک کچھ کہتا، پیلس کی طرف سے کھانے کی بیل کی آواز آئی۔ اس نے الزبتھ کا ہاتھ تھاما اور وہ واپس آ گئے۔ کچھ دیر بعد وہ ڈائننگ ٹیبل پر تھے جس پر انگریزی طرز کا بھرپور ناشتا موجود تھا۔ ساتھ ہی مقامی طرز کی کچھ ڈشیں بھی تھیں۔ جیک نے کھانے کے دوران کہا۔ ''مجھے افسوس ہوا، مسٹر بٹلر نے خودکشی کی تھی؟''

الزبتھ نے سر ہلایا۔ ''پولیس کا یہی کہنا ہے۔ مگر میں خود کو آج تک اس سے متفق نہیں کر سکی۔''

جیک چونکا۔ ''قتل؟''

''شاید۔'' الزبتھ نے یوں کہا جیسے اب اس موضوع پر مزید بات کرنا نہیں چاہ رہی ہو۔ جیک خاموش ہو گیا اور وہ ناشتا کرنے لگے۔ کچھ دیر بعد ماما ڈاک سے آنے والے دعوت ناموں کا ایک پلندا چاندی جیسی طشتری میں سجا کر لے آئی۔ یہ دعوت نامے کنگسٹن اور جمیکا کی مختلف اعلیٰ شخصیات کی طرف سے نئے شادی شدہ جوڑے کے لیے آئے تھے۔ ناشتے کے بعد چائے کے دوران جیک نے اسے دعوت ناموں کی تفصیل بتائی کہ ایک درجن دعوت نامے کہاں کہاں سے آئے تھے۔ الزبتھ چائے نوشی کرتے ہوئے خاموشی سے سنتی رہی پھر اس نے کہا۔ ''میرا فی الحال کہیں جانے کا ارادہ نہیں ہے۔''

''ان دعوت ناموں پر تاریخ نہیں ہے۔'' جیک نے اسے تسلی دی۔ ''اس لیے تم فکر مت کرو، یہ ہم پر ہے کہ ہم کب جاتے ہیں۔''

الزبتھ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''ابھی ہم کیا کریں گے؟''

''ہنی مون۔'' جیک نے جواب دیا۔

الزبتھ خوش ہو گئی۔ ''سچ میں اور کہاں؟''

''جہاں تم چاہو؟''

☆☆☆

میامی فلوریڈا اسے ٹرین نے اسٹیشن چھوڑا۔ ان کی منزل کیوبا تھی۔ دو مہینے پر مشتمل ہنی مون کا یہ آخری حصہ تھا۔ پہلے وہ کروزر شپ سے نیویارک گئے۔ وہاں سے انہوں نے ٹرین سے ویسٹ کوسٹ تک کا سفر کیا۔ وہ سان فرانسسکو اور سان ڈیاگو گئے۔ وہاں سے انہوں نے ایک اور کروزر شپ سے میکسیکو تک کا سفر کیا اور وہاں سے وہ فلوریڈا آئے تھے۔ جیک اور الزبتھ دونوں نے اسے بہت انجوائے کیا تھا۔ خاص طور سے الزبتھ بہت خوش تھی۔ جیک بھی خوش کہ اسے من پسند عورت مل گئی۔ اسے لگا کہ وہ الزبتھ سے بے پناہ محبت کرنے لگا ہے۔ اس لیے نہیں کہ وہ بے پناہ حسین تھی بلکہ اس لیے کہ اس کی زندگی کا ہر لمحہ جیک کے لیے مخصوص تھا۔ ابتدائی جھجک کے بعد دونوں ایک دوسرے کے لیے کھل گئے تھے۔

اسی لیے ہنی مون کے دوران جیک نے اس کی ہر بات مانی اور ہر فرمائش پوری کی۔ اس نے سان فرانسسکو اور سان ڈیاگو جیسی دور دراز جگہوں پر چلنے کو کہا تو جیک اسے وہاں بھی لے گیا۔ ورنہ اتنی دور جانے کی وجہ اس کی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔ خاص طور سے سان ڈیاگو جو کوئی بہت خاص جگہ نہیں تھی۔ بس ایک ابھرتا ہوا شہر تھا۔ میامی میں انہوں نے بہت اچھا وقت گزارا تھا۔ امریکا ایک ترقی یافتہ اور بڑا ملک تھا اس کا اندازہ انہیں میامی دیکھ کر ہو گیا تھا جب کہ میامی اس وقت خاص شہر نہیں تھا مگر تفریح کے حوالے سے اس کے خدوخال واضح ہونے لگے تھے۔ جیک کو بھی امریکا اور میامی پسند آئے تھے۔ الزبتھ نے جیک سے کہا۔ ''کاش ہم یہاں رہ سکیں۔''

''شاید تمہاری یہ خواہش کبھی پوری ہو۔'' جیک نے جواب دیا اور اس نے اسی وقت دل میں سوچ لیا تھا کہ وہ میامی کے ساحل پر ایک گھر ضرور لے گا جہاں وہ سال میں کچھ وقت ضرور ٹھہرا کریں گے۔ شاید ابھی اس کے پاس اتنی دولت نہیں تھی مگر اسے امید تھی کہ وہ چند سالوں میں اتنی

www.urdupalace.com

دولت جمع ضرور کرلے گا۔ کیوبا تک انہوں نے ٹرین سے سفر کیا۔ کیوبا میں اس کا قیام مختصر تھا اور وہ جلد جمیکا کی طرف روانہ ہو گئے کیونکہ کافی کی فصل تیاری کے آخری مراحل میں تھی۔ وہ واپس آئے تو معمول کی زندگی کا آغاز ہوا۔ جب تک جیک کام کے لیے نیچے نہیں آتا تھا تب تک الزبتھ اس کے ساتھ لگی رہتی تھی۔ جب وہ شام کو اوپر جاتا تو وہ تیار ہو کر اس کی منتظر ہوتی تھی۔ درمیان میں جب جیک جاگیر کے امور دیکھ رہا ہوتا تو وہ بار بار ٹیرس یا بالکونی میں آ کر اسے دیکھتی۔ اس کے انداز میں ایسی محبت ہوتی کہ جیک اندر تک سرشار ہو جاتا تھا۔

☆☆☆

آئزک اور جیک دفتر میں تھے۔ برطانیہ اور امریکا سے آنے والے تاجر اس کی کافی کی نیلامی میں شرکت کے خواہش مند تھے۔ جیک کا رجحان امریکیوں کی طرف تھا کیونکہ وہ زیادہ قیمت دے سکتے تھے جب کہ آئزک چاہتا تھا کہ اس نیلامی میں برطانوی تاجروں کو فوقیت دی جائے کیونکہ وہ جو کچھ تھے تاج برطانیہ کی وجہ سے تھے۔ اس وقت بھی ان کے درمیان یہی بحث چل رہی تھی۔ جیک نے دونوں ہاتھ پھیلائے۔ ''تم سوچو کہ یہ کس طرح ممکن ہے۔ میں اپنی چیز وہیں فروخت کروں گا جہاں مجھے زیادہ قیمت ملے گی۔''

''ہماری ترجیح سب سے پہلے برطانوی مفادات ہونے چاہئیں۔''

''میری بھی یہی خواہش ہے لیکن ڈیئر آئزک تم بھول رہے ہو بین الاقوامی قیمتیں خاصی اوپر جا چکی ہیں۔ ہمارے یہی پیارے برطانوی تاجر مجھ سے پرانی قیمتوں پر کافی لے کر نئی قیمتوں پر آگے فروخت کر رہے ہیں۔ جب یہ زیادہ نفع کما رہے ہیں تو میں زیادہ نفع کیوں نہ کماؤں؟''

آئزک کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ جیک کی بات سے متفق نہیں ہے، اس نے آہستہ سے کہا۔ ''تمہیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ تمہیں یہ جاگیر نفع کمانے کے لیے نہیں بلکہ تاج برطانیہ کی خدمت کے لیے دی گئی ہے۔''

''میں تاج برطانیہ کی خدمت ہی کر رہا ہوں۔ یہاں میں جو ٹیکس ادا کرتا ہوں وہ بالآخر برطانیہ کے خزانے میں جاتا ہے۔ زیادہ کمائی کا مطلب ہے زیادہ ٹیکس اور تاج برطانیہ کی زیادہ خدمت۔''

آئزک نے گہری سانس لی۔ ''تو تم نہیں مانو گے۔''

''جمیکا میں اس وقت ایک ہزار بڑے کافی کے فارمر ہیں جن میں سے اکثر انگریز ہیں مگر اب یہاں پیدا ہونے والی کافی کے نوے فیصد خریدار امریکی ہوتے ہیں۔ اس کے بارے میں تم کیا کہو گے؟ پھر ہم برطانوی تاجر قوم مشہور ہیں تو تجارت کے بنیادی اصول سے کس طرح پہلو تہی کر سکتے ہیں؟''

آئزک سوچ میں پڑ گیا۔ اس نے سر ہلایا۔ ''تم ٹھیک کہہ رہے ہو، میں ایک فطری عمل کو روکنے کی کوشش کر رہا ہوں۔''

''ہمیں حقیقت پسند بننا چاہیے۔'' جیک نے کہا۔ ''میں نے جو امریکا میں دیکھا ہے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ نصف صدی بعد وہ دنیا کی سپر پاور ہوگا۔ ہم ابھی تک زیادہ تر گھوڑوں اور بگھیوں میں سفر کر رہے ہیں۔ امریکا میں لوگ گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں اور وہاں ایک شخص نے اڑنے والی مشین بنائی اور اب بے شمار لوگ اڑنے والی مشینیں بنا رہے ہیں۔ وہ نئی چیز اور ایجاد کو اپنانے میں ایک منٹ کی دیر نہیں کرتے اور خاصی دیر بعد جا کر کوئی جدت اپناتے ہیں۔ صرف وفاداری برطانیہ کو زیادہ عرصے تک سپر پاور نہیں رکھ سکتے۔ ہمیں خود کو جدید دنیا کے مطابق بدلنا ہوگا۔''

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔'' آئزک نے ٹھنڈی سانس لی اور بولا۔ ''لگ رہا ہے کہ جلد برطانوی سلطنت پر سورج جو غروب نہیں ہوتا ہے طلوع ہونا بھول جائے گا۔''

''یہ فطرت کا اصول ہے ہر کمال کو زوال ہوتا ہے۔''

''ٹھیک ہے میں برطانوی تاجروں کے وفد کو بتا دیتا ہوں کہ اگر انہوں نے اس مقابلے میں رہنا ہے تو وہی قیمت دینا ہوگی جو امریکی تاجر دینے کو تیار ہیں۔''

''کل نیلامی ہے۔'' جیک نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ ''پرسوں مجھے مسٹر ل بیری سے ملنا ہے۔''

آئزک چونکا۔ ''خیریت؟''

''ہاں۔'' جیک مسکرایا۔ ''میں سوچ رہا ہوں کہ اب اپنا اور الزبتھ کا اکاؤنٹ جوائنٹ کرلوں۔''

آئزک اس بار بھی اس سے متفق نظر نہیں آیا۔ ''تمہاری شادی کو ابھی صرف چار مہینے ہوئے ہیں؟''

''ہاں لیکن ان چار مہینوں میں، میں نے الزبتھ کو پرکھ لیا اور پھر تم نے ہی تو اسے تجویز کیا تھا۔''

''ہاں لیکن میرے خیال میں عورت کو پرکھنے کے لیے مرد کی پوری زندگی بھی ناکافی ہے۔'' آئزک نے فلسفیانہ انداز میں کہا۔ ''شادی ایک جوا ہوتی ہے۔''

www.urdupalace.com

''تمہارا مطلب ہے آدمی کو کبھی اپنی بیوی پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے؟''

آئزک نے سر ہلایا۔ ''میری شادی کو چالیس سال ہو گئے ہیں۔ میرے چھ بچے ہیں، جینٹ نے آج تک کوئی کام مجھ سے پوچھے بغیر نہیں کیا مگر میں نے کبھی اس پر اندھا اعتماد نہیں کیا۔''

''اس کے برعکس میں الزبتھ پر مکمل اعتماد کرتا ہوں۔'' جیک نے کہا اور دفتر سے نکل گیا۔ یہ آئزک کا دفتر تھا مگر اس کا ایک حصہ جیک نے اپنے بزنس کے لیے حاصل کر لیا تھا۔ البتہ اس کا یہاں آنا جانا بہت کم ہوتا تھا۔ اس کے پاس بہترین ذاتی بگھی تھی۔ مگر وہ دفتر آنے جانے کے لیے گھوڑا استعمال کرتا تھا اس طرح وہ جلدی سفر کر لیتا تھا۔ صاف سڑکوں اور بعض شارٹ کٹس کی مدد سے وہ صرف آدھے گھنٹے میں جاگیر پہنچ جاتا تھا۔ آج اسے جلدی جانا تھا کیونکہ برطانیہ سے آنے والا تھیٹر مقامی ہال میں پرفارم کرنے جا رہا تھا۔ یہ شو دیکھنے کے لیے جیک نے باکس بک کرایا تھا اور آئزک اور اس کی بیوی کو بھی مدعو کیا تھا۔

وہ گھوڑا دوڑاتا ہوا پیلس میں داخل ہوا تو ایک ملازم نے اس کا گھوڑا پکڑا۔ جیک نے لگام اس کے حوالے کی اور نیچے اترا تھا کہ باغات کا انچارج مائیکل وہاں آیا اور اس نے جیک کو رپورٹ دینا شروع کی۔ یہ اہم تھی اس لیے اوپر جانے کی عجلت کے باوجود جیک رک کر سننے لگا۔ مائیکل کے مطابق آخری کافی بھی اتر چکی تھی اور بیجوں کی گریڈنگ کا کام بھی آخری مرحلے میں تھا۔ کل تک یہ سب پیک ہو کر صبح سویرے نیلام گھر کے لیے روانہ کر دیا جاتا۔ جب تک جیک نے جاگیر کا انتظام نہیں سنبھالا تھا یہاں کافی کی گریڈنگ اور فصل پیک کرنے کا رواج بھی نہیں تھا۔ رچرڈ فصل ایسے ہی فروخت کر دیتا تھا اور خریدار اپنی مرضی سے فصل اترواتا تھا۔ اس دوران میں درختوں کو کتنا نقصان ہوتا تھا اور فصل کی اصل قیمت کیا ہوتی تھی رچرڈ اس پر زیادہ دھیان نہیں دیتا تھا۔

جیک نے بیجوں کا معیار طے کرنا اور انہیں پیک کر کے باقاعدہ نیلام کر کے فروخت کرنا شروع کیا۔ اس سے کہیں بہتر قیمت ملتی تھی اور اس کے فارم کا نام بھی ہوتا تھا۔ جیک رپورٹ سن رہا تھا کہ اوپر بالکونی میں الزبتھ نمودار ہوئی اور اس نے سرخی مائل سنہری رنگ کا فراک اسے جسم سے لگا کر دکھایا۔ جیک نے نفی میں سر ہلایا تو وہ واپس اندر چلی گئی۔ کچھ دیر بعد وہ دوبارہ نمودار ہوئی اور اس بار اس نے سفید اور نیلا لباس دکھایا۔ یہ جیک کا پسندیدہ رنگ تھا، اس نے اثبات میں سر ہلایا تو الزبتھ خوش ہوتی اندر چلی گئی۔ رپورٹ سن کر اس نے مائیکل کو کچھ ہدایات دیں اور واضح کیا کہ ان پر مکمل عمل ہونا چاہیے۔ مائیکل کے جانے کے بعد وہ اوپر آیا تو تین خادمائیں الزبتھ کے ساتھ لگی ہوئی تھیں۔ یہ سب نوعمر سیاہ فام لڑکیاں تھیں اور ماما موبی نے انہیں خاص طور سے الزبتھ کے لیے رکھا تھا۔

''پلیز سب باہر جاؤ، مجھے اپنی بیوی سے کچھ بات کرنی ہے۔''

لڑکیاں کھلکھلاتی اور معنی خیز انداز میں مسکراتی ہوئی باہر چلی گئیں۔ ان کے جاتے ہی جیک نے دروازہ بند کر کے الزبتھ کو آغوش میں لے لیا۔ ''تمہارے لیے ایک خوشخبری ہے۔''

وہ مسکرائی۔ ''کیسی خوشخبری؟''

''میں نے فیصلہ کیا ہے، میں اپنا بینک اکاؤنٹ تمہارے ساتھ جوائنٹ کر رہا ہوں۔''

''سچ میں؟'' الزبتھ بولی۔ ''لیکن کیوں؟''

''کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ تم میری زندگی ہی نہیں میری ہر چیز میں شریک ہو۔ یہ جاگیر میری نہیں ہے۔ اس لیے اس میں شریک نہیں کر سکتا ورنہ اس میں بھی شریک کر لیتا۔ میری واحد دولت میرا بینک اکاؤنٹ ہے اور میں اس میں تمہیں شریک کر رہا ہوں اپنی زندگی کی طرح۔'' جیک نے کہا اور اسے اٹھا کر بیڈ کی طرف بڑھا۔

الزبتھ اس کا مقصد بھانپ کر کسمسائی۔ ''ہمیں جانا بھی ہے اور وقت نہیں ہے۔''

''ابھی تین بجے ہیں اور شو نو بجے شروع ہو گا۔ ہمارے پاس بہت وقت ہے۔''

کچھ دیر بعد الزبتھ اس کے بازو پر سر رکھے لیٹی تھی۔ اس نے سرگوشی میں کہا۔ ''تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟''

''ہاں۔''

''کتنی؟''

''میں نہیں جانتا۔'' جیک نے اس کی طرف دیکھا۔ ''لیکن اب مجھے زندگی تمہارے بغیر ادھوری لگتی ہے۔''

الزبتھ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر اس کے رخسار پر ہاتھ رکھ دیا۔ ''مجھ سے اتنی محبت مت کرو۔''

''یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔''

شام ہوئی تو ماما نے دروازہ بجا کر انہیں یاد دلایا کہ انہیں جانا بھی تھا۔ جیک دستک پر بڑبڑایا۔ ''ماما خدا تم سے

www.urdupalace.com

سمجھے۔"

الزبتھ ہنسی۔ "یہ مجھے ساس کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتی۔"

"ماما مجھ سے اور تم سے بہت محبت کرتی ہے۔"

"میں جانتی ہوں۔" الزبتھ اٹھ بیٹھی۔ "تب ہی تو کہہ رہی ہوں کہ یہ ساس کی کمی محسوس ہونے نہیں دیتی۔ خاص طور سے تمہارے لیے یوں فکرمند رہتی ہے جیسے ماں ہو۔"

"میں بہت خوش قسمت ہوں کہ مجھے بن مانگے یہ جاگیر ملی اور پھر ماما جیسی مخلص عورت ملی۔ اس نے آج تک مجھ سے اپنے لیے کچھ نہیں مانگا۔ ملازموں کے لیے لڑ جاتی ہے جیسے ان کو میرے لیے سناتی ہے۔ پھر مجھے خدا کا سب سے حسین تحفہ ملا۔" اس نے الزبتھ کی طرف دیکھا۔

"فی الحال یہ حسین تحفہ دور جا رہا ہے۔" الزبتھ نے کہا اور اٹھ گئی۔ اس لیے مجبوراً جیک بھی اٹھ بیٹھا۔ کچھ دیر بعد وہ تیار ہو رہے تھے۔ چھ بجے ان کی بگھی پیلس سے نکلی۔ وہ پہلے کراؤن پیلس پہنچے جو ٹنگسٹن کا سب سے بہترین ہوٹل تھا اور تھیٹر یہاں سے زیادہ فاصلے پر نہیں تھا۔ انہوں نے یہاں ڈنر کیا اور پھر ٹہلتے ہوئے تھیٹر پہنچ گئے۔ جیک نے بگھی چلانے والے ملازم سے کہا کہ وہ تھیٹر کے پاس پہنچ جائے۔ شو میں کام کرنے والے تمام اداکار برطانوی تھے۔ یہ ایک تمثیلی کھیل تھا جس میں کرداروں کی نشان دہی کے لیے ماسک لگائے گئے تھے۔ الزبتھ ساکت بیٹھی کھیل دیکھ رہی تھی، اس کے انداز میں زیادہ دلچسپی نہیں تھی، جب کہ آئزک، اس کی بیوی مارلین اور جیک بہت دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ جب شیطان کا ماسک لگائے ولن نمودار ہوا اور اس نے گرجدار آواز میں ہیرو کو للکارا تو الزبتھ چونک گئی تھی اور اس کے بعد وہ پوری توجہ سے کھیل دیکھنے لگی۔ اس نے پہلی بار اپنی چھوٹی سی دوربین آنکھوں سے لگائی۔

"یہ اچھا اداکار ہے۔" جیک نے سرگوشی میں کہا۔

"مجھے بھی لگ رہا ہے۔"

پھر ولن کا پارٹ ختم ہوا اور وہ پردے کے پیچھے گیا تو الزبتھ کی دلچسپی... پھر ختم ہو گئی اور بے توجہی سے کھیل دیکھنے لگی۔ اس کے بعد جب ولن آتا تب ہی الزبتھ دلچسپی لیتی تھی۔ خاصی دیر بعد کھیل ختم ہوا اور جیک، آئزک سے محو گفتگو تھا۔ اسے پتا ہی نہیں چلا کہ الزبتھ کب باکس سے نکل گئی۔ جب اسے احساس ہوا تو وہ مضطرب ہو کر اٹھا اور آئزک سے معذرت کر کے باکس سے نکل آیا۔ اس وقت تک بیشتر تماشائی تھیٹر سے نکل چکے تھے اور کچھ لوگ تھے جو آپس میں گپ شپ کر رہے تھے۔ ان میں اسے الزبتھ کہیں نظر نہیں آئی تب وہ اسٹیج کے پیچھے والے حصے میں آیا جہاں فنکار اور دوسرے لوگ شو ختم ہونے کے بعد جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ جیک دیکھتا ہوا آگے بڑھا تو اسے الزبتھ کی جھلک دکھائی دی جو کسی سے بات کر رہی تھی۔ جیک اس آدمی کے صرف سنہری بال دیکھ سکا تھا۔ وہ اس کی طرف بڑھا تھا کہ ایک چھوٹے قد کا آدمی اس کے سامنے آ گیا۔ "سر یہ مخصوص علاقہ ہے یہاں ہر کسی کو آنے کی اجازت نہیں ہے۔"

"میں اپنی بیوی کی تلاش میں آیا ہوں۔" جیک نے کسی قدر تیز لہجے میں کہا۔

"یہ شو والوں کا ایریا ہے اور یہاں باہر سے کسی فرد کو آنے کی اجازت نہیں ہے۔"

"ڈیم اِٹ۔" جیک نے برہمی سے کہا۔ "میری بیوی اندر موجود ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ کسی کو اندر آنے کی اجازت نہیں ہے۔ وہ کیسے اندر چلی گئی۔"

"جیک۔" الزبتھ کی آواز آئی۔ وہ ان کے پاس کھڑی تھی۔ "کیا ہوا؟"

"چلو یہاں سے۔" جیک نے اس کا بازو تھاما اور پستہ قد آدمی کو گھورتے ہوئے باہر نکل آیا۔ بگھی میں بیٹھنے کے بعد اس نے پوچھا۔ "تم اندر کیا کر رہی تھیں۔"

"میں فن کاروں سے ملنے گئی تھی۔" الزبتھ نے جواب دیا۔

"میں نے تمہیں کسی سے بات کرتے دیکھا تھا۔"

"میں نے کئی فنکاروں سے بات کی۔" الزبتھ نے واضح جواب دینے سے گریز کیا۔ جیک اسے سنہری بالوں کا حوالہ دینے جا رہا تھا مگر پھر رک گیا۔ اس کا موڈ خراب تھا اور وہ خود بھی حیران تھا کہ اس کا موڈ کیوں خراب تھا۔ الزبتھ کچھ دیر کے لیے اس سے دور گئی تو وہ پاگل سا ہو گیا تھا۔ اس نے الزبتھ کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔ 'اگر یہ عورت مجھ سے دور ہوئی تو میں ہمیشہ کے لیے پاگل ہو جاؤں گا۔' الزبتھ نے محسوس کر لیا اس نے پوچھا۔ "کیا سوچ رہے ہو؟"

"یہی کہ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔"

الزبتھ اٹھ کر اس کے برابر میں آ گئی اور اس کے شانے سے سر ٹکا دیا۔ "میں بھی تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔ مگر میری درخواست ہے مجھ سے اتنی محبت نہ کرو، اگر کبھی میں نہ رہی تو......؟"

"تب سمجھ لینا۔" جیک نے اسے آغوش میں لیتے

www.urdupalace.com

جاسوس ملا ہے اور وہ تمہاری تلاش میں ہے۔ وہ تمہارے لیے یہ خط لایا ہے۔''

''کس کا خط؟''

''تمہاری بہن سارہ بٹلر کا۔'' جیک نے کہا تو وہ غم زدہ نظر آنے لگی۔ اس نے لفافہ مٹھی میں جکڑ لیا اور بولی۔

''سارہ سے میری کبھی نہیں بنی۔ اسے ہمارے باپ کی کوئی پروا نہیں تھی۔ اس کی موت کا بھی اس نے کوئی اثر نہیں لیا اور اپنی دنیا میں مگن رہی۔ اب نہ جانے اسے میرا خیال کیسے آیا اور اس نے میرے لیے پولیس سے رجوع کیا اس کا مجھے بالکل یقین نہیں آرہا ہے۔''

جیک نے نرمی سے کہا۔ ''وہ بہرحال تمہاری بہن ہے اور یہ خط سرکاری ذریعے سے آیا ہے اس لیے اس کا کوئی نہ کوئی جواب تو دو۔''

الزبتھ نے سر ہلایا۔ ''میں جواب دوں گی۔''

اگلی صبح الزبتھ نے جواب اس کے سپرد کر دیا۔ نہ جیک نے پوچھا اور نہ اس نے بتایا کہ اس نے سارہ کو کیا جواب دیا ہے۔ جیک نے خود جانے کے بجائے آئزک کے پیون سے خط کراؤن پیلس راجر میئر کو بھیج دیا۔ اس نے جیک کو خط کی رسید بھیجی تھی۔ آئزک حیران تھا۔ ''تم اپنی سالی سے بے خبر ہو؟''

''الزبتھ نے کبھی اس کے بارے میں نہیں بتایا۔''

''اس نے اپنے خاندان کے بارے میں بھی بتایا ہے کہ نہیں؟''

''میں صرف اس کے باپ کے بارے میں جانتا ہوں۔'' جیک نے آئزک کی طرف دیکھا۔ ''کیا تم اس کے خاندان سے براہِ راست کوئی واقفیت رکھتے ہو؟''

آئزک نے نفی میں سر ہلایا۔ ''الزبتھ کا معاملہ وزارت خارجہ کے توسط سے میرے پاس آیا تھا اور اسے اچھے الفاظ کے ساتھ یہاں بھیجا گیا تھا۔ میں ذاتی طور پر اسے یا اس کے خاندان کو نہیں جانتا۔''

''کیا تم معلوم کر سکتے ہو؟''

''میں کوشش کروں گا۔'' آئزک نے وعدہ نہیں کیا اور پھر اس نے موضوع بدل دیا۔ ''مبارک ہو اس بار تمہیں ہر بار سے زیادہ نفع ہوا ہے۔''

جیک مسکرایا۔ ''اس کے لیے میں امریکی تاجروں کا شکر گزار ہوں۔''

آئزک نے سر ہلایا۔ ''وہ وقت زیادہ دور نہیں ہے جب کافی کی تجارت سے انگریزوں کی اجارہ داری ختم ہو جائے گی۔ اس بزنس سے باہر ہونے کی صورت میں ہمیں بہت نقصان ہوگا۔''

''کوئی ہمیں اس بزنس سے باہر نہیں کر سکے گا۔'' جیک نے یقین سے کہا۔ ''بہ شرطے کہ ہم زمانے کے ساتھ چلے۔''

راجر میئر کے آنے اور سارہ بٹلر کے بارے میں جاننے کے بعد جیک نے جو بے چینی محسوس کی تھی وہ اب تقریباً ختم ہو گئی تھی۔ اسے امید تھی کہ الزبتھ کے اس جواب کے بعد معاملہ ختم ہو جائے گا اور سارہ اسے پھر سے تلاش کرنے یا خط لکھنے کی کوشش نہیں کرے گی۔ ان دنوں وہ پھل اترنے کے بعد درختوں کی دیکھ بھال کرا رہا تھا تاکہ جو درخت پیداوار کے لحاظ سے کمزور ہو چکے ہوں ان کی جگہ نئے درخت لگائے جائیں۔ اس نے پھل اتروانے کا ایسا نظام بنایا تھا جس میں ہر درخت کو ایک نمبر دیا ہوا تھا اور اس سے اترنے والے پھل کا حساب لکھا جاتا تھا۔ یوں اسے علم ہو جاتا کہ کس درخت کی پیداوار کم ہوئی ہے اور وہ اس کا جائزہ لے کر اسے ٹھیک کرنے یا پھر تبدیل کرنے کا فیصلہ کرتا تھا۔ جیک نے فارم کا اپنا نرسری ہاؤس بنا لیا تھا جہاں کافی کے بہترین پودے تیار ہوتے تھے اور ضرورت پڑنے پر ان میں سے ہی کسی درخت کی جگہ لگائے جاتے تھے۔ اس نے آئزک سے کہا۔

''شاید میں اس ہفتے مزید دفتر نہ آؤں۔''

''کوئی مسئلہ نہیں ہے اگر کوئی کام ہوا تو میں دیکھ لوں گا یا تم کو بتا دوں گا۔''

پیلس جاتے ہوئے جیک خدا کا شکر ادا کر رہا تھا کہ اس نے اسے آئزک جیسا مددگار ساتھی دیا۔ پھر اسے الزبتھ کا خیال آیا تو وہ مسکرا دیا۔ شاید وہ خدا کے اس تحفے کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ کئی دن سے وہ بہت مصروف تھا اور اسے الزبتھ سے ملنے یا اس کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع کم ملتا تھا۔ وہ صبح سویرے جو نیچے اترتا تھا تو پھر اسے رات گئے ہی اوپر جانے کا موقع ملتا تھا۔ وہ بس کھانا کھاتا اور اس دوران میں الزبتھ سے کچھ گفتگو ہوتی اس کے بعد وہ لیٹتا تو اس کی آنکھ صبح ہی کھلتی تھی۔ پیلس جاتے ہوئے اس نے سوچا تھا کہ اس ہفتے وہ الزبتھ کے ساتھ ڈھیر سارا وقت گزارے گا۔ اس وقت کو یادگار کرلے گا، اس وقت اس نے سوچا نہیں تھا کہ یہ وقت سچ مچ یادگار ہو جائے گا۔ اس نے الزبتھ کو بتایا کہ وہ اس پورے ہفتے اس کے ساتھ رہے گا تو وہ خوش ہو گئی۔ رات ٹیرس کے پاس کھلی جگہ بڑے سے باتھ

www.urdupalace.com

ٹب میں بیٹھے جیک نے اپنے شانے کو اسفنج سے ملتی الزبتھ سے کہا۔

"تم نے سارہ کو کیا جواب دیا ہے؟"

"یہی کہ میں خیریت سے ہوں اور وہ میری فکر نہ کرے۔"

"تم اُس سے ملنا چاہو گی؟"

"خود سے نہیں، ہاں اگر وہ ملنا چاہے تو میں سوچوں گی۔"

جیک نے سر گھما کر اس کی طرف دیکھا۔ "دنیا میں تمہاری ایک ہی بہن ہے۔"

"ہاں لیکن میری دنیا اب تم ہو۔"

"اور ہمارے بچے۔" جیک نے کہا تو وہ ٹھٹکی۔

"بچے.....؟"

"کیا تمہیں بچے پسند نہیں ہیں؟"

"پسند ہیں لیکن سچی بات ہے میں نے ان کے بارے میں زیادہ نہیں سوچا ہے۔"

"اب سوچنا چاہیے۔" جیک نے اصرار کیا۔

الزبتھ مسکرانے لگی۔ "اچھا سوچوں گی۔"

یہ ہفتہ جیک نے الزبتھ کے ساتھ ہی گزارا۔ وہ قائم پر بھی لم جاتا تھا۔ عموماً صبح گیارہ بجے نیچے جاتا اور دو تین بجے تک واپس آ جاتا تھا۔ شام کو اگر وہ باہر جاتا تو الزبتھ اس کے ساتھ ہوتی تھی۔ پیلس کے سامنے اس نے جو پانی کا تالاب بنوایا تھا اب اسے گہرا کروا رہا تھا۔ اس نے الزبتھ کو بتایا کہ اگلے سال وہ اس میں تیراکی کر سکے گی۔ جیک نے اس کے لیے نیا گھوڑا بھی منگوایا تھا۔ الزبتھ کو گھڑسواری آتی تھی مگر وہ زیادہ ماہر نہیں تھی، کبھی کبھی وہ جیک کے گھوڑے پر سواری کرتی تھی۔ ملازمین ابھی اس کے لیے آنے والے گھوڑے کی تربیت کر رہے تھے۔ جیک نے الزبتھ سے کہا۔ "جب تمہارا گھوڑا تیار ہو جائے گا تو ہم طویل رائڈ پر جایا کریں گے۔"

پیر والے دن جیک کا دل نہیں چاہ رہا تھا مگر اسے معلوم تھا کئی معاملات اس کی توجہ کے منتظر ہوں گے۔ اسے تصدیق کرنی تھی کہ کافی کے تاجروں کی طرف سے دیے جانے والے چیک اس کے اکاؤنٹ میں جمع ہو گئے ہیں۔ اکثر چیک میامی اور نیویارک کے تھے۔ جس وقت وہ گھر سے نکلا الزبتھ بستر میں تھی اور اس کا جلدی اٹھنے کا ارادہ نہیں تھا۔ جیک نے اکیلے ہی ناشتا کیا اور پیلس سے روانہ ہو کر ہیلسنکی گیا اور منیجر جیمس ل بیری سے ملا۔ وہ تقریباً پینسٹھ

www.urdupalace.com

برس کا دبلا اور پتلے چہرے والا شخص تھا۔ کریبین کے علاقے میں اس سے زیادہ تجربے کار بینکر اور کوئی نہیں تھا۔ اس نے تصدیق کی کہ تمام چیک کلیئر ہو کر اس کے اکاؤنٹ میں آ گئے تھے۔ مل بیری نے اس سے کہا۔ ''مسٹر بریسنن ساڑھے سولہ ہزار پاؤنڈز اسٹرلنگ ایک بہت بڑی رقم ہے جو تمہارے اکاؤنٹ میں ایسے ہی پڑی ہے کیوں نہ تم اسے بینک کی کسی اسکیم میں لگا دو۔''

''میرے ذہن میں سرمایہ کاری ہے لیکن بینک میں نہیں۔'' جیک نے کہا۔ ''اگر میں رقم امریکا منتقل کرنا چاہوں تو؟''

''ہمارے پاس ٹی ٹی کی سہولت ہے۔'' منیجر نے کہا۔ ''تین دن میں تمہاری رقم امریکا کے کسی بھی بینک کے کسی بھی اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کی جا سکتی ہے۔''

جیک بینک سے باہر آیا۔ اس کا دفتر یہاں سے زیادہ دور نہیں تھا۔ وہ پیدل چل پڑا۔ ابھی وہ دفتر کے پاس تھا کہ کسی نے اسے آواز دی۔ ''مسٹر بریسنن......''

اس نے مڑ کر دیکھا۔ سڑک کے دوسری طرف ڈی ٹیکٹو راجر میئر کھڑا ہوا تھا۔ اس نے سڑک کراس کی اور اس کی طرف آیا۔ اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے راجر نے کہا۔ ''اچھا ہوا مسٹر بریسنن تم یہاں مل گئے، میں تمہارے دفتر ہی جا رہا تھا۔''

جیک نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''سوری مسٹر راجر، میں مصروف ہوں اگر یہ آفیشل ملاقات نہیں ہے تو میں... فی الحال معذرت چاہوں گا۔''

''آفیشل تو نہیں ہے لیکن......''

''میں نے کہاں ناں تب میں معذرت چاہوں گا۔'' جیک آگے بڑھا۔

''مسٹر بریسنن۔'' راجر نے عقب سے کہا۔ ''سارہ بٹلر خود یہاں آ چکی ہے اور اس کے پاس تمہارے لیے ایک نہایت اہم خبر ہے۔ ممکن ہے اس سے نہ ملنے کی صورت میں تم نہایت اہم حقائق سے محروم رہ جاؤ۔''

جیک رکا اور پلٹ کر راجر کے پاس آیا۔ ''کیسے حقائق؟''

''مسز بریسنن سے متعلق حقائق۔''

''مسٹر میئر اگر حقائق جاندار نہ ہوئے تو بات بہت دور تک جائے گی۔''

''بات بہت دور تک ہی جائے گی۔'' راجر نے اطمینان سے کہا۔ کچھ دیر بعد جیک ہوٹل کراؤن پیلس کے لاؤنج میں سارہ کے سامنے تھا۔ وہ تقریباً تیس برس کی دبلی سی عورت تھی۔ اس کا چہرہ ستا ہوا اور کمزور تھا۔ جیک کو اس نقوش میں الزبتھ کی ذرا بھی جھلک نظر نہیں آئی تھی، وہ اس سے بالکل مختلف خدوخال کی مالک تھی۔ جیک اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔ سارہ کی آنکھوں میں آنسو مچل رہے تھے۔ اس نے اچانک کہا۔

''کون ہے یہ عورت جس نے میری بہن کا نام اختیار کیا ہوا ہے؟''

جیک اس کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''میں سمجھا نہیں، تم الزبتھ کی بات کر رہی ہو؟''

''وہ الزبتھ نہیں ہے۔''

''ایک منٹ۔'' جیک کا لہجہ تیز ہو گیا۔ ''تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ وہ الزبتھ نہیں ہے۔''

سارہ نے اپنے بیگ سے ایک کاغذ نکالا اور اس کی طرف بڑھایا۔ ''یہ خط تمہاری بیوی نے مجھے لکھا ہے۔''

جیک نے خط لے کر دیکھا، وہ الزبتھ کی خوب صورت ہینڈ رائٹنگ میں تھا۔ اس نے وہی سب لکھا تھا جو اس نے جیک کو بھی بتایا تھا۔ جیک نے سارہ کی طرف دیکھا۔ ''اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ خط الزبتھ نے لکھا ہے۔''

''تب اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ الزبتھ نہیں ہے۔ اس نے میری بہن الزبتھ کی شخصیت ادھار لی ہے۔'' سارہ نے کہتے ہوئے اپنے بیگ سے ایک خط نکالا اور اس کی طرف بڑھایا۔ ''یہ الزبتھ کی تحریر ہے۔ میری بہن الزبتھ کی۔''

جیک نے دونوں خطوط کا آپس میں موازنہ کیا اور اسے چند لمحے لگے یہ جاننے میں کہ دونوں تحریریں بالکل مختلف تھیں اور الگ الگ عورتوں نے لکھی تھیں۔ جیک کا دل ڈوبنے لگا اور اس نے سارہ کی طرف دیکھا۔ ''ہو سکتا ہے تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو اور تمہاری بہن الزبتھ بٹلر کوئی اور ہو یہ الزبتھ بٹلر کوئی......''

''تم بھول رہے ہو اس نے سارہ کو بہن تسلیم کرتے ہوئے اس کے خط کا جواب دیا ہے۔'' راجر میئر نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ جیک کو لگا کہ اس کا سر چکرا رہا ہے۔ اس نے ڈوبتے لہجے میں کہا۔

''لیکن اسے ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی؟''

''تاکہ وہ تم سے شادی کر سکے۔'' راجر میئر نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ''تم سے جو ایک دولت مند جاگیردار ہو۔''

www.urdupalace.com

''لیکن پھر تمہاری بہن کہاں ہے؟'' جیک نے سارہ کی طرف دیکھا تو وہ رونے لگی۔

''میں نہیں جانتی لیکن مجھے لگ رہا ہے کہ اب وہ اس دنیا میں نہیں ہے۔''

راجر نے کہا۔ ''میں کیوبا روانہ ہو رہا ہوں، مجھے بے آف ہوانا سے ملنے والی لاش کے بارے میں پھر تفتیش کرنا ہوگی۔ لیکن اس سے پہلے مجھے اس عورت کو گرفتار کرنا ہوگا جو الزبتھ بٹلر بن کر تمہارے گھر میں موجود ہے۔''

جیک کھڑا ہو گیا۔ ''مجھے جانا ہوگا۔''

''میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔'' راجر نے کہا۔

''کیا تمہارے پاس گھوڑا ہے؟''

''نہیں۔''

''تب تم میرے ساتھ نہیں چل سکتے۔''

کچھ دیر بعد جیک گھوڑے پر سوار اسے دوڑاتا ہوا پیلس کی طرف جا رہا تھا۔ وہ مسلسل گھوڑے کو ایڑ لگا رہا تھا اور اس نے ایک لمحے کو بھی اسے رفتار کم کرنے نہیں دی تھی۔ وہ پیلس کے پاس پہنچا تو اس نے دور سے چلا کر گیٹ کیپر کو گیٹ کھولنے کو کہا اور اس نے بھاگ کر بہ مشکل گھوڑے کے دروازے تک پہنچنے سے پہلے دروازہ کھولا اور گھوڑا پوری رفتار سے اندر آیا۔ آدھے گھنٹے کا سفر اس نے بیس منٹ سے بھی پہلے طے کیا اور پیلس میں داخل ہوا اور پوری طاقت سے لگام کھینچی تو گھوڑا الف ہو گیا تھا۔ جیک کود کر اترا۔ صحن میں ملازمین پکا فرش توڑ کر زمین میں گڑھے کھود رہے تھے۔ الزبتھ کی فرمائش پر جیک یہاں پام اور ناریل کے درخت لگوا رہا تھا۔ اس نے پوری قوت سے چلا کر الزبتھ کو آواز دی۔ ''لز تم کہاں ہو؟''

اس کی پکار پر بالکونی سے ماما موبی نمودار ہوئی۔ اس نے جیک کے تاثرات سے بھانپ لیا اور تیزی سے نیچے آئی۔ جیک سیڑھیوں کی طرف جا رہا تھا۔ اس نے ماما سے پوچھا۔ ''لز کہاں ہے؟''

''وہ تو تمہارے جانے کے مشکل سے آدھے گھنٹے بعد ہی یہاں سے روانہ ہو گئی تھی۔ اس نے اپنا سارا سامان بھی ساتھ لے لیا تھا۔ سامان وہ سوٹ کیسوں میں لے گئی ہے اور اپنی پیٹی یہیں چھوڑ گئی ہے۔ کیا ہوا ہے تم دونوں میں کوئی مسئلہ ہوا ہے۔''

جیک بیڈ روم میں آیا جہاں تمام الماریاں اور تمام درازیں کھلی ہوئی تھیں۔ صاف ظاہر تھا کہ الزبتھ بہت عجلت میں روانہ ہوئی تھی۔ وہاں صرف لکڑی کی پیٹی رہ گئی تھی اور اس پر بدستور تالے تھے۔ جیک نے الماری میں اپنا خفیہ خانہ کھول کر اس میں رکھا ہوا پستول نکالا اور ایک ایک کر کے پیٹی کے دونوں تالے فائر کر کے توڑ دیے۔ اس نے پیٹی کھولی تو اس میں سوائے چند پرانے ملبوسات کے اور کچھ نہیں تھا۔ الزبتھ کو اب ان کی ضرورت نہیں تھی اس لیے وہ انہیں یہاں چھوڑ گئی تھی۔ کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو اس کی نشان دہی کر سکتی۔ جیک نے مشتعل ہو کر پیٹی کا ڈھکن پوری قوت سے بند کیا۔ پھر وہ ڈریسنگ کی طرف آیا تو وہاں شادی کی انگوٹھی موجود تھی جو اس نے شادی کے وقت اسے پہنائی تھی۔ اس میں خاصا بڑا ہیرا جڑا ہوا تھا اور الزبتھ یہ قیمتی انگوٹھی چھوڑ گئی تھی۔ اس نے انگوٹھی مٹھی میں بھینچ لی اور ماما کی طرف دیکھا۔ ''وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔''

''اوہ۔'' ماما آگے آئی، اس نے جیک کے لرزتے ہاتھ تھام لیے۔ ''کیا ہوا میرے بچے؟''

''میں نہیں جانتا، مجھے نہیں معلوم وہ کیوں مجھے چھوڑ گئی ہے۔''

''وہ کہاں گئی ہے۔''

جیک سوچ رہا تھا اور ماما کے اس سوال پر وہ چونکا۔ تب اس کے ذہن میں ایک خوفناک خیال آیا اور اس نے ماما سے کہا۔ ''مجھے جانا ہے۔''

اس سے پہلے ماما پوچھتی کہ اسے کہاں جانا ہے وہ نیچے جا چکا تھا۔ اس نے سیڑھیوں پر ہی سے چلا کر اپنا گھوڑا باہر لانے کو کہا اور ایک منٹ بعد وہ اسی رفتار سے واپس کنگسٹن کی طرف جا رہا تھا۔ ابھی وہ پیلس سے کچھ ہی دور گیا تھا کہ کنگسٹن کی طرف سے ایک بگھی آتی دکھائی دی اور پھر اس میں سے راجر نے جھانک کر اسے رکنے کا اشارہ کیا۔ اگر راجر پولیس مین نہ ہوتا تو جیک کسی صورت نہ رکتا۔ بادلِ ناخواستہ اس نے گھوڑے کی لگام کھینچی۔ راجر کود کر باہر آیا۔

''کیا ہوا، وہ کہاں ہے؟''

''پیلس میں نہیں ہے۔ وہ اپنا سارا سامان ساتھ لے گئی ہے۔'' جیک نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ راجر نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

''تم سچ کہہ رہے ہو، اسے بچانے کی کوشش تو نہیں کر رہے؟''

''جہنم میں جاؤ تم۔'' جیک نے کہا اور گھوڑے کو ایڑ لگا دی۔ راجر اسے عقب میں آواز دیتا رہ گیا۔ وہ آندھی طوفان کی طرح آئزک کے دفتر پہنچا اور اس سے کہا۔ ''میرے ساتھ بینک چلو۔''

www.urdupalace.com

''کیا ہوا ہے؟'' آئزک اس کے پیچھے آتا ہوا بولا۔
جیک نے اسے دروازے سے ہی کہا تھا اور وہیں سے پلٹ گیا۔ اس نے راستے میں آئزک کو بتایا۔
''الزبتھ غائب ہے اور وہ اپنا سارا سامان بھی لے گئی ہے۔''
''میرے خدا۔'' آئزک کو سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ معاملہ کیا ہے۔ جیک بینک میں داخل ہوتے ہی منیجر مل بیری کے کمرے کی طرف لپکا۔ وہ اس وقت ایک گاہک سے بات کررہا تھا اور یوں بلا اجازت اندر آنے پر اس نے جیک کو گھورا۔ اس نے جاتے ہی سوال کیا۔
''الزبتھ یہاں آئی تھی؟''
''ہاں مسٹر بریسنن، وہ ابھی ایک گھنٹا پہلے ہی یہاں سے گئی ہے۔'' مل بیری نے اسے غور سے دیکھا۔ ''کوئی مسئلہ ہے؟''
''اس نے چیک کیش کرایا تھا؟'' جیک نے ڈوبتے لہجے میں پوچھا۔
مل بیری نے سر ہلایا۔ ''بالکل مسٹر بریسنن۔''
''کتنے کا؟''
''اکاؤنٹ میں جتنی رقم تھی۔'' مل بیری نے کہا اور اپنے سامنے رکھا ہوا لیجر کھولا۔ ''مسٹر بریسنن اس وقت تمہارے اکاؤنٹ میں صرف دو شلنگ اور دو پنس ہیں۔ مسز بریسنن نے ستائیس ہزار سات سو اکتیس پاؤنڈز کا چیک کیش کرایا ہے۔''
''اور تم نے کیش کر دیا۔'' جیک نے چیخ کر کہا اور آگے بڑھ کر بوڑھے مل بیری کے کوٹ کا کالر پکڑ لیا۔ لیکن اس سے پہلے وہ کوئی کارروائی کرتا، آئزک نے جلدی سے اسے پیچھے کیا اور اس کے کان میں بولا۔
''یہ کیا کررہے ہو، کیا جیل جانا چاہتے ہو؟''
منیجر کو غصہ آگیا تھا۔ ''یہ کون سا طریقہ ہے مسٹر بریسنن۔''
''تم نے چیک کیوں کیش کیا۔'' جیک چلّایا۔
آئزک نے مل بیری سے معذرت کی۔ ''اس وقت یہ اپنے ہوش میں نہیں ہے۔''
مل بیری کسی حد تک صورتِ حال سمجھ رہا تھا اور پھر جیک اس کا مستقل کسٹمر تھا اس لیے اس نے بھی بات آگے بڑھانے سے گریز کیا اور نرمی سے بولا۔ ''میں سمجھتا ہوں مسٹر ولیم شاٹ، مگر میں یقین دلاتا ہوں بینک نے خلافِ قانون کچھ نہیں کیا ہے۔ مسٹر بریسنن نے خود مسز بریسنن کو جوائنٹ کیا تھا اور وہ اسی طرح رقم نکلوانے کی مجاز ہے جیسے مسٹر بریسنن ہیں۔'' اس نے کہتے ہوئے جیک کی طرف دیکھا۔ ''اگر مسٹر بریسنن میری بات مان لیتے اور رقم کو بینک میں انویسٹ کردیتے تو ان کے علاوہ کوئی دوسرا اس رقم کو نکلوا نہیں سکتا تھا۔''
جیک منیجر کی بات نہیں سن رہا تھا۔ اس کا دماغ سن ہو رہا تھا اور وہ الزبتھ کی گزشتہ روز کہی بات یاد کررہا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ آج کے دن اسے سرپرائز دے گی اور اس نے سچ مچ سرپرائز دیا تھا۔ وہ یقینا پہلے سے اس کام کے لیے تیار تھی اور اس وقت وہ شاید جمیکا سے بھی نکل چکی تھی۔ اس نے چونک کر خود کو آئزک سے چھڑاتے ہوئے کہا۔
''ہمیں فوراً بندرگاہ جانا ہوگا۔''
مگر جب وہ بندرگاہ پہنچے تو انہیں علم ہوا کہ نصف گھنٹے پہلے ایک کروز شپ کیوبا کی طرف روانہ ہوگیا ہے۔ بندرگاہ کے چند ملازمین کو وہ حسین عورت یاد تھی جس کے پاس خاصا سامان تھا اور اس نے سامان جہاز پر لے جانے کے لیے دو قلی کیے تھے۔ قلیوں نے تصدیق کی کہ انہوں نے اس حسین خاتون کا سامان کروز شپ کے فرسٹ کلاس کیبن میں پہنچایا تھا۔ بندرگاہ پر بکنگ آفس سے معلوم ہوا کہ لیڈی جولیانہ جونز نے ہوانا تک کا فرسٹ کلاس کا ٹکٹ لیا تھا اور وہ اکیلی سفر کررہی تھی۔

☆☆☆

عورت نے پادری کی طرف دیکھا جو بہت غور سے اس کی کہانی سن رہا تھا۔ ''فادر، ایسی عورت کو کیا کہا جائے جو اپنے محبت کرنے والے شوہر کو دھوکا دے اور اس کی زندگی سے خاموشی سے چلی جائے۔ یہی نہیں وہ اس کی ساری جمع پونجی بھی لے جائے۔''
پادری ہچکچایا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ عورت اپنی کہانی بیان کررہی ہے مگر اس کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اس کا دل نہیں چاہ رہا تھا اسے بے راہ رو اور دھوکے باز قرار دے۔
''ظاہر ہے اچھا نہیں کہا جاسکتا لیکن اس کے پس پشت بہت سے عوامل ہوسکتے ہیں کہ کوئی عورت ایسا کیوں کرسکتی ہے۔ ہاں اگر وہ مجرم ذہن رکھتی ہو تو الگ بات ہے۔''
عورت نے تشکر آمیز انداز میں پادری کی طرف دیکھا۔ ''شکریہ فادر، تم پہلے آدمی ہو جس نے ایسی رائے دی ہے۔ تم نے ٹھیک کہا ہر عمل کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے۔''
وہ ستون سے ہٹی اور دوبارہ سلاخوں تک آئی جہاں

www.urdupalace.com

پورے چاند کی روشنی میں قلعے کی فصیل اور اس کے ساتھ سزائے موت کی مشین صاف دکھائی دے رہی تھی۔ مشین دیکھ کر اس کا نازک جسم کانپ اٹھا تھا۔ ایک لمحے کو لگا کہ وہ نیچے گر جائے گی مگر پھر اس نے خود کو سنبھال لیا۔ پادری اس کی طرف بڑھتے بڑھتے رہ گیا۔ وہ اسے سہارا دینے جا رہا تھا۔ وہ جتنی تیزی سے آگے آیا تھا اتنی ہی تیزی سے رک گیا۔ عورت پلٹ آئی، اس نے کانپتی آواز میں کہا۔ ''بہت خوفناک ہے۔''

''موت خوفناک ہی ہوتی ہے۔''

''میں مشین کی بات کر رہی ہوں۔''

''یہ موت کی مشین ہے اس لیے خوفناک ہے۔'' پادری نے نرمی سے کہا۔ ''یہ موت ہے جو متعلقہ چیزوں کو خوفناک بناتی ہے۔''

عورت نے سر تھاما۔ شاید اسے پھر چکر آیا تھا، وہ گرنے لگی تھی۔ اس بار پادری کو اسے تھامنے کے لیے آگے نہیں آنا پڑا۔ وہ اس کے بالکل پاس تھی۔ اس کا نازک وجود بانہوں میں آیا تو پادری کانپ اٹھا۔ اس نے جلدی سے عورت کو نیچے دری پر لٹایا اور پھر کونے میں رکھے مٹی کے جگ سے مٹی کے پیالے میں پانی نکالا۔ اس نے پیالہ زمین پر رکھا اور پہلے عورت کا سر اٹھا کر اپنے زانو پر رکھا اور پیالے سے پانی تھوڑا تھوڑا کر کے اس کے ہونٹوں پر ٹپکانے لگا۔ عورت کو جلد ہوش آ گیا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی مگر پادری نے روک دیا۔ ''تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، پہلے پانی پی لو۔''

اس نے پیالہ عورت کے لبوں سے لگا دیا اور وہ گھونٹ گھونٹ کر کے پانی پینے لگی۔ نصف پیالہ پی کر وہ اٹھ بیٹھی اور اس نے باقی پانی یونہی پیا۔ پادری اس کی شفاف گردن سے اترتا ہر گھونٹ دیکھ سکتا تھا۔ پانی پی کر اس کی حالت خاصی بہتر نظر آنے لگی اور اس نے تشکر آمیز انداز میں پادری کو دیکھا۔ ''فادر میں شکر گزار ہوں۔''

''یہ کوئی خاص بات نہیں ہے، اگر تمہیں آرام کی ضرورت ہے تو میں چلا جاؤں؟''

''نہیں۔'' عورت کانپ اٹھی۔ ''میں اکیلی نہیں رہ سکتی۔ تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گے۔''

''تم فکر مت کرو جب تک تم جانے کو نہیں کہو گی میں یہاں موجود ہوں۔'' پادری نے اسے یقین دلایا۔ قلعے کے گجر نے دو گھنٹے بجائے۔ یعنی ابھی دو بجے تھے اور صبح میں خاصا وقت باقی تھا۔ عورت نے پادری کی طرف دیکھا۔

''میری کہانی ابھی باقی ہے۔''

''میرے پاس بہت وقت ہے۔'' نوجوان پادری نے نرمی سے کہا۔

☆☆☆

یہ تیسرا دن تھا کہ جیک اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلا تھا، اس دوران میں اس نے برائے نام کھایا تھا اور زیادہ تر پیتا رہا تھا یا مدہوش پڑا رہا تھا۔ ملازمین آتے اور اندر جھانک کر چلے جاتے۔ اس نے واضح حکم دیا تھا کہ کوئی اس کی تنہائی میں مداخلت نہ کرے۔ ورنہ وہ اسے ملازمت سے نکال دے گا۔ آئزک اسے مل بیری کے پاس سے لے آیا تھا پھر راجر میئر بھی اس کے دفتر پہنچ گیا اور وہاں اس کا جیک سے جھگڑا ہوا۔ جیک اسے مارنے کو دوڑا تھا مگر آئزک نے یہاں بھی بیچ بچاؤ کرایا اور اسے زبردستی پیلس بھیج دیا۔ تب سے وہ اپنے کمرے میں تھا۔ ماما موبی تین دن سے برداشت کر رہی تھی۔ مگر آج اس سے برداشت نہیں ہو سکا۔ وہ اندر آ گئی۔ جیک کھڑکی کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے سامنے میز پر بوتل کے ساتھ گلاس اور اس کا پستول رکھا ہوا تھا۔ ماما اس کے سامنے فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی اور دردمندی سے بولی۔ ''میرے بچے، کب تک یونہی کمرے میں بند رہو گے۔''

''وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی۔'' جیک نے بوجھل لہجے میں کہا۔

''اسے بھول جاؤ، وہ بے وفا اور دغاباز عورت تھی۔''

''میں اسے نہیں بھول سکتا۔''

''تو کیا ساری عمر یونہی کمرے میں بند رہو گے؟''

جیک نے سرخ آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا۔

''اب نہیں رہوں گا۔ میں نے سوچ لیا ہے۔''

''کیا؟''

جواب میں جیک نے پستول اٹھایا تو ماما کا رنگ سفید ہو گیا۔ اس نے پستول لینا چاہا مگر جیک نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔ اس نے سرد لہجے میں کہا۔ ''تم فکر مت کرو، میں نے خودکشی کرنے کا فیصلہ نہیں کیا ہے۔''

☆☆☆

ہوٹل کراؤن پیلس کے بار میں جیک ایک میز پر موجود تھا۔ یہاں سے کنگسٹن کا دور تک پھیلا ہوا سفید ریت والا ساحل صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے ہوٹل کے ڈیسک کلرک کو ڈی ٹیکو راجر میئر کے نام پیغام دیا تھا کہ وہ بار میں اس کا منتظر ہے۔ وہ تقریباً آدھے گھنٹے بعد آیا اور

www.urdupalace.com

اس نے معذرت کی۔ ''میں ذرا مصروف تھا۔''

جیک نے اسے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ ''کوئی بات نہیں میں بالکل بھی مصروف نہیں ہوں اور میرے پاس آج کل وقت ہی وقت ہے۔ میں اس دن کی تلخ کلامی پر شرمندہ ہوں۔''

راجر سنجیدہ ہو گیا۔ ''مجھے تمہارے بارے پتا چلا ہے کہ وہ تمہاری ساری جمع پونجی لے کر فرار ہوئی ہے۔''

جیک نے یوں ہاتھ ہلایا جیسے یہ کوئی خاص بات نہ ہو۔ ''اسے بھول جاؤ، یہ بتاؤ کہ سارہ بٹلر کہاں ہے؟''

''وہ واپس ہوانا جا چکی ہے۔'' راجر نے بتایا۔ ''وہاں سے وہ شاید لندن چلی جائے۔''

''تم کیوں نہیں گئے؟'' جیک نے پوچھا۔ ''تم نے بھی تو بے آف ہوانا سے ملنے والی لاش کے بارے میں تفتیش کرنی تھی؟''

''مجھے یہاں اس عورت کے بارے میں مزید کچھ معلومات درکار ہیں۔ مجھے یقین ہے اصل الزبتھ بٹلر کی قاتل یہی عورت ہے جس نے اس کا روپ دھار رکھا ہے۔''

جیک نے نفی میں سر ہلایا۔ ''وہ الزبتھ بٹلر بھی نہیں رہی ہوگی۔''

''مجھے معلوم ہے اس نے حلیہ بدل لیا ہوگا۔ مگر وہ کچھ بھی کر لے، میں اس کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا، اسے تلاش کر کے رہوں گا۔''

''جب تم اس تک پہنچ جاؤ گے تو تم کیا کرو گے؟''

''میں اسے گرفتار کر کے برطانیہ لے جاؤں گا اور وہاں اسے عدالت میں پیش کروں گا۔ پورا امکان ہے کہ اسے سزائے موت ملے گی اور اسے لٹکا دیا جائے گا۔''

''فرض کرو میں تم سے کہتا ہوں کہ اسے میرے لیے تلاش کرو۔''

راجر نے غور سے اسے دیکھا۔ ''کیوں؟''

''کیونکہ میں اس سے...... اپنی رقم واپس لینا چاہتا ہوں۔ یہ میرا حق ہے۔''

راجر سوچ میں پڑ گیا۔ ''دیکھو میں قانون کا محافظ ہوں اور قانون کے لیے کام کرتا ہوں، مجھے نجی پریکٹس کرنے کی اجازت نہیں ہے۔''

''میں جانتا ہوں، میں اس سے صرف اپنی رقم لوں گا اگر اس نے شرافت سے دے دی ورنہ پھر میں بھی عدالت میں ہی جاؤں گا۔''

راجر نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''ٹھیک ہے لیکن اس کے لیے تمہیں میرے ساتھ چلنا پڑے گا۔''

جیک نے اپنا خالی گلاس میز پر پٹخ دیا۔ ''میں دنیا کے آخری سرے اور جہنم تک جانے کے لیے تیار ہوں اگر مجھے الزبتھ کے ملنے کا ذرا سا بھی آسرا ہو۔''

''بس تو تیاری کر لو، کل یہاں سے ایک کروز رشپ ہوانا کے لیے جا رہا ہے۔ اگر وہ ہوانا سے آگے نہیں گئی ہے تو وہیں ہوگی۔''

جیک کے پاس اب زیادہ رقم نہیں رہی تھی۔ کم سے کم وہ فارم کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ وہ واپس پیلس آیا اور اس نے ماما موبی سے کہا۔ ''میرا تمام ذاتی سامان نکال دو۔''

وہ پریشان ہو گئی۔ ''کیوں؟''

''میں یہاں سے جا رہا ہوں اور جاگیر بھی بند رہے گی۔''

ماما کی پریشانی بڑھ گئی۔ ''اور ہم ملازم؟''

جیک نے اس کی طرف دیکھا اور نرمی سے بولا۔ ''ماما میں خالی ہاتھ ہو گیا ہوں۔ الزبتھ میری ساری جمع پونجی لے گئی ہے۔ میں اس کی تلاش میں جا رہا ہوں اگر وہ مل گئی اور میری رقم مل گئی تو میں واپس آؤں گا۔ دوسری صورت میں، میں یہ جاگیر نہیں چلا سکتا۔ تم لوگوں کی تنخواہیں اور دوسرے اخراجات ادا نہیں کر سکتا۔''

ماما موبی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ''میں تمہاری مجبوری سمجھ رہی ہوں میرے بچے۔''

جیک نے اس کے ہاتھ تھام لیے۔ ''تم نہیں جانتیں میں کس دل سے جا رہا ہوں لیکن میرا وعدہ ہے اگر میں جاگیر سنبھالنے کے قابل ہوا تو ضرور واپس آؤں گا۔''

جیک نے تمام ملازمین کو نوکری سے نکال دیا۔ اس نے پیلس اور فارم کی تمام چیزیں ان لوگوں میں تقسیم کر دیں۔ پیلس بند کروا دیا اور فارم کے لیے کہا کہ اگر ملازمین چاہیں تو اس کی دیکھ بھال کر لیں اور حاصل ہونے والی فصل سے اپنے اخراجات پورے کریں۔ مگر کیونکہ فارم کا مالک نہیں ہوتا اس لیے ملازمین یہاں کام کرتے ہوئے ڈر رہے تھے۔ انہوں نے ملازمت چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ جیک نے اپنا ذاتی سامان لیا، پیلس بند کرایا اور وہاں سے نکل آیا۔ اگلے دن وہ کروز رشپ پر سوار کیوبا کی طرف جا رہے تھے۔ راجر اس سفر میں اس کے ساتھ تھا اور وہ دونوں فرسٹ کلاس میں سفر کر رہے تھے۔ جیکا سے کیوبا کا فاصلہ سو کلومیٹرز سے زیادہ نہیں ہے۔ دونوں جزائر کریبین سی میں

www.urdupalace.com

ہیں۔مگر کیوبا خاصا بڑا ہے۔ کنگسٹن سے ہوانا تک کا بحری فاصلہ پانچ سو کلومیٹرز بنتا ہے کیونکہ کنگسٹن، جمیکا کے جنوب میں ہے جب کہ ہوانا، کیوبا کے شمال اور خاصے مغرب میں واقع ہے۔ اس لیے دونوں بندرگاہوں کے درمیان سفر کرنے والے بحری جہازوں کو خاصا گھوم کر جانا پڑتا ہے۔

وہ دودن بعد ہوانا کی بندرگاہ پر اترے تھے۔ جیک پہلے بھی کئی بار ہوانا آچکا تھا۔ یہاں اسپینش زبان بولی جاتی ہے اور سو فیصد آبادی ہسپانوی نژاد لوگوں کی ہے۔ کچھ سیاہ فام اور کچھ امریکی تھے مگر وہ یہاں کے شہری شمار نہیں ہوتے تھے۔ البتہ یہاں آنے والے امریکی اور برطانوی سیاحوں اور تاجروں کی وجہ سے انگریزی نامانوس زبان نہیں تھی۔ ہر جگہ بولی اور سمجھی جاتی تھی۔ اس وقت امریکا جزائر کریبین میں اپنے ہاتھ پاؤں پھیلا رہا تھا۔ کیوبا پر اس کا اثر ورسوخ بڑھ رہا تھا۔ وہ بندرگاہ سے نکلے تو رات ہوانا پر اپنے پر پھیلا چکی تھی اور اس کی گلیوں میں موسیقی اور رقص کا سیلاب سا امنڈ آیا تھا، بہ ظاہر ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی میلہ ہے مگر جیک جانتا تھا یہاں ہر رات ہی میلہ لگتا ہے۔ مختلف طرح کے سازندے ساز بجا رہے تھے۔ لڑکیاں اور عورتیں ناچ رہی تھیں۔ ان میں بڑی تعداد سیاح عورتوں کی تھی۔

مقامی لڑکیاں سیاحوں کا دل لبھانے کے لیے اپنے جسم کی نمائش میں کسی بخل سے کام نہیں لے رہی تھیں۔ انہیں معلوم تھا کہ سیاح یہی سب دیکھنے کے لیے اپنے گھروں سے ہزاروں میل دور آتے تھے۔ خاص طور سے یورپ اور امریکا سے آنے والے سیاحوں کے لیے اس ماحول میں بڑی کشش تھی۔ تنگ گلیوں کی وجہ سے انہیں گھوڑا گاڑی بہت پہلے چھوڑنا پڑی تھی اور اب وہ پیدل ہوٹل ڈی ہوانا کی طرف رواں تھے جس کا شمار ہوانا کے بہترین ہوٹلوں میں ہوتا تھا۔ یہاں سب اپنی موج مستی میں مصروف تھے۔ جیک بار بار ان خواتین سے معذرت کر رہا تھا جن سے وہ ٹکرا رہا تھا مگر کوئی اس کے ٹکرانے کا برا نہیں مان رہی تھی۔ ان میں سے بیشتر نشے میں دھت تھیں۔ تقریباً سب کے ہاتھوں میں مقامی بیئر کے بڑے بڑے مگ تھے۔

جیک جانتا تھا کہ یہ خاصی تیز ہوتی ہے۔ عادی شرابی بھی اس کا ایک مگ پی کر جھوم جاتے ہیں۔ بہ مشکل وہ ہوٹل تک پہنچے اور وہاں کے ملازمین نے ان کا سامان اوپر ان کے کمروں تک پہنچایا تھا۔ اس سفر کے دوران راجر کا رویہ خاصا مختلف تھا۔ جیک نے محسوس کیا کہ وہ عورتوں میں بہت دلچسپی لیتا تھا۔ اس نے دورانِ سفر ایک ادھیڑ عمر مگر خوب صورت سے روابط استوار کر لیے تھے، اس کا بیشتر وقت اسی کے کیبن میں گزرا تھا۔ جیک کو اس کا رویہ ایک ذمے دار پولیس آفیسر کے شایانِ شان نہیں لگا۔ راجر جیک کے ساتھ تھا اور وہ اس کے سامان کے ساتھ ہی کمرے میں چلا آیا تھا۔ جیک تھکن اور بیزاری سی محسوس کر رہا تھا۔ وہ آرام چاہتا تھا مگر راجر اس کا ساتھ چھوڑنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ وہ کہہ رہا تھا۔ ''اگر تم تھکے نہیں ہو تو ہم باہر چلتے ہیں اس وقت یہاں کا ماحول دیکھنے والا ہے۔ کتنی رونق ہے یہاں۔''

جیک نے دروازہ کھول کر بالکونی سے نیچے دیکھا اور اس نے راجر سے اتفاق کیا کہ ماحول دیکھنے والا تھا۔ مگر اسے اس ہنگامے اور شور سے الجھن ہو رہی تھی۔ اس نے اندر آکر دروازہ بند کر لیا اور اپنا کوٹ اتارا۔ یہاں گرمی زیادہ تھی۔ شاید ماحول کا اثر تھا۔ اس نے سامان لانے والے ملازمین کو ٹپ دی اور بولا۔ ''اب میں تنہائی چاہتا ہوں۔''

ملازمین باہر نکل گئے مگر راجر وہیں رہا تھا۔ جیک نے اس کی طرف دیکھا۔ ''میری مراد مکمل تنہائی ہے۔''

''اوہ۔'' بستر پر نیم دراز راجر جلدی سے اٹھا اور اپنا ہیٹ سر پر جماتے ہوئے بولا۔ ''تب تم سے کل ملاقات ہوگی۔''

اس کے جانے کے بعد جیک نے دروازہ بند کیا اور اپنا سوٹ کیس کھول کر اس میں سے رات کا لباس نکالا۔ پھر اس نے اپنے لیے وہسکی اور برف منگوائی۔ ویٹر اس کے لیے ٹرے میں دونوں چیزیں سجا کر لایا تو اس نے باہر بہت زیادہ شور شرابے کی وجہ پوچھی۔ ویٹر نے حیرت سے کہا۔ ''آپ نہیں جانتے سینور، آج ہولوین نائٹ ہے۔ لوگ کاسٹیوم پارٹیاں کر رہے ہیں اور حلیے بنا کر گھوم رہے ہیں۔''

جیک کو خیال آیا کہ اگر الزبتھ یہاں ہوئی تو وہ بھی کہیں نہ کہیں کسی پارٹی میں ہوگی۔ اسے ڈنر کے لیے باہر جانا ہی تھا۔ اس نے دوبارہ سوٹ پہنا اور باہر جانے کے لیے تیار ہوگیا۔ ویٹر نے ہی اسے بتایا کہ سب سے بڑی پارٹی... لاکاسٹیلا میں ہو رہی تھی، یہ شہر کی سب سے معروف تفریح گاہ اور ہوٹل تھا۔ جیک کو ایک بار پھر پر ہجوم گلیوں سے گزرنا پڑا تھا جہاں لوگوں کا ہجوم اور شور مزید بڑھ گیا تھا۔ لاکاسٹیلا امراء کی تفریح گاہ تھی اور وہاں اس وقت سارے شہر کی کریم جمع تھی۔ دولت مند سیاح بھی یہیں آئے ہوئے تھے۔ جیک اندر آیا۔ اسے بھوک لگ رہی تھی اس لیے اس نے ڈائننگ ہال کا رخ کیا۔ وہ میز پر بیٹھا اور اشارے سے ہیڈ ویٹر کو

www.urdupalace.com

طلب کیا اور اسے آرڈر نوٹ کرانے لگا۔ وہ داخلی دروازے سے ذرا ہی دور ایک گدیلی نشستوں والے ایسے بوتھ میں تھا جو تین طرف سے بند تھا اور صرف ایک سمت کھلی تھی۔ وہ داخلی دروازے کے پاس ہی تھا مگر اس جگہ سے دروازہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ داخلی دروازے کے پاس سے ایک مردانہ آواز آئی۔

''مائی لیڈی، یہ کیسا رہے گا؟''

''ٹھیک ہے۔'' عورت نے جواب دیا تو جیک چونکا تھا۔ اسے شبہ ہوا کہ آواز الزبتھ کی تھی۔ اگرچہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس نے الزبتھ کا روپ دھارا تھا اس کا اصل نام کچھ اور تھا مگر وہ جب اس کے بارے میں سوچتا تو ذہن میں الزبتھ نام ہی آتا۔ اس نے بوتھ سے جھانک کر دیکھا۔ ایک پستہ قد اور معمر لیکن لباس سے دولت مند نظر آنے والے مرد کے ساتھ سیاہ سوٹ اور سیاہ ہی نقاب میں ایک عورت کھڑی تھی۔ مرد اس کے ساتھ آگے بڑھا۔ عورت کی چال دیکھ کر جیک کا رہا سہا شبہ بھی جاتا رہا۔ وہ الزبتھ تھی۔ دونوں ایک کونے والی میز پر جا بیٹھے مگر شاید الزبتھ کو یہاں کا ماحول پسند نہیں آیا تھا۔ اس نے کچھ کہا اور مرد نے ہیڈ ویٹر سے کسی الگ جگہ کی فرمائش کی اور وہ انہیں اوپر ٹیرس پر لے گیا۔ ہیڈ ویٹر کی واپسی پر جیک نے اشارے سے بلایا اور آہستہ سے کہا۔

''اگر میں غلطی نہیں کر رہا تو تم جن صاحب کو اوپر لے کر گئے ہو یہ یہاں کے ایک مشہور دولت مند......'' جیک بولتے ہوئے یوں رکا جیسے دماغ پر زور دے رہا ہو۔ ہیڈ ویٹر نے اس کی مشکل آسان کر دی۔

''یہ ماردے ڈی فلپ ہیں یہاں کے مشہور سرمایہ دار اور دولت مند۔''

''بالکل۔'' جیک نے جوش سے کہا۔ ''میرے ذہن سے نام نکل گیا تھا۔ میں اسے جانتا ہوں۔''

''اگر آپ جانتے ہیں تو میں کیا ان سے ذکر کروں؟''

''اوہ نہیں۔ وہ اس وقت شاید اپنی بیوی کے ساتھ ہیں۔''

''مادام جولیا ڈی لستاان کی منگیتر ہیں۔'' ہیڈ ویٹر نے انکشاف کیا۔

''ٹھیک ہے میں ان سے مل لوں گا۔ مگر ابھی تم ذکر مت کرنا۔''

ہیڈ ویٹر چلا گیا۔ کچھ دیر میں کھانا لگ گیا۔ جیک نے آرام سے کھانا کھایا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ الزبتھ بہت سست روی سے کھاتی ہے۔ اصل میں اسے کھانے میں زیادہ دل چسپی نہیں تھی۔ کھانے کے دوران جیک سوچ رہا تھا کہ کیا الزبتھ نے اس کی دولت اتنی تیزی سے خرچ کر دی کہ اب اسے ایسے بڈھے آدمی کی منگیتر بننا پڑا تھا۔ کھانے کے بعد اس نے کافی طلب کی اور بل ادا کر دیا تاکہ اسے فوری اٹھنا پڑے تو اس میں تاخیر نہ ہو۔ اس کا اندازہ درست نکلا جب ماردے اور الزبتھ دو گھنٹے بعد اوپر سے اترے۔ ماردے کے لڑکھڑاتے قدم بتا رہے تھے کہ اس نے کھانے سے زیادہ پیا تھا۔ وہ دونوں اس کے پاس سے گزرنے لگے تو جیک نے نشست سے ٹیک لگاتے ہوئے منہ دوسری طرف کر لیا تھا۔ وہ ممکنہ حد تک الزبتھ یا جولیا کی نظروں سے بچ رہا تھا۔ ان کے ہال سے نکلتے ہی وہ بھی کھڑا ہو گیا۔

اس کا خیال تھا کہ وہ دونوں باہر جائیں گے مگر انہیں سیڑھیوں سے ہوٹل کے اوپری حصے میں جاتے دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔ ماردے کو ہوٹل میں رکنے کی ضرورت نہیں تھی۔ اسی شہر میں اس کی عالی شان رہائش گاہ ہونی چاہیے تھی۔ شاید یہاں الزبتھ رکی ہوئی تھی۔ وہ ان کے پیچھے سیڑھیوں سے اوپر آیا۔ دوسرے فلور پر سیڑھیوں کے ساتھ ہی ایک سویٹ کے دروازے کے سامنے وہ دونوں رکے تھے۔ جیک نیچے ریلنگ کے پاس رک گیا۔ الزبتھ چابی سے دروازہ کھول رہی تھی اور ماردے اس پر لڑھکا جا رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کمرے کے باہر ہی الزبتھ سے چمٹ جائے۔ اس کی وجہ سے الزبتھ کو دروازے کا لاک کھولنے میں دشواری پیش آ رہی تھی اور بہ مشکل اس نے لاک کھولا تو وہ اس کے ساتھ ہی اندر جانے لگا۔ مگر الزبتھ نے اسے روک دیا۔ ''ابھی میں صرف منگیتر ہوں بیوی نہیں بنی ہوں۔''

''جلد ہم میاں بیوی بن جائیں گے، اب میں صبر نہیں کر سکتا۔'' ماردے نے نشے میں لڑکھڑاتی آواز میں کہا اور تقریباً زبردستی اندر چلا گیا۔ دروازہ بند ہوا تو جیک اوپر آیا، اس نے آس پاس دیکھا اور دروازے سے کان لگا کر سنا۔ الزبتھ کہہ رہی تھی۔

''میری قمیص کی ڈوری کھول دو۔''

جیک الزبتھ کا یہ لہجہ اچھی طرح پہچانتا تھا۔ وہ بوڑھے سے کھیل رہی تھی اور یقیناً اس کی باچھیں یہ سوچ کر کھل گئی تھیں کہ وہ راضی ہو گئی ہے۔ جیک نے تالے کے سوراخ سے اندر جھانکا تو اتفاق سے وہ دونوں سامنے ہی تھے۔

www.urdupalace.com

ماردے نے جوش وخروش سے اس کی قمیص کی پشت سے کسی ڈوری کھولی تو وہ اس کی طرف مڑی۔ ''بہت شکریہ، اب تم جا سکتے ہو۔''

''میں آج یہیں رکوں گا۔''

مگر الزبتھ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ ''اب تم سے صبح ملاقات ہوگی۔''

بوڑھا ماردے سمجھ گیا کہ آج وہ مہربان نہیں ہے۔ مگر اس نے صبح کا آسرا دے دیا تھا اس لیے بادلِ ناخواستہ وہ کمرے سے نکل گیا۔ اس وقت جیک سیڑھیوں سے مخالف سمت میں منہ دوسری طرف کیے کھڑا تھا۔ ماردے چند لمحے کھڑا حسرت سے بند دروازے کو دیکھتا رہا پھر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی جیک پلٹ کر دروازے پر آیا۔ اس نے دستک دی۔ اندر فراک اتارتی الزبتھ رکی اور پھر فراک اتار کر کسی قدر غصے میں دروازے تک آئی۔ اس کا خیال تھا کہ دروازے پر ماردے ہوگا مگر جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا۔ جیک کا پستول اس کے سینے سے آلگا اور اس نے اسے پیچھے دھکیلا۔ اندر آکر اس نے دروازہ بند کر دیا۔ اسے لاک کر کے وہ الزبتھ کی طرف متوجہ ہوا جو شاک کی کیفیت میں تھی اور طنزیہ لہجے میں بولا۔

''کیا پکاروں تمہیں، الزبتھ بٹلر یا جولیا ڈی لستا؟''

وہ اسے ایک ٹک دیکھ رہی تھی اور اس کی شفاف آنکھوں میں نمی جھلملانے لگی تھی۔ اس نے جواب دیا۔ ''جو تمہارا دل چاہے۔''

''میں تمہیں پکارنے نہیں آیا ہوں۔'' جیک کا غصہ بڑھنے لگا۔ ''میں تمہیں سزا دینے آیا ہوں۔''

''کس بات کی سزا......؟'' اس کا جملہ ادھورا رہ گیا۔ جیک کا ہاتھ اس کے منہ پر پڑا تھا اور وہ لڑکھڑا کر نیچے گری۔ جیک نے اسے بالوں سے پکڑ کر اٹھایا اور پھر تھپڑ مارا۔

''یاد آیا کس بات کی سزا؟''

''اگر تم رقم کے پیچھے آئے ہو تو وہ سان ڈیاگو جا چکی ہے اور اب وہ سوائے میرے اور کسی کو نہیں ملے گی۔''

جیک نے اس کی بات سنی نہیں۔ اس کے ہمیشہ...... پُرسکون رہنے والے وجود میں اس وقت شدید اضطراب تھا۔ اس کا پورا جسم حرکت میں تھا۔ اس نے کہا۔ ''میں نے تم سے شادی کی، تمہیں اپنی زندگی کا شریکِ سفر بنایا۔ تم کو اپنی ساری محبت اور پورا اعتماد دیا اور تم نے کیا کیا؟''

''میں تمہاری رقم لے کر بھاگ گئی۔''

جیک نے پھر اسے تھپڑ مارا۔ ''ذلیل عورت تو کیا سمجھ رہی ہے میں رقم کے لیے تیرے پیچھے آیا ہوں۔ میں اس محبت کے لیے آیا ہوں جو میں نے تجھ سے کی تھی اور اب میں تیری جان لے کر جاؤں گا۔''

الزبتھ فرش پر بیٹھی تھی۔ وہ خوفزدہ نہیں تھی۔ اس نے جیک کا پستول والا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے سر پر رکھا۔ ''ماردو، لے لو میری جان۔''

''میں مارنے ہی آیا ہوں۔'' جیک نے زہریلے لہجے میں کہا۔ ''تم مجھ سے ذرا بھی رحم کی توقع مت رکھنا۔ اب میں تمہاری کسی چال میں نہیں آؤں گا۔''

وہ پیچھے ہٹا اور اس نے یوں پستول الزبتھ کے سر کی طرف کیا جیسے گولی چلانے والا ہو۔ اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ جیک کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ پورا زور لگا رہا کہ اس کی انگلی لبلبی دبا دے۔ مگر اس کی انگلی جنبش نہیں کر رہی تھی۔ وہ اس کے گرد گھوم رہا تھا اور پستول کا رخ مستقل الزبتھ کے سر کی جانب تھا۔ اچانک جیک نے پستول بستر پر پھینک دیا اور سر تھام کر چلایا۔ ''میں ایسا نہیں کر سکتا، لعنت ہو......تم پر لعنت ہو۔''

الزبتھ نے آنکھیں کھولیں اور اس کی طرف دیکھا۔ ''اگر تم گولی چلاتے ہوئے ڈر رہے ہو تو میرا گلا دبا دو۔''

جیک غراتے ہوئے اس پر جھپٹا اور اس کا نازک گلا دبوچ لیا۔ ''مجھے یہی کرنا ہوگا۔ میں ہر صورت یہ کام کر کے جاؤں گا۔''

الزبتھ کی سانس رک رہی تھی مگر اس نے مداخلت نہیں کی اور جیک کو گلا دبانے دیا۔ اس کی سانس رک رہی تھی اور منہ کھل گیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ بس چند لمحوں کی مہمان ہے۔ اگر جیک اپنی گرفت چند لمحے اور برقرار رکھتا تو شاید ایسا ہی ہوتا مگر اس کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور پھر الزبتھ بے ہوش ہو کر اس کے ہاتھوں میں جھول گئی۔ اس نے اسے گرنے نہیں دیا تھا۔ جیک نے اسے اٹھا کر بستر ڈالا اور اس کی نبض دیکھنے لگا۔ نبض سست تھی مگر باقاعدگی سے چل رہی تھی۔ اس کی لمبی اور شفاف گردن پر جیک کی انگلیوں کے نشانات چھپ گئے تھے۔ اس نے مضطرب لہجے میں خود سے کہا۔ ''یہ میں کیا کر رہا ہوں، میں اس عورت کو قتل کرنے آیا ہوں۔ میں اس کے لیے فکر مند کیوں ہوں، اس ناگن کو ختم کر دینا ہی بہتر ہوگا۔''

اس کے ہاتھ الزبتھ کی طرف بڑھے تھے لیکن وہ اس کے بکھرے بال سمیٹنے لگا۔ اس کے انداز میں محبت تھی۔ پھر اس نے اسے بے تابی سے سمیٹ کر سینے سے لگا لیا۔ ''میں

www.urdupalace.com

تمہیں نہیں مار سکتا۔"

"کیوں؟" الزبتھ نے کمزور سی آواز میں پوچھا۔ وہ ہوش میں آ گئی تھی۔ "میں واجب القتل ہوں، تم ذرا بھی قصوروار نہیں ہو گے۔"

"کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔" جیک نے اسے دیکھا۔ "میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں پاگل ہو جاؤں گا اگر تم میرے ساتھ نہ گئیں۔"

"میں اس قابل ہوں کہ تمہارے ساتھ جاؤں اور تمہارے ساتھ رہوں۔"

"ہاں، مجھے تم سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ پہلے میں دولت مند تھا، اب میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ مجھے کچھ کھونے کا خوف نہیں ہے سوائے تمہارے۔ میں سب کھو سکتا ہوں لیکن تمہیں نہیں کھو سکتا۔"

الزبتھ جو اَب تک ساکت تھی اس کا انداز اچانک محبوبانہ ہو گیا۔ وہ والہانہ انداز میں اس سے لپٹ گئی اور اپنی محبت اور سپردگی کا پُرجوش اظہار کرنے لگی۔ جیک کے اندر رہی سہی ناراضگی اور غصہ بھی اس کے اس محبوبانہ انداز نے ختم کر دیا۔ وہ جذبات کی رو میں بہہ کر لمحوں میں بھول گیا کہ وہ کچھ دیر پہلے اسے قتل کرنا چاہتا تھا۔ ایک طویل اور بہت تھکا دینے والی رات کے بعد دن چڑھے جیک خود کو بہت تر و تازہ محسوس کر رہا تھا۔ الزبتھ کروٹ لے کر لیٹی ہوئی تھی اور وہ اس کے شانے پر پیار سے انگلی پھیر رہا تھا۔ الزبتھ کی آنکھیں بند تھیں لیکن وہ جاگ رہی تھی۔ جیک نے کہا۔ "الزبتھ یا جولیا، ان میں سے کون سا نام اصلی ہے۔"

"کوئی نہیں۔" وہ اس کی طرف مڑی۔ "میرا اصل نام جین ریکس جون ہے۔"

"جین۔" جیک نے زیرِ لب کہا۔ "یہ بھی اچھا نام ہے۔ اچھا یہ بتاؤ کہ ماردے کیا ہے؟"

"میری اس سے چند دن پہلے ملاقات ہوئی اور اس نے مجھے پروپوز کیا۔ میں نے ہاں کر دی۔"

"کیسے، تم میری بیوی ہو۔ شادی پر شادی کیسے کر سکتی ہو۔"

"میں شادی توڑ آئی تھی۔" جین نے اسے یاد دلایا۔ "شادی کی انگوٹھی میں وہیں چھوڑ آئی تھی۔"

جیک نے بستر کے ساتھ پڑے اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور وہ انگوٹھی نکالی جو جین پیلس میں چھوڑ آئی تھی۔ اس نے انگوٹھی جین کی انگلی میں پہنا دی۔ "میں اس شادی کو پھر سے بحال کرتا ہوں کبھی نہ ختم ہونے کے لیے۔"

جین مسکرانے لگی۔ اچانک دروازے پر دستک ہوئی اور باہر سے ماردے ڈی فلپ کی آواز آئی۔ "میری پیاری جولیا دروازہ کھولو اور اپنے عاشق کو اپنا چہرہ دکھاؤ تاکہ اس کی صبح ہو سکے۔"

"یہ بُڈھا پھر آ گیا۔" جیک نے بدمزگی سے کہا۔ "میں ابھی اس کا دماغ اور شاعری دونوں درست کرتا ہوں۔"

جیک صرف پاجامے میں تھا۔ وہ اٹھ کر دروازے تک آیا پھر اس نے دروازہ کھولا تو ماردے ایک بہت بڑا گلدستہ سامنے کیے اور زمین پر ایک پاؤں ٹیک کر نیاز مندانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ جین کی جگہ نیم برہنہ جیک کو دیکھ کر اس کا منہ کھلا رہ گیا تھا اور پھر اس نے غصے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ "کون ہو تم اور میری منگیتر کے کمرے میں کیا کر رہے ہو؟"

"میں تمہاری منگیتر کو نہیں جانتا لیکن اس وقت میں اپنی بیوی کے کمرے میں ہوں۔" جیک نے سنجیدگی سے کہا۔ "تم کس خوشی میں صبح صبح یہاں آ کر اسے پکار رہے ہو اور اس انداز میں؟"

ماردے کا منہ مزید کھل گیا تھا۔ "بیوی؟"

"ہاں، جولیا میری بیوی ہے جو مجھ سے ناراض ہو کر چلی آئی تھی۔ میں نے اسے منا لیا۔"

جین بھی اٹھ کر دروازے تک آئی اور اس نے جیک کے پیچھے سے کہا۔ "یہ سچ ہے سینور فلپ۔"

ماردے ڈی فلپ کا حال ایسا تھا جیسے اس کی روح جسم سے پرواز کر گئی تھی۔ وہ یوں ڈھلک گیا تھا کہ اپنی اصل عمر سے بھی بہت بڑا دکھائی دینے لگا تھا۔ پھر اس نے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔ "میں معذرت خواہ ہوں مسٹر......"

"جیک بریسٹن۔"

"مسٹر بریسٹن اور مادام میں آپ سے بھی معذرت چاہتا ہوں۔" ماردے نے جین کی طرف دیکھا۔ "امید ہے کہ میری مداخلت کا برا نہیں منائیں گے۔"

وہ جھکا اور چلا گیا۔ اس کا لایا ہوا گلدستہ وہیں رہ گیا تھا۔ جیک نے دروازہ بند کر دیا اور جین کی طرف مڑا تو سنجیدہ تھا۔ اس نے کہا۔ "اس سے جان چھوٹی لیکن ابھی ایک مسئلہ اور باقی ہے۔"

"کیسا مسئلہ؟" جین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"ایک برٹش پولیس آفیسر راجر میئر جو اصلی الزبتھ کی

www.urdupalace.com

ایک چوغہ نما لباس پہنے رہی تھی اور جہاں بھی اس کا کسی سے سامنا ہوا جیک نے یہی بتایا کہ اس کی بیوی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ کوئی اس کی صورت نہیں دیکھ پایا تھا۔ کیبن معمولی سا تھا اور اس میں کوئی کھڑکی نہ ہونے کی وجہ سے شدید حبس تھا۔ دو دن کا یہ سفر جین کے لیے بہت بڑی آزمائش بن گیا تھا۔ وہ عرشے پر بھی نہیں جا سکتی تھی۔ اس کی وجہ سے جیک بھی زیادہ باہر نہیں گیا۔ اس نے اپنا متمول حلیہ بدل لیا تھا اور کوشش کر رہا تھا کہ زیادہ امیر نظر نہ آئے۔ درحقیقت وہ امیر رہا بھی نہیں تھا مگر وہ اپنے سامان کا کیا کرتا جس سے امارت جھلکتی تھی۔ کنگسٹن کی بندرگاہ پر اسے زیادہ مشکل کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ وہاں اسے جاننے والے خاصے لوگ تھے۔ وہ ان سے بچتا ہوا جین کو لے کر باہر آیا پھر اس نے ایک بگھی حاصل کی جو اسے اور جین کو پیلس تک لے جاتی۔ بگھی چلی تو جین نے سکون کا سانس لیا۔

''شکر ہے ورنہ مجھے لگ رہا تھا کہ میں دم گھٹ کر مرنے والی ہوں۔''

''مجھے معلوم ہے اس سفر میں تم مشکل میں رہیں۔ لیکن آگے بھی تمہارے لیے حالات مشکل ہوں گے۔''

جین چونکی۔ ''کیا مطلب؟''

جیک نے اسے بتایا۔ ''میں نے پیلس اور فارم کے ملازمین کی چھٹی کر دی ہے اور عملاً جاگیر بند پڑی ہے۔ اب وہاں کوئی نہیں ہے اور ہمیں اپنے سارے کام خود کرنے ہوں گے۔''

جین یہ سن کر افسردہ ہو گئی تھی۔ ''اس کی وجہ میں ہوں۔''

''کوئی بات نہیں ہم اسے پھر سے آباد کریں گے۔'' جیک نے اسے تسلی دی۔ ''میرے لیے یہ کام مشکل نہیں ہے، میں پہلے بھی کر چکا ہوں۔ میں جاتے ہی ملازموں کو بلا لوں گا۔ وہ مجھے جانتے ہیں وہ میرا ساتھ دیں گے اور ایک سال کے اندر میں سب ویسا کر لوں گا۔''

جین کی آنکھوں میں خواب اتر آئے۔ اس نے جیک کی طرف دیکھا۔ ''کاش میں نے حماقت نہ کی ہوتی۔''

کچھ دیر بعد بگھی پیلس کے سامنے رکی۔ اس کا داخلی دروازہ بند تھا۔ لیکن اس کی چابیاں جیک کے پاس تھیں۔ اس نے اتر کر دروازہ کھولا اور بگھی اندر آئی۔ گرد آلود صحن میں سوکھے پتے بکھرے ہوئے تھے۔ جیک نے سامان اوپر پہنچایا اور پھر بگھی والے کو رخصت کر کے دروازہ بند کر دیا۔ وہ اوپر آیا تو جین ویران کمروں میں گھوم رہی تھی۔

بیشتر سامان سیاہ فام ملازمین لے جا چکے تھے البتہ کچن میں کچھ کراکری تھی اسی طرح ان کی مسہری بھی موجود تھی۔ کم سے کم انہیں زمین پر نہیں سونا پڑتا۔ جین نے پوچھا۔ ''تم نے یہ سب کیوں ختم کیا؟''

''کیونکہ تمہارے جانے کے بعد مجھے لگ رہا تھا کہ میری زندگی میں کچھ باقی نہیں رہا ہے۔'' جیک نے سنجیدگی سے کہا۔ ''میں سب ختم کر کے دوبارہ کبھی نہ آنے کے ارادے سے یہاں سے نکلا تھا۔ اگر تم مجھے نہ ملتیں تو میں کبھی یہاں واپس نہ آتا۔''

جین نے اس کے گلے میں بانہیں ڈال دیں۔ ''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم مجھ سے اتنی محبت کرتے ہو تو میں کبھی تمہیں چھوڑ کر نہ جاتی۔''

''اسے بھول جاؤ۔'' جیک نے کہا۔ خود اس کے رویے سے لگ رہا تھا کہ وہ سب بھول گیا ہے۔ اس نے ایک بار بھی جین سے نہیں پوچھا کہ اس نے رقم کا کیا کیا اور وہ اسے واپس حاصل کر سکتی ہے یا نہیں۔ جین نے بھی رقم کا ذکر نہیں کیا تھا مگر جب اس نے پیلس اور جاگیر کی حالت دیکھی تو جیک سے کہا۔

''اسے ٹھیک کرنے کے لیے رقم کی اشد ضرورت ہے اور اسے حاصل کرنے کے لیے سان ڈیاگو جانا ہوگا۔''

اس وقت سان ڈیاگو پورے شمالی اور جنوبی امریکا میں بلیک منی کا سب سے بڑا گڑھ تھا۔ یہاں بینک خفیہ اکاؤنٹس کھولتے تھے اور ان اکاؤنٹ کو کوئی فرد ذاتی طور پر آپریٹ کر سکتا تھا۔ مگر سان ڈیاگو یہاں سے بہت دور تھا۔ کنگسٹن سے یہ فاصلہ کوئی پانچ ہزار کلومیٹرز بنتا تھا۔ انہیں وہاں تک جانے کے لیے بھی وسائل کی ضرورت تھی۔ جیک نے کہا۔ ''میں کوشش کروں گا کہ مجھے قرض مل جائے اور ہم سان ڈیاگو جا سکیں۔ مگر میں سوچ رہا ہوں کہ وقت ضائع کرنے کے بجائے میں فارم کو بحال کرنے کی کوشش کیوں نہ کروں۔ ابھی تک سب بہترین حالت میں ہے اور ملازمین بھی واپس آ جائیں گے۔''

''اگلی فصل تک ملازموں کی تنخواہیں اور دوسرے اخراجات کے لیے بہت بڑی رقم قرض لینا پڑے گی۔ جب کہ تمہاری اپنی رقم موجود ہے بس اسے جا کر حاصل کرنا ہے۔''

''یہ بہت طویل سفر ہے اور ہمیں جا کر آنے میں ایک مہینے سے زیادہ وقت لگ سکتا ہے۔'' جیک نے اسے سمجھایا۔ ''اس دوران میں فارم کی دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے

www.urdupalace.com

گے۔"

"تم بچو گے تو ہمیں پکڑو گے۔" جیک نے کہا اور اس کی طرف پستول سیدھا کیا۔ راجر بھاگا تھا کہ جیک نے عقب سے اس پر دو فائر کیے اور وہ ایک کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر جا گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ جین منہ پر ہاتھ رکھے یہ سب دیکھ رہی تھی۔ اس نے جیک سے کہا۔

"یہ تم نے کیا کیا؟"

جیک کو بھی احساس ہو رہا تھا کہ اس نے کیا کیا تھا۔ اس نے ساری عمر معمولی سی قانون شکنی بھی نہیں کی تھی اور اب اس نے قانون کے محافظ کا قتل کر دیا تھا۔ وہ سر پر ہاتھ رکھ کر گھوم رہا تھا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کرے۔ جین اس کے پاس سے ہو کر راجر کی لاش تک آئی اور پھر اس کی گردن پر نبض دیکھ کر اس نے نفی میں سر ہلایا۔ راجر مر چکا تھا۔ لاش فرش پر بچھی دری پر پڑی تھی۔ جین اسی میں اس کو لپیٹنے لگی۔ جیک اس کے پاس آیا۔ "یہ کیا کر رہی ہو؟"

"اسے دری میں لپیٹ رہی ہوں۔"

"مگر کیوں؟"

جین پلٹ کر اس کی طرف آئی۔ "سنو جو ہو گیا وہ ہو گیا۔ اب اسے ٹھکانے لگانا ہے۔"

"لاش کو؟" جیک نے بے یقینی سے کہا۔

"ہاں اور اس سے پہلے کوئی یہاں ہماری موجودگی سے باخبر ہو ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیے۔"

"وہ کیوں؟"

"راجر یہاں آیا ہے اور بہت سے لوگ جانتے ہیں کہ یہ کس لیے یہاں آیا ہے۔ اب اگر ہم یہاں پائے گئے تو اس کی گم شدگی کا شبہ ہم پر جائے گا۔ اگر ہم یہاں نہیں ہوں گے تو کسی کا شبہ ہم پر نہیں جائے گا۔ خوش قسمتی سے کوئی یہاں ہماری آمد سے واقف نہیں ہے۔"

"تم بھول رہی ہو میں آئزک سے مل چکا ہوں۔"

"ایک تو وہ تمہارا دوست ہے، دوسرے وہ صرف تمہاری آمد سے واقف ہے، میرے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔"

"یہ درست ہے۔"

"اس لیے اس سے پہلے کہ دوسروں کو تمہاری یا میری آمد کا پتا چلے، ہم خاموشی سے چلے جاتے ہیں۔"

"وہ کیسے؟"

"تم اسی وقت جاؤ اور کنگسٹن جا کر یہاں سے جانے والے کسی بھی بحری جہاز میں ہوانا کے لیے ٹکٹ لے لو۔"

"اس وقت؟" جیک بولا۔

"ہاں اسی وقت۔" جین تیز لہجے میں بولی۔ "ہمیں بہت تیزی سے کام کرنا ہے۔"

"او کے۔" جیک نے کہا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔ جین لاش والے کمرے کا دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے آئی۔ جیک نے اسے بانہوں میں لے کر کہا۔ "میں جلد آؤں گا۔"

جین نے پیار سے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا۔ "تم پریشان ہو، تم سکون سے جاؤ اور کچھ دیر کسی بار میں گزار کر پھر ٹکٹ لینے جانا۔ کسی کو تم پر شک نہ ہو۔"

جیک نے غور سے اسے دیکھا۔ "میرے مقابلے میں تم زیادہ پُرسکون ہو۔"

"کیونکہ میں نے مشکل زندگی گزاری ہے۔"

"اوپری فلور کا دروازہ اندر سے بند کر لینا اور جب تک میری آواز نہ سنو دروازہ مت کھولنا۔"

جین نے سر ہلایا اور جیک باہر نکل گیا۔ اس علاقے میں بگھی کا اسٹیشن ذرا دور تھا اور جیک سوچ رہا تھا کہ کہیں اسے کوئی واقف کار نہ مل جائے مگر خوش قسمتی سے جس بگھی میں وہ بیٹھا وہ اسے نہیں جانتا تھا۔ بگھی چلی تو اسے خیال آیا کہ جین کے چاقو کی نوک کا ٹکڑا راجر کے پاس کہاں سے آیا؟

☆☆☆

عورت بولتے بولتے رک گئی۔ اس نے پادری کی طرف دیکھا جو سحر زدہ سا اسے دیکھ رہا تھا۔ نہ جانے یہ اس کی کہانی کا سحر تھا یا پھر اس کی شخصیت کا جس نے پادری کو مسحور کر دیا تھا۔ "فادر ایسے شخص کو تم کیا کہو گے جو اپنی دھوکا دے کر بھاگ جانے والی بیوی کو تلاش کر لے اور پھر دوبارہ اسے اپنی زندگی میں شامل کر لے۔"

وہ جواب دیتے ہوئے پھر ہچکچایا۔ "ایک ایسا مرد جو سچ مچ اپنی بیوی سے بے پناہ محبت کرتا ہو۔"

"نہیں، عقل کے نقطہ نظر سے اسے کیا کہو گے؟"

"بے وقوفی۔" پادری نے اس بار ایمان داری سے جواب دیا۔ "آزمائے ہوئے کو پھر سے آزمانا حماقت کہلاتی ہے۔"

عورت پادری کے بالکل پاس چلی آئی۔ اس کے رخسار پر ہاتھ رکھا تو وہ ایک لمحے کو کانپ اٹھا۔ وہ اس کی کیفیت محسوس کرتے ہوئے بولی۔ "کیا تم شادی شدہ ہو؟"

www.urdupalace.com

''نہیں، ہم پادری شادی نہیں کرتے۔''
''اب تو کرنے لگے ہیں۔''
''ہاں لیکن میں نے شادی نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔''
''تم نے کبھی محبت بھی نہیں کی؟''
''نہیں۔''
عورت مسکرائی۔ ''تب تم مرد اور عورت کے تعلق کی باریکیوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔''
''میں نے آج تک کسی عورت کو پاس سے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی عورت سے اتنی دیر بات کی ہے۔ تم پہلی عورت ہو جس کا اعتراف سننے کے لیے مجھے بھیجا گیا ہے۔''
''اگر مرد عورت سے محبت کرتا ہے تو سوائے اس کی بے وفائی کے وہ ہر خطا معاف کر سکتا ہے۔ بعض اوقات تو بے وفائی بھی معاف کر دیتا ہے۔''
پادری جب سے آیا اس نے پہلی بار عورت کی کہانی پر خود سے بات کی۔ ''بعض عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ کوئی مرد ان کو سزا دے ہی نہیں سکتا۔''
عورت نے سلاخوں کے پاس فصیل کے ساتھ رکھی موت کی مشین کی طرف دیکھا۔ ''تم کیا سچ مچ سمجھتے ہو کہ مرنے والے کو ان اعترافات سے کوئی فائدہ ہوتا ہے۔''
''کیا تم نہیں سمجھتیں؟''
''میں نے تمہیں نہیں بلایا تمہیں ان لوگوں نے بلایا ہے۔'' عورت کا اشارہ قید خانے کے حکام کی طرف تھا۔ اس کا اشارہ واضح تھا کہ وہ اعتراف کو بے سود چیز سمجھتی تھی۔
''ممکن ہے فائدہ ہو اور ممکن ہے نہ ہو۔ مگر آدمی کے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔''
''میرا بوجھ بڑھ رہا ہے۔'' عورت کا لہجہ بوجھل ہو گیا۔
پادری نے اسے حوصلہ دیا۔ ''ممکن ہے جب تم بات مکمل کر لو تو بوجھ ہلکا ہو جائے۔''
''ہاں۔'' عورت نے پُرخیال نظروں سے پادری کی طرف دیکھا۔ ''اب اعتراف کا وقت آ گیا ہے۔''

☆☆☆

جیک کے جاتے ہی جین تیزی سے اوپر آئی۔ اس نے اوپری فلور کا بڑا دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر اس کمرے تک آئی جہاں لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس نے دری الٹ دی اور پھر زور لگا کر راجر کی لاش کو بھی سیدھا کر دیا۔ اس کے پیٹ والی جگہ ہلکا سا خون پھیلا ہوا تھا۔ جین کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر اس نے جھجک کر اس کی مونچھیں پکڑیں اور ایک جھٹکے سے کھینچ لیں۔ راجر نے چیخ ماری اور اٹھ بیٹھا۔ دوسری چیخ جین نے ماری تھی۔ مگر اب راجر ہنس رہا تھا اور جین برہم تھی۔ ''تم کچھ زیادہ ہی ڈرامے نہیں کرنے لگے ہو۔''
''ڈراما میری فطرت میں شامل ہے۔'' راجر نے اسے بازوؤں میں لے لیا۔ اس نے اپنے بالوں کو کھینچا تو اس کی وگ اتر آئی، نیچے اس کے بال سنہری اور مختصر تھے۔
''تم جانتی ہو میں پیدائشی اداکار ہوں۔ تمہارے نام نہاد شوہر کو ایک لمحے کو شک نہیں ہوا کہ میرا تعلق لندن پولیس سے نہیں ہے۔''
جین نے کسمسا کر کہا۔ ''وہ میرا حقیقی شوہر ہے۔''
''تمہارا پہلا اور واحد حق دار میں ہوں۔'' راجر نے بازو سخت کرتے ہوئے کہا۔ ''تمہارے نزدیک آنے والا پہلا مرد میں ہوں اور آخری مرد بھی میں ہی ہوں گا۔''
اسے جکڑ کر راجر کا موڈ بدل گیا۔ اس کے تاثرات سے بھی واضح تھا مگر جین نے کسی نہ کسی طرح خود کو اس سے آزاد کرا لیا۔ اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ''گلبرٹ یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے، جیک کسی وقت بھی واپس آ جائے گا۔''
''نہیں، کنگسٹن جا کر واپس آنے میں اسے کئی گھنٹے لگ سکتے ہیں اور ہمارے پاس یقیناً کافی وقت ہے۔'' راجر کا لہجہ معنی خیز ہو گیا۔ اس نے اپنے کوٹ کے نیچے موجود سرخ پانی کی چھوٹی سے تھیلی نکالی جس کا پانی باہر نکل آیا تھا اور اس کے کوٹ پر خون کا تاثر دے رہا تھا۔
''زیادہ دیر نہیں لگے گی اور ابھی مجھے صفائی کا کام بھی کرنا ہے۔''
''کام تم نے صفائی سے کیا۔ جیک کو پتا بھی نہیں چلا اور تم نے گولیاں بدل دیں۔''
''اس کے باوجود مجھے ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں ان میں سے کوئی گولی اصلی نہ ہو۔''
''ممکن ہی نہیں تھا، میں بہت چھان پھٹک کر تمام گولیاں لایا تھا۔'' جیک نے کہتے ہوئے اسے پھر دبوچ لیا۔
''میں بہت دن تم سے دور رہ لیا ہوں۔ اب صبر نہیں ہوتا۔''
''پلیز۔'' جین نے پھر مزاحمت کی۔ ''ابھی موقع نہیں ہے۔ ابھی پلان مکمل نہیں ہوا ہے۔''
''بھاڑ میں گیا پلان۔''
''میں اسی شرط پر ہمیشہ کے لیے تمہارا ساتھ دینے پر تیار ہوئی ہوں۔'' جین کا لہجہ سخت ہو گیا۔ ''کیا تم بھول رہے

www.urdupalace.com

ہوسان ڈیاگو کے ایک بینک میں ستائیس ہزار پاؤنڈ اسٹرلنگ کی دولت پڑی ہے۔ اسے حاصل کرنے کے لیے لازمی ہے کہ ہم پلان پر پوری طرح عمل کریں۔''

''میں سمجھنے سے قاصر ہوں جب تم نے اس شخص سے چھٹکارا پالیا تھا تب اسے کیوں اپنے پاس بلوایا۔ تم نے کتنا بڑا رسک لیا اگر یہ غصے میں تمہیں قتل کر دیتا؟''

جین مسکرانے لگی۔ ''میں اسے جانتی ہوں۔ وہ مجھے قتل کر ہی نہیں سکتا۔ ہاں اگر وہ خودکشی کا سوچ لے تو شاید پہلے مجھے مار دے۔''

''پھر بھی تم نے جان کا خطرہ مول لیا۔''

''میرا مقصد اپنی جان سے بڑا ہے۔'' جین نے اس کی طرف دیکھا۔ ''مجھے جیک سے انتقام لینا ہے۔''

☆☆☆

جیک بندرگاہ پہنچا اور اس نے ہوانا جانے والے بحری جہازوں اور کشتیوں کا پوچھا۔ اسے معلوم ہوا کہ تین دن سے پہلے کوئی کروزر شپ ہوانا نہیں جائے گا البتہ کل دوپہر میں ایک تجارتی کشتی جا رہی تھی جس میں کچھ مسافروں کی بھی گنجائش تھی۔ جیک نے اسی میں بکنگ کرالی۔ اسے معلوم تھا کہ تجارتی کشتی کا سفر آسان نہیں ہوتا ہے لیکن ایک تو یہ کروزر شپ کے مقابلے میں تیز سفر کرتی اور دوسرے انہیں جلد از جلد یہاں سے نکلنا تھا۔ اس سے پہلے کہ لوگ ان کی یہاں موجودگی سے واقف ہو جاتے۔ جیک نے جین کے مشورے کے برعکس کسی بار کا رخ کرنے سے گریز کیا۔ اسے خیال تھا کہ ابھی اسے جا کر راجر کی لاش بھی ٹھکانے لگانی تھی اور اس کے لیے ہوش و حواس میں رہنا لازمی تھا۔ بندرگاہ پہنچ کر اس نے بگھی چھوڑ دی تھی کیونکہ واپسی میں مسئلہ نہیں تھا اور بندرگاہ سے آرام سے بگھی مل گئی۔ تقریباً تین گھنٹے بعد وہ پیلس کے دروازے پر اترا۔ لاک کھول کر وہ اندر آیا اور اوپر آ کر اس نے جین کو آواز دی۔

''تم کہاں ہو؟''

جواب نہیں آیا تو اس نے پہلے بیڈروم میں دیکھا اور اسے خالی پا کر وہ لاش والے کمرے میں آیا۔ اسے دھچکا لگا تھا لاش دری سمیت غائب تھی۔ جین اور لاش بیک وقت کیسے غائب ہو سکتے تھے؟ ابھی وہ سوچ رہا تھا کہ یہ کیا اسرار ہے کہ اسے کچن کی طرف سے برتن کھنکنے کی آواز آئی اور وہ تیزی سے وہاں پہنچا۔ جین کو ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے پا کر اس نے سکون کا سانس لیا۔ ''میں پکار رہا تھا، تم نے جواب نہیں دیا۔''

جین نوڈلز سوپ کے پیالے پر جھکی ہوئی تھی۔ اس نے لباس بدلا ہوا تھا اور اس کے گیلے بالوں سے ظاہر تھا کہ اس نے غسل کیا ہے۔ جین نے سر ہلایا اور آہستہ سے بولی۔ ''مجھ میں جواب دینے کی ہمت نہیں تھی۔ میں بہت تھکی ہوئی ہوں۔ بھوک سے مرنے والی ہو رہی ہوں۔''

''کیوں؟......اور لاش؟''

جین نے سر ہلایا۔ ''میں نے اسے دفنا دیا ہے۔ صحن میں درختوں کے لیے جو گڑھے کھودے گئے تھے، ان میں سے ایک میں اسے ڈال کر اوپر سے مٹی ڈال دی۔''

جیک تیزی سے باہر آیا اور اس نے بالکونی سے جھانک کر دیکھا۔ پام اور ناریل کے درخت لگانے کے لیے کل سات گڑھے کھودے گئے تھے اور اس کے بعد اس نے ملازمین کو فارغ کر دیا تھا۔ کام جوں کا توں رہ گیا تھا۔ اس نے واپس آ کر جین سے کہا۔ ''یہ گڑھے اتنے بڑے نہیں تھے کہ ایک آدمی کو پوری طرح دفن کیا جاتا۔''

''میں نے گڑھا مزید بڑا کیا تھا۔''

جیک فکرمند تھا۔ ''باقی سارے گڑھے بھی بند کرنے ہوں گے ورنہ صرف ایک گڑھا بند ہونے سے شک ہوگا۔''

جین نے نفی میں سر ہلایا۔ ''اب مجھ میں ہمت نہیں ہے۔ لاش نیچے لے جا کر، گڑھے کو مزید گہرا کر کے اس میں لاش ڈال کر مٹی بھرنے میں میری ساری توانائی جیسے ختم ہو گئی تھی۔ جب میں نے لاش دفنا دی تو مجھے لگا کہ میں بے ہوش ہو کر وہیں گر جاؤں گی۔ پتا نہیں میں اوپر کیسے آئی؟''

''تم آرام کرو میں یہ کام نمٹا لوں گا۔'' جیک نے کوٹ اتارتے ہوئے کہا۔ وہ صرف ایک نیکر میں نیچے آیا۔ اس نے گودام سے اوزار نکالے اور گڑھوں میں مٹی بھرنے لگا۔ اسے کئی گھنٹے لگے اور وہ سر سے پاؤں تک مٹی میں بھر گیا تھا مگر کام تسلی بخش انداز میں مکمل ہو گیا اور اب کوئی شک نہیں کر سکتا تھا کہ صحن کے کسی گڑھے میں کوئی لاش دفن کی گئی ہے۔ لاش والے گڑھے میں پانی ڈال کر مٹی بٹھائی اور پھر مزید مٹی ڈالی۔ وہ نہا دھو کر اوپر آیا تو جین سو چکی تھی۔ جیک نے کچھ دیر اسے دیکھا اور پھر خود بھی سونے کے لیے لیٹ گیا۔ کل سے ان کی زندگی کا ایک اور دور شروع ہونے والا تھا۔ اس کی ساری سوچیں یہیں رہ گئی تھیں۔ زندگی کو پھر سے شروع کرنے کا منصوبہ ختم ہو گیا تھا۔

اس کی آنکھ کھلی تو جین ساری تیاری کر چکی تھی۔ اس نے کہا کہ وہ اٹھ کر جلدی سے تیار ہو جائے اور ناشتا کر لے تاکہ وہ سب پہلے کی طرح سے کر دے اور کسی کو شک نہ ہو کہ

www.urdupalace.com

کوئی یہاں آیا تھا اور رکا تھا۔ جیک نے اسی بگھی والے سے کہہ دیا تھا کہ وہ صبح بارہ بجے انہیں لینے آجائے۔ جب تک وہ ناشتے سے فارغ ہو کر تیار ہوا جین نے تمام کمرے اور خاص طور سے کچن ویسا ہی کر دیا جیسا ان کے آنے سے پہلے تھا۔ اسی اثنا میں بگھی آگئی تھی اور وہ کنگسٹن کے لیے روانہ ہوئے۔ خلافِ توقع جاتے وقت جین خوش تھی۔ شاید یہاں رہنا اسے بھی اچھا نہیں لگا تھا۔ جیک نے بھی خود کو ذہنی طور پر تیار کر لیا کہ اب انہیں بھی یہاں واپس نہیں آنا ہے۔ اس کے پاس مشکل سے چند سو پاؤنڈز بچے تھے اور وہ سوچ رہا تھا کہ کیا اس رقم سے وہ سان ڈیاگو جا سکیں گے؟

☆☆☆

ہوانا میں وہ ایک چھوٹے سے مکان میں رکے تھے۔ اب جیک کی اتنی استطاعت نہیں تھی کہ وہ مہنگے ہوٹلوں میں ٹھہر سکتا اور سستے ہوٹلوں میں رکنا اسے گوارا نہیں تھا۔ پھر ہوٹل میں دوسروں کی نظروں میں آنے کا امکان رہتا تھا۔ اس لیے اس نے جین کے مشورے پر یہ چھوٹا سا مکان کرائے پر لے لیا تھا۔ یہاں وہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر سکون سے رہ سکتے تھے۔ جیک کو خدشہ تھا کہ کہیں راجر میئر کے قتل کا پول نہ کھل جائے اور قانون ان کا پیچھا کرتا ہوا یہاں تک نہ آجائے۔ انہوں نے اپنے سارے قیمتی اور اچھے لباس پیک رکھے تھے اور وہ یہیں سے خریدے ہوئے سستے لباس استعمال کر رہے تھے۔ جیک نے معلوم کیا تھا، سان ڈیاگو تک جانے کے تین طریقے تھے۔ ایک وہ پانامہ کے راستے بحرالکاہل تک جا کر کوئی کروز رشپ پکڑیں جو سان فرانسسکو جا رہا ہو۔ اس وقت تک نہر پانامہ مکمل نہیں ہوئی تھی۔ البتہ اس کی تعمیر کا آغاز ہو گیا تھا۔ یہ سفر سب سے مختصر ثابت ہوتا، وہ دو ہفتے میں سان ڈیاگو پہنچ سکتے تھے۔ مگر اس میں خرچ سب سے زیادہ تھا۔

دوسرا طریقہ ٹرین کا تھا۔ یہ زیادہ وقت لیتا کیونکہ اس وقت تک فلوریڈا سے کوئی ریل لائن براہِ راست سان فرانسسکو تک نہیں جاتی تھی بلکہ یہ لائن واشنگٹن کی طرف سے جاتی تھی یوں سفر بہت طویل ہو جاتا اس میں زیادہ وقت اور زیادہ پیسا لگتا۔ پھر ٹرین میں اتنا طویل سفر بہت تھکن والا ہو جاتا۔ اگر وہ رکتے ہوئے جاتے تو اس کا مطلب ہوتا مزید خرچ۔ سب سے کم خرچ طریقہ زمینی راستے سے سفر کا تھا۔ وہ میکسیکو تک فیری میں سفر کرتے اور اس کے بعد وہ کوچز میں سفر کرتے ہوئے سان ڈیاگو پہنچ سکتے تھے۔ اس سفر میں خرچ سب سے کم ہوتا مگر یہ سب سے زیادہ جوکھم بھرا اور خطرات سے پُرسفر تھا۔ جس ٹریولنگ ایجنٹ سے جیک اور جین نے بات کی تھی اس نے یہ تینوں طریقے اس کے سامنے رکھ دیے تھے۔ اس نے جین کی طرف دیکھا اور بولا۔ ''مسٹر برینسن اتنی خوب صورت بیوی کے ساتھ میں آپ کو تیسرا طریقہ استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دوں گا۔ میکسیکو اور امریکا دونوں جگہوں پر ڈاکو سرگرم ہوتے ہیں اور وہ لوٹ مار کے ساتھ ملنے والی حسین خواتین کو بھی اٹھا لے جاتے ہیں۔''

کروز رشپ سے دو افراد کا خرچ کم سے کم بھی پانچ سو پاؤنڈز تھا جب کہ ٹرین کا خرچ بھی تقریباً اتنا ہی تھا۔ البتہ فیری اور زمینی راستے سے سفر کی صورت میں خرچ تین سو پاؤنڈز ہو جاتا۔ حقیقت تو یہ تھی کہ اب ان کے پاس اتنی رقم بھی نہیں بچی تھی۔ جین کے پاس جو زیور تھا اس میں نقلی پتھر جڑے ہوئے تھے اور ان کی قیمت سو پاؤنڈز بھی نہیں تھی۔ اس کے پاس سب سے قیمتی چیز اس کی شادی کی انگوٹھی تھی۔ مگر جیک نے اسے فروخت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جین نے کہا۔ ''اس کے بدلے شاید دو سو پاؤنڈز مل جائیں، اس صورت میں ہم ٹرین سے سفر کر سکیں گے۔''

''نہیں، ہمیں کوئی اور طریقہ سوچنا ہوگا۔''

وہ اپنے مکان میں ڈنر کر رہے تھے اور یہ آلو گاجر کے سوپ کا معمولی سا ڈنر تھا۔ وہ اپنی جمع پونجی خرچ کرنے میں حد درجے کفایت شعاری دکھا رہے تھے۔ اس وقت بھی وہ اسی بارے میں بحث کر رہے تھے۔ جین نے کہا۔ ''تب ایک ہی طریقہ رہ جاتا ہے۔''

''کون سا طریقہ؟''

''ہم جوا کھیلیں گے اور اس سے رقم کمائیں گے۔''

جین نے چند دن پہلے بھی یہ تجویز پیش کی تھی مگر جیک نے توجہ نہیں دی تھی۔ آج پھر اس نے کہا۔ جیک نے ملائمت سے جواب دیا۔ ''جوئے میں جیت کے ساتھ ہار بھی ہوتی ہے اور ہمارے پاس لگانے کے لیے زیادہ رقم نہیں ہے۔''

''ہم جیتیں گے۔'' جین نے کہا۔

''وہ کیسے؟''

''اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے مخالفوں کے پاس کون سے پتے ہیں تو کیا جیت تمہاری نہیں ہوگی۔''

''ہاں۔'' جیک نے اس کی بات پر غور کیا۔ ''مگر مجھے کیسے علم ہوگا؟''

''میں تمہیں بتاتی ہوں۔'' جین نے کہا اور کھڑی ہو

www.urdupalace.com

گئی۔ ''سمجھ لو تم جوئے کی میز پر ہو اور ان تین کرسیوں پر تمہارے مخالف کھلاڑی ہیں۔'' اس نے میز کے باقی تین اطراف میں رکھی کرسیوں کی طرف اشارہ کیا۔ ''میں ساقی ہوں اور تم چاروں کو شراب دے رہی ہوں۔'' اس نے کیتلی اٹھا کر شراب فرضی گلاسوں میں ڈالنے کا مظاہرہ کیا۔ ''اس کے ساتھ ساتھ میں ان کے پتے بھی دیکھ رہی ہوں۔''

جیک نے سر ہلایا اور نقطہ اٹھایا۔ ''تم مجھے کیسے بتاؤ گی۔''

جین مسکرائی۔ ''ساقی اگر حسین ہو تو ناز و ادا بھی دکھاتی ہے۔ اگر میں رخسار کے ساتھ اپنے بالوں کی لٹ کر پیچھے کروں تو تم سمجھ لینا کہ اس کے پاس اِکا ہے۔ دو اِکّے ہونے کی صورت میں، میں لٹ دوبار سنواروں گی، اگر میں اپنے بُندے کو چھوؤں تو اس کا مطلب ہوگا کنگ، مسکرانے کا مطلب ہوگا کوئن اور اگر میں گلے پر انگلی پھیروں تو اس کا مطلب ہوگا تم سامنے والے کو مار سکتے ہو۔''

''ٹھیک ہے مگر اس میں خطرہ ہے، جواری ہوشیار ہوتے ہیں، کسی کو تم پر شک ہو سکتا ہے۔''

''کیسے، اگر ہوا بھی تو کسی کے پاس کیا ثبوت ہوگا؟'' جین نے سوال کیا۔ ''میں کہہ دوں گی میں غیر ارادی ایسا کر رہی تھی۔''

''جوئے خانے میں ہم ایسی کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔''

''میں جانتی ہوں یہاں بعض لوگ ایک رات کے لیے گھر کرائے پر دیتے ہیں اور وہاں دولت مند جوا کھیلنے آتے ہیں۔''

''مکان کون تلاش کرے گا؟'' جیک نے نفی میں سر ہلایا۔ ''میں یہاں کسی کو نہیں جانتا۔''

''یہ تم مجھ پر چھوڑ دو اگر تم راضی ہو تو؟''

جیک سوچ میں پڑ گیا۔ وہ تاش کے کھیلوں سے اچھی طرح واقف تھا اور ہلکا پھلکا جوا بھی کھیل چکا تھا۔ مگر وہ عادی جواری نہیں تھا اور اس قسم کا کام کبھی نہیں کیا تھا مگر انہیں رقم کی بھی اشد ضرورت تھی۔ اگر ان کی جمع پونجی ختم ہو جاتی تو وہ جلد فٹ پاتھ پر آ جاتے۔ یہ شاید آخری موقع تھا۔ مجبوراً اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

☆☆☆

اس چھوٹے سے مکان کے ایک کمرے میں چار افراد میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک جیک تھا اور اس نے اپنا سب سے بہترین سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کے منہ میں ہوانا سگار دبا ہوا تھا۔ باقی تین افراد بھی لباس اور انداز سے ذی حیثیت لگ رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں پتے اور سامنے شراب کے گلاس تھے۔ بنی سنوری جین کمرے میں آئی۔ اس کے ہاتھ میں قدیم عربی طرز کا جگ نما برتن تھا جس میں شراب تھی۔ ان چاروں کے گلاس خالی ہو چکے تھے اور اس نے پوچھے بغیر ان کے گلاسوں کو بھرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ ان کے پتے بھی دیکھ رہی تھی۔ پہلے آدمی کا گلاس بھر کر اس نے مسکرا کر جیک کو دیکھا اور پھر اپنے رخسار تک آئی لٹ چھوئی۔ وہ دوسرے کے پاس آئی، اس کا گلاس بھرا اور گلے پر کاٹنے کا اشارہ کیا۔ یعنی اس آدمی کے پتے سب سے کمزور تھے۔ تیسرے کے پاس سب سے بہترین پتے تھے اور جین نے اس سے محتاط رہنے کا اشارہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کمرے سے نکل گئی۔

جیک جان گیا تھا کہ اس کے مخالفوں کے پاس کون سے پتے ہیں اس لیے بازی جیتنا اس کے لیے زیادہ مشکل نہیں ہوا تھا۔ اس نے سو پاؤنڈز لگائے تھے اور اب اس کے سامنے سات سو پاؤنڈز تھے۔ جس کے پاس سب سے بہترین پتے تھے، وہ جیک کی فتح پر ناخوش اور نا مطمئن تھا۔ جیک نے پورے اعتماد سے اسے شو کرنے کو کہا اور اس نے ہتھیار ڈال دیے تھے اگر وہ پتے شو کرالیتا تو جیت اسی کی ہوتی۔ دوسری بازی شروع ہوئی اور کچھ دیر بعد جین اندر آئی۔ اس نے کھلاڑیوں کے گلاس بھرے اور پھر ان کے پتے دیکھ کر جیک کو مطلع کر رہی تھی کہ اچانک نا مطمئن کھلاڑی نے اٹھ کر جین کو کلائی سے پکڑتے ہوئے دیوار سے لگایا اور بولا۔ ''یہ اشارے دے رہی ہے۔''

''کسے؟'' دوسرے نے پوچھا۔

''اسے۔'' آدمی نے جیک کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے جین کو بہت سختی سے پکڑا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں تھے۔ جیک اب تک اس سے انجان بنا ہوا تھا مگر جین کی تکلیف اس سے برداشت نہیں ہوئی اور اس نے آدمی سے کہا۔

''میری بیوی کو چھوڑ دو۔''

''اوہ تو یہ اس کی بیوی ہے۔'' آدمی نے کہتے ہوئے جین کو بالوں سے پکڑ لیا۔ معاملہ جیک کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا۔ وہ اٹھ کر اس آدمی پر ٹوٹ پڑا اور اسے چند مُکے مارنے میں بھی کامیاب رہا مگر وہ لڑنے والا آدمی نہیں تھا۔ باقی تین دولت مند ہی نہیں چھٹے ہوئے بدمعاش بھی تھے۔

www.urdupalace.com

انہوں نے پہلے اسے بے بس کیا اور پھر مار مار کر ادھ موا کر دیا۔ جین نے اسے بچانے کی کوشش کی تو اسے بھی چند ہاتھ پڑے تھے۔ اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا۔ اس کے بعد وہ آگے نہیں آئی۔ دل بھر کر جیک کی مرمت لگانے کے بعد انہوں نے اسے اٹھایا اور لا کر سیڑھیوں سے نیچے دھکیل دیا۔ وہ لڑھکتا ہوا نیچے تک گیا اور وہیں بے دم پڑا رہ گیا۔ اس نے ڈوبتی آنکھوں نے آخری منظر دیکھا کہ ایک آدمی اس کی بیوی کو پکڑ کر اس سے دست درازی کر رہا تھا اور دوسرا مکان کا دروازہ بند کر رہا تھا۔ اس کے بعد جیک کو ہوش نہیں رہا۔

جیک کو ہوش آیا تو اوپر دروازہ بدستور بند تھا۔ کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور اندر سے جین نکلی۔ اس کا لباس جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ اس کے چہرے اور ہاتھوں پر خراشیں نمایاں تھیں۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی۔ جیک نے اس کی طرف ہاتھ اٹھایا مگر وہ اس کی طرف دیکھے بغیر چلی گئی۔ کچھ دیر بعد جیک ہمت کر کے اٹھا اور اس کے پیچھے روانہ ہوا۔ جین گھر میں تھی اور اس سے آنکھیں ملانے سے گریز کر رہی تھی۔ خود جیک بھی اس کی طرف نہیں دیکھ پا رہا تھا۔ پھر وہ جا کر بستر پر پڑ گئی اور جیک نشست گاہ میں بیٹھا رہا۔ اگلی صبح وہ دونوں کچن کی میز پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ جیک نے کہا۔ ''تو یہ انجام ہوا ہماری کوشش کا؟''

''مجھے دکھ اپنی بے حرمتی کا نہیں ہے۔'' جین نے تلخی سے کہا۔ ''مجھے دکھ تمہاری جذباتیت کا ہے۔ تم نے مجھے بیوی تسلیم کر لیا۔''

''تو اور کیا کرتا اپنے سامنے تمہارے ساتھ زیادتی ہوتے دیکھتا۔''

''وہ تو ہو گئی۔'' جین طنزیہ انداز میں ہنسی۔ ''اور تم کچھ نہ کر سکے۔''

اس ذلت پر جیک کا دل چاہ رہا تھا کہ زمین شق ہو جائے اور وہ اس میں سما جائے۔ اس نے گھٹی گھٹی آواز میں کہا۔ ''میں کیا کرتا؟ انہوں نے مجھے بے بس کر دیا تھا۔ مجھے ہوش نہیں رہا تھا۔''

''تم ہوش میں ہوتے تب بھی کیا کر لیتے۔'' جین کا لہجہ مزید زہریلا ہو گیا۔ ''شکر کرو انہوں نے یہ سب تمہارے سامنے نہیں کیا۔''

''میں ان لوگوں کو چھوڑوں گا نہیں۔''

''کیا فائدہ اگر تم انہیں تلاش کر کے قتل بھی کر دو تب بھی میری کھوئی عزت واپس نہیں آئے گی۔''

جیک ایک عام شخص تھا۔ ایک مہینے پہلے تک اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ اسے ایسے حالات سے گزرنا پڑے گا۔ اس کی بیوی اسے دھوکا دے کر بھاگ جائے گی اور اس کے ہوتے ہوئے کسی اور سے شادی کی تیاری کر لے گی۔ پھر ملنے پر ایک جاسوس ان کے پیچھے لگ جائے گا۔ انجام کار وہ جیک کے ہاتھوں مارا جائے گا اور اب اسے یہ صدمہ بھی سہنا پڑا کہ کچھ لوگوں نے ان کے کیے کی سزا یوں دی اور اس کی بیوی کو زیادتی کا نشانہ بنایا۔ اس کے پاس دولت، حیثیت، مرتبہ اور اب عزت کچھ بھی نہیں رہی تھی۔ اس نے اٹھ کر اپنا پستول نکالا اور باہر جانے لگا تو جین نے کہا۔ ''بیکار ہے، وہ تینوں انگریز تھے اور میں نے خود سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ چند گھنٹوں بعد ان کا جہاز برطانیہ جانے والا ہے۔ وہ اس وقت تک ہوانا سے بہت دور نکل گئے ہوں گے۔ کیا تم اُن کے پیچھے برطانیہ جاؤ گے۔''

جیک نے اس کی طرف دیکھا اور باہر نکل گیا۔ مگر وہ اس مکان کی طرف نہیں گیا تھا۔ وہ ہوانا کی گلیوں میں گھومتا رہا۔ یہاں رات جاگتی تھی مگر دن میں گلیاں سونی تھیں۔ البتہ سیاح خوش و خرم گھوم پھر رہے تھے۔ کہیں موسیقی پر ناچ رہے تھے اور کہیں کھا پی رہے تھے۔ سیاح وطن سے دور خوشیوں کے ان لمحات کو سمیٹ رہے تھے۔ وہ ان کے درمیان میں پھرتا رہا۔ وہ ایک اعلیٰ درجے کی تفریح گاہ کے سامنے سے گزرا تو اس نے مادرے ڈی فلپ کو اندر سے ایک حسین عورت کے ساتھ نمودار ہوتے دیکھا۔ وہ نشے میں لڑکھڑا رہا تھا اور مسرور نظر آ رہا تھا۔ وہ عورت کے ساتھ بگھی میں بیٹھا اور وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اس کی رات یقیناً اس عورت کے ساتھ اسی تفریح گاہ میں گزری تھی۔ جیک اسے جاتے دیکھ رہا تھا۔ مادرے سے صرف ایک عورت چھنی تھی اور اس نے فوراً دوسری کا بندوبست کر لیا مگر اس کا سب چھن گیا تھا اور تب اسے خیال آیا کہ کاش جین اس کی زندگی میں نہ آئی ہوتی۔

☆☆☆

اس واقعے کو تیسرا دن تھا۔ اس کے بعد سے نہ تو جین اس کے پاس آئی تھی اور نہ خود اس نے اسے چھوا تھا۔ دونوں کے درمیان اجنبیت کی دیوار سی آ گئی تھی۔ جیک صبح گھر سے نکل جاتا اور عام طور سے شام کو یا رات کو واپس آتا تھا۔ جب بدمعاشوں نے اسے مارا پیٹا تھا تو اس کی جیتی رقم بھی چھین لی تھی۔ اب رہی سہی رقم بھی تیزی سے ختم ہو رہی تھی اور جیک سوچ رہا تھا کہ اپنی کچھ چیزیں فروخت کر دے۔

www.urdupalace.com

مگر یہ مسئلے کا حل نہیں تھا۔ مسئلے کا حل وہ رقم تھی جو سان ڈیا گو کے کسی بینک میں پڑی تھی اور اسے حاصل کرنے کے لیے وہاں جانا لازمی تھا۔ جین کا جانا ضروری تھا اور وہ اکیلی نہیں جا سکتی تھی۔ اس نے جیک کو بتایا کہ اس نے مادرے ڈی فلپ سے بھی روابط اسی لیے بڑھائے تھے کہ وہ اسے ہنی مون کے لیے سان ڈیا گو جانے پر آمادہ کر لیتی اور وہاں پہنچ کر ایک بار رقم حاصل کر لیتی تو پھر آزاد ہوتی۔

مگر اس کا موقع ہی نہیں آیا تھا۔ جب اس نے جیک سے شادی کی تو چالاکی سے اسے سان ڈیا گو چلنے پر آمادہ کر لیا۔ اس نے جان بوجھ کر اس بینک میں اکاؤنٹ کھلوایا جس کی ایک شاخ ہوانا میں بھی تھی۔ جب وہ جیک کی رقم لے کر فرار ہوئی تو اس نے ہوانا پہنچتے ہی ساری رقم اس بینک کے ذریعے سان ڈیا گو بھجوا دی تھی۔ اس کا ارادہ رقم نکلوا کر سان فرانسسکو یا نیو یارک جانے کا تھا۔ سرمایہ کاری کے نقطہ نظر سے یہ دونوں شہر بہترین تھے۔ ستائیس ہزار پاؤنڈز اتنی بڑی رقم تھی کہ وہ اس سے حاصل ہونے والے نفع سے بھی آرام سے گزارا کر سکتی تھی۔ اس نے یہ سب جیک کو پیلس سے نکلنے کے بعد ہوانا کی طرف جاتے ہوئے بتایا تھا۔

جیک شام کو آیا تو جین نے اس کے سامنے کھانا اور شراب کی بچی ہوئی بوتل رکھ دی۔

''اس کے بعد گھر میں نہ کھانے کو کچھ ہے اور نہ پینے کو۔''

جیک تلخی سے مسکرایا اور کھانے میں مصروف ہو گیا۔ اچانک جین نے چیخ ماری۔ ''چوہا...... میں اِن چوہوں سے عاجز ہوں۔''

''میں ان کو مارنے والی دوا لاتا ہوں۔'' جیک نے کہا۔ ''ساتھ ہی صبح کے لیے کچھ کھانے کو لے آؤں گا۔''

''خدا کے لیے میری ان سے جان چھڑاؤ۔'' جین نے ایک موٹے چوہے کو چپچ کھینچ کر مارا، وہ میز کے اوپر چڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ چوہا اچھل کر بھاگا۔ جیک کھانا ختم کر کے باہر آیا، اس نے صبح ناشتے کے لیے ایک ڈبل روٹی اور چوہے مار زہر لیا۔ زہر سفید سفوف کی شکل میں تھا۔ دکاندار نے اسے خبردار کیا۔

''اسے کھانے پینے کی چیزوں سے دور رکھنا، یہ بہت زود اثر ہے۔ ایک گرام کی مقدار میں بھی مہلک ثابت ہوگا۔ اگر کوئی غلطی سے کھالے تو فوراً ڈاکٹر کے پاس جائے۔''

جیک گھر آیا اور دونوں چیزیں جین کے حوالے کیں۔ اس نے اسے زہر کے بارے میں خبردار کیا۔ جین نے زہر ان جگہوں کے آس پاس چھڑک دیا جہاں سے چوہے آتے تھے۔ وہ کچھ بے چین تھی۔ اس نے جیک سے کہا۔ ''تم نے میرا جیولری باکس دیکھا ہے۔''

''ہاں۔'' جیک نے کہا اور کمرے میں آیا جہاں جیولری باکس ایک شیلف میں اوپر رکھا تھا، وہ لے کر باہر آیا تو جین چادر اوڑھے کہیں جانے کو تیار تھی۔ اس نے گھڑی کی طرف دیکھا جو ساڑھے نو بجا رہی تھی۔ ''تم اس وقت کہاں جا رہی ہو؟''

''باہر۔'' وہ بولی۔ ''میرا دم گھٹ رہا ہے، میں ذرا تازہ ہوا لینے جا رہی ہوں۔''

''اس وقت باہر جانا اکیلی عورت کے لیے بہت خطرناک ہوتا ہے۔ ہوانا اچھی جگہ نہیں ہے۔''

''میں زیادہ دور نہیں جاؤں گی۔'' جین نے کہا اور باہر نکل گئی۔

اس کے جانے کے بعد جیک کچھ دیر سوچتا رہا پھر اپنا کوٹ اٹھاتے ہوئے وہ بھی باہر نکل گیا۔ جین گلی کے سرے پر مڑ رہی تھی۔ جیک کوٹ پہنتے ہوئے اسی طرف چل پڑا۔ آگے بڑی سڑک تھی اور اس پر خاصا ہجوم تھا اس لیے اسے جین کا پیچھا کرنے میں زیادہ دشواری پیش نہیں آئی۔ وہ ٹہل نہیں رہی تھی بلکہ تیز قدموں سے چل رہی تھی اور وہ جس طرح گلیاں مڑ رہی تھی اس سے لگ رہا تھا کہ اسے اپنی منزل کا بخوبی علم تھا۔ پھر وہ ایک گلی میں مڑی تو جیک چونکا۔ یہ جگہ قحبہ خانوں کے لیے مشہور تھی۔ گلیوں میں انفرادی پیشہ کرنے والی عورتیں ٹہل رہی تھیں اور آتے جاتے لوگوں کو متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ چند ایک نے جیک کو بھی روکنا چاہا مگر وہ دھیمے لہجے میں ان سے معذرت کرتا ہوا اس مکان کی طرف بڑھا جس کے صدر دروازے پر جین کھڑی ایک آدمی سے بات کر رہی تھی۔

پھر وہ اندر چلی گئی۔ مکان کے سامنے موجود آدمی بتانے کے لیے کافی تھا کہ اندر کیا ہو رہا ہے؟ جیک پاس پہنچا تو اس نے جیک کے لباس اور معزز حلیے کی وجہ سے ادب سے اس کے لیے دروازہ کھول دیا۔ باہر گلی میں بجنے والی موسیقی کا شور تھا۔ مگر یہاں شور نسبتاً کم تھا۔ جیک سیڑھیاں اتر کر ایک چھوٹے سے ہال میں آیا جس میں کئی طرف سے سیڑھیاں اوپری فلورز کی طرف جا رہی تھیں اور وہاں جگہ جگہ نیم عریاں عورتیں گھوم رہی تھیں۔ آنے والے مردان کو ٹٹولتی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ جس کو جو عورت پسند آتی وہ اسے اپنے ساتھ اوپر لے جاتی تھی۔ جین شاید یہاں باہر

www.urdupalace.com

سے آنے والی واحد عورت تھی۔ شاید اسی لیے کچھ مرد اسے استہزائیہ انداز میں دیکھ رہے تھے اور ان کی نظروں سے جیک کو پتا چلا کہ وہ کہاں تھی۔ وہ ایک طرف سیڑھیاں چڑھ کر اوپر جا رہی تھی۔ جیک اس کے پیچھے لپکا کیونکہ اگر وہ اوپر کسی کمرے میں چلی جاتی تو جیک پتا نہیں چلا سکتا تھا کہ وہ کہاں گئی ہے؟ اسے نظروں میں رکھنا لازمی تھا۔

گول ستون کے ساتھ گھومتی سیڑھیاں اوپر ایک بالکونی میں کھل رہی تھیں۔ جیک بالکونی میں جانے لگا تھا کہ اس کی چھٹی حس نے خبردار کیا اور وہ رک گیا۔ پھر اس کی نظر بالکونی کی چھت سے لگے کرسٹل کے فانوس پر گئی۔ اس کے شیشوں میں اسے بالکونی کے آخری سرے اور راہداری کے آغاز پر کھڑی جین دکھائی دی وہ اسی سمت دیکھ رہی تھی۔ اگر جیک ذرا سا آگے نکلتا تو اس کی نظروں میں آجاتا۔ اچانک کسی نے جین کو پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا۔ جیک ایسا کرنے والے کو دیکھ نہیں سکا تھا۔ فانوس کے شیشوں میں عکس بہت چھوٹا سا نظر آرہا تھا۔ اسے بس سنہرے بالوں والے مرد کی ایک جھلک سی دکھائی دی۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ راہداری کے سرے پر پہنچ کر اس نے دیکھا۔ دائیں طرف موجود ایک دروازہ ذرا سا کھلا ہوا تھا۔ اوپر کا فلور چاروں طرف سے کھلا ہوا تھا اس لیے باہر ہونے والا شور اندر زیادہ سنائی دے رہا تھا۔ وہ دبے قدموں آگے آیا اور اس نے اندر جھانکا تو اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا۔

☆☆☆

جین تیز قدموں سے چل رہی تھی۔ وہ مکان تک پہنچی جو اصل میں ایک اونچے درجے کا قحبہ خانہ تھا جہاں صرف دولت مند مرد ہی جا سکتے تھے اور وہاں کسی عورت کی آمد حیرت انگیز ہی سمجھی جاتی۔ تبھی دروازے پر موجود آدمی نے اسے روک دیا۔ ''اندر کیوں جا رہی ہو؟''

''مجھے مسٹر گلبرٹ رائٹ سے ملنا ہے۔''

''کیا وہ یہاں مقیم ہے؟''

''بالکل اس نے مجھے یہیں کا پتا دیا تھا۔''

''ٹھیک ہے تم اندر جا کر دیکھ سکتی ہو۔'' آدمی نے اسے اجازت دی اور پھر خبردار کیا۔ ''مگر اندر جا کر کسی کو گاہک بنانے کی کوشش مت کرنا یہاں باہر سے آنے والیوں کو دھندا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔''

''میں صرف گلبرٹ رائٹ سے ملنے آئی ہوں۔'' جین نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ کہا۔ ''میں ایک شریف عورت ہوں۔''

آدمی معنی خیز انداز میں مسکرانے لگا مگر اس نے جین کے لیے دروازہ کھول دیا۔ وہ اندر آئی جہاں بے شمار مرد اور عورتیں تھیں۔ مگر کوئی کسی کی طرف توجہ نہیں دے رہا تھا۔ جین سیڑھیوں کی طرف آئی اور اوپر بڑھی۔ بالکونی میں آکر اس نے دائیں بائیں دیکھا اور پھر اندازے سے دائیں طرف بڑھی۔ بالکونی ایک راہداری پر ختم ہو رہی تھی اور اس کے دونوں طرف کمرے تھے۔ ایک لمحے کو جین کی نظر نیچے ہال کی طرف گئی تو اس نے ایک مرد کو ستون کے پیچھے جاتے دیکھا جہاں سے سیڑھیوں کا آغاز ہو رہا تھا۔ اسے لگا کہ مرد جیک جیسا کوٹ پہنا ہوا ہے، اس نے کوٹ کی جھلک دیکھی تھی۔ مرد اوپر آرہا تھا اور جین سیڑھیوں کے آغاز کی طرف دیکھ رہی تھی۔ مرد ابھی تک نمودار نہیں ہوا اور پھر اچانک کسی نے اسے پکڑ کر کھینچا اور اس سے پہلے وہ سنبھلتی، گلبرٹ اسے کھینچتا ہوا ایک کمرے میں لے جا چکا تھا۔

''تم اب آرہی ہو۔'' وہ غرایا۔ ''میں پورے ایک ہفتے سے انتظار کر رہا ہوں۔''

گلبرٹ نے اسے دیوار سے لگا لیا تھا اور پورے جسم سے دبا رہا تھا۔ اس کے چہرے اور انداز میں جارحیت نمایاں تھی۔ ''مجھے موقع نہیں ملا تھا۔'' جین کراہی۔ ''پلیز مجھے درد ہو رہا ہے۔''

''درد تو تمہیں ہوگا۔'' گلبرٹ نے تیز سانسوں کے ساتھ کہا۔ ''آخر تم کب اس شخص سے جان چھڑا کر میرے پاس آؤ گی۔''

''تم جانتے ہو ابھی میرا انتقام پورا نہیں ہوا ہے۔''

''بھاڑ میں گیا تمہارا انتقام۔'' گلبرٹ غرایا۔ ''میں یہاں اس قحبہ خانے میں پڑا ہوں۔ ستائیس ہزار پاؤنڈز کی خطیر رقم کے ہوتے ہوئے تم اس حلیے میں گھوم رہی ہو۔ اب میں مزید انتظار نہیں کر سکتا۔''

''ہم جائیں گے؟''

''کب...... آخر کب؟'' گلبرٹ نے کہتے ہوئے چاقو نکال لیا اور جین کی نازک گردن پر رکھ دیا۔ ''یہ مت سمجھنا کہ تم مجھے دھوکا دے سکتی ہو۔ تمہاری زندگی کا پہلا اور آخری مرد میں ہی ہوں۔ جس دن تم نے مجھے دھوکا دینے کی کوشش کی وہ تمہاری زندگی کا آخری دن ہوگا۔''

جین کسمسائی۔ ''تم جانتے ہو میں صرف انتقام کے لیے جیک کی طرف بڑھی اور اس کی بیوی بنی۔ مگر جب تک وہ زندہ ہے میں یہاں سے نہیں جا سکتی۔''

''اب تمہاری عافیت اسی میں ہے کہ جلد اس کی بیوہ

www.urdupalace.com

بن جاؤ۔'' گلبرٹ بولا۔ ''آج ہی اس کا کام تمام کر دو۔ اگر تم اکیلے نہیں کر سکتیں تو میں آ جاتا ہوں۔''

''تم......!'' جین گھبرا گئی۔ ''تم نہیں آؤ گے۔''

''تب اسے خود مار دو مگر اب میں مزید اسے تمہارے نزدیک برداشت نہیں کر سکتا۔'' گلبرٹ کا لہجہ وحشت زدہ ہو گیا۔ ''میں قسم کھا رہا ہوں میں اسے قتل کر دوں گا۔ اگر وہ کل صبح تک زندہ رہا تو میں اس چاقو سے اسے اور تمہیں دونوں کو قتل کر دوں گا۔''

''میں اسے آج رات ہی مار دوں گی۔'' جین نے کہا تو گلبرٹ کی وحشت کم ہوئی تھی، اس کا انداز بدل گیا۔

''تم جانتی ہو میں تم سے محبت کرتا ہوں۔''

''میں بھی صرف تم سے محبت کرتی ہوں۔'' جین کا لہجہ سنجیدہ تھا۔ ''ورنہ میرے لیے کیا مشکل تھا کہ میں جیک کے ساتھ سان ڈیاگو چلی جاتی۔''

اس کی بات پر گلبرٹ خوش ہوا تھا۔ ''ہم امریکا جائیں گے اور ایک نئی زندگی کا آغاز کریں گے وہاں بھی فنکاروں کی بہت پذیرائی ہوتی ہے۔''

''ہم اپنی کمپنی کھول سکتے ہیں۔'' جین نے کہا تو گلبرٹ مزید خوش ہو گیا۔

''ہاں جب دولت ہو تو آدمی ہر کام کر سکتا ہے۔''

جین نے اپنی گر جانے والی چادر اٹھائی۔ ''اب مجھے جانا ہوگا۔ میں جیک سے کہہ کر آئی ہوں کہ میں ہوا خوری کے لیے جا رہی ہوں اور جلدی آ جاؤں گی۔''

گلبرٹ نے اس کی چادر واپس کھینچ لی۔ ''اب اس کی پروا کرنے کی ضرورت نہیں ہے، سمجھ لو وہ ایک مردہ شخص ہے۔''

تب جین نے ذرا سے کھلے دروازے سے باہر کسی کی جھلک دیکھی۔

☆☆☆

جیک شور کی وجہ سے اندر ہونے والی گفتگو کا ایک لفظ بھی نہیں سن سکا تھا مگر اسے سننے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ اس نے جو دیکھ لیا تھا وہی کافی تھا اور اب سارا کھیل اس کی سمجھ میں آ گیا تھا۔ اسے راجر کو شناخت کرنے میں دشواری پیش نہیں آئی تھی۔ جب جین نے نیچے گر جانے والی چادر اٹھائی تو وہ جلدی سے پلٹ گیا تھا۔ نیچے آتے ہوئے اس نے پہلے بالکونی کی طرف دیکھا اور جب جین وہاں سے نمودار نہیں ہوئی تو وہ تیزی سے باہر نکل آیا تھا۔ اب سب کھل گیا تھا اس کے باوجود اس کے اندر خواہش تھی کہ جین اس کے تعاقب سے واقف نہ ہو۔ وہ گلیوں سے ہوتا ہوا گھر آ گیا تو خود کو ٹوٹا ہوا اور بکھرا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ آج اس کی آخری آس بھی ٹوٹ گئی تھی۔ وہ کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ پھر اسے پستول کا خیال آیا اور اس نے پستول نکال لیا۔ وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر کنپٹی سے لگا لیا۔ اس کی انگلی لبلبی پر تھی کہ دروازے پر آہٹ ہوئی، اس نے جلدی سے پستول ہٹاتے ہوئے کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ جین اندر آئی اور اسے کوٹ میں دیکھ کر پوچھا۔

''تم بھی باہر گئے تھے؟''

''ہاں، میں نے سوچا کہ میں بھی ہوا کھا آؤں۔'' جیک نے کہتے ہوئے گھڑی کی طرف دیکھا جو ساڑھے دس بجا رہی تھی۔ ''تم بہت دیر سے آئیں۔''

''ہاں دور نکل گئی تھی۔ واپس آنے میں دیر لگی۔''

''آدمی جب دور نکلتا ہے تو اسے آنے میں دیر لگتی ہے لیکن آدمی آنا ہی نہ چاہے......'' جیک بولتے بولتے رک گیا۔ جین نے چادر اتارتے ہوئے پوچھا۔

''چائے پیو گے؟''

''ہاں۔'' جیک نے سر ہلایا تو جین نے چولہے پر چائے چڑھا دی اور پھر برتنوں کے خانے سے پرچ پیالیاں نکالنے لگی۔ وہ چولہے اور جیک کے درمیان میں تھی۔

''تم کہاں گئے تھے؟''

''جگہ کا تو نہیں معلوم لیکن مجھے وہاں جانا نہیں چاہیے تھا۔'' جیک نے جواب دیا۔ ''یہ میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی۔''

کیتلی سے بھاپ نکلنے لگی۔ جین پیالیوں میں چائے نکالنے لگی اور پھر اس نے لا کر میز پر رکھ دی۔ وہ دونوں ہی بغیر دودھ اور چینی کے چائے پیتے تھے۔ جیک نے اپنی پیالی کی طرف دیکھا اور پرچ سمیت اسے کھینچ لیا۔ جین اسے دیکھ رہی تھی۔ اس نے ابھی تک اپنی پیالی نہیں اٹھائی تھی۔ اس نے پھر پوچھا۔ ''تم کہاں گئے تھے؟''

''جہاں تم گئی تھیں۔''

جین کی آنکھیں جھلملانے لگی تھیں۔ ''کیوں گئے تھے؟''

''تاکہ میں پوری طرح حقیقت دیکھ سکوں جو مجھ سے آج تک چھپا ہوا تھا وہ دیکھ سکوں۔''

''تم اوپر آئے تھے؟''

''ہاں اور میں نے اسے بھی دیکھا جسے میں اپنے ہاتھ سے مار چکا تھا۔''

www.urdupalace.com

جین نے گہری سانس لی۔ ''تو تم سب جان گئے ہو؟''

''نہیں، مجھے لگ رہا ہے میں ابھی بھی بہت کچھ نہیں جانتا۔ یہ سب جو میرے سامنے ایک اسٹیج شو کی طرح چل رہا ہے۔'' جیک نے ہاتھ لہرایا۔ ''اس پردے کے پیچھے کیا ہے میں نہیں جانتا۔''

''تم کیا جاننا چاہتے ہو؟''

''آخر تم نے میرا انتخاب ہی کیوں کیا؟''

''کیونکہ تم دولت مند تھے۔''

''جھوٹ اگر میں دولت مند تھا تو اب نہیں ہوں تب بھی تم میرے ساتھ ہو آخر کیوں؟''

''اور کیا جاننا چاہتے ہو؟''

''یہ شخص کون ہے، یہ بھی تمہارے ڈرامے کا ایک حصہ ہے۔''

جین نے پیالی اٹھا کر ہونٹوں سے لگائی اور پھر بولی۔ ''ہاں یہ شروع سے میرے ساتھ ہے۔ جب سے میرا باپ مرا میں اسی کے ساتھ ہوں کیونکہ میرا سہارا میرا باپ ہی تھا۔''

جیک نے اب تک اپنی پیالی نہیں اٹھائی تھی۔ اس نے دھیمے لہجے میں اپنا سوال دہرایا۔ ''کیوں آخر کیوں؟ میں ہی کیوں؟''

''تمہیں جان بٹلر یاد ہے؟''

جیک چونکا۔ ''جان بٹلر جس کی خواہش تھی کہ جیکا والی جاگیر اسے دی جائے۔''

''وہ اس کا مستحق تھا۔'' جین نے کہا۔ ''اس نے بہت محنت اور ایمان داری سے تاج برطانیہ کی خدمت کی تھی۔ اس نے اپنی زندگی کے سنہری سال ان کو دیے جب کہ دوسرے سرکاری یا کمپنیوں کی ملازمت کر کے دولت کما رہے تھے۔ آخر وقت میں اس نے اپنی خدمت کا صلہ چاہا تھا مگر دربار میں موجود سازشیوں نے اس سے اس کا حق چھین لیا۔''

''میں کسی بھی سازش میں شامل نہیں تھا۔'' جیک نے صفائی پیش کی۔ ''شاید میں یہ جاگیر قبول نہ کرتا اگر مجھے خدشہ نہ ہوتا کہ اسے نافرمانی سمجھا جائے گا۔ میں لندن میں خوش تھا۔''

جین نے اس کی وضاحت پر کوئی ردِعمل ظاہر نہیں کیا۔ اس نے بات جاری رکھی۔ ''جب جان بٹلر کو اپنی خدمات کا صلہ صاف انکار کی صورت میں ملا تو اس نے ایک رات اپنے کمرے کی چھت سے لٹک کر خودکشی کر لی۔ اس سے اگلی صبح تمہاری لندن سے روانگی تھی۔''

جیک نے گہری سانس لی۔ ''تو تم الزبتھ بٹلر ہو۔''

''ہاں میں الزبتھ بٹلر ہوں۔''

''لیکن تمہاری بہن سارہ بٹلر؟''

''میری کوئی بہن نہیں ہے، وہ صرف ایک اداکارہ تھی۔''

''اور بے آف ہوانا میں ملنے والی لاش۔''

''یہ گلبرٹ کا جھوٹ تھا۔''

''سارہ بٹلر کی لاش؟''

''وہ بھی اسی کا جھوٹ تھا، یہ ساری کہانی اسی نے بنائی ہے۔''

''اور تم نے اس پر عمل کیا؟''

الزبتھ نے سر ہلایا۔ ''ہاں کیونکہ مجھے انتقام لینا تھا۔''

''اور رقم؟''

''گلبرٹ کو اس معاملے میں شامل کرنے کے لیے یہ ضروری تھا۔'' اس نے کہا۔ ''کسی لالچ کے بغیر وہ کہاں مانتا؟''

''کیا تمہارا لالچ کافی نہیں تھا؟''

''نہیں۔'' الزبتھ نے تلخی سے کہا۔ ''مجھ پر تو وہ پہلے ہی تصرف رکھتا تھا۔ تم اوپر آئے تو کیا تم نے اس کا انداز نہیں دیکھا؟''

''پھر یہ ڈراما کیا تھا۔ جوئے سے رقم کمائی جائے اور ہم سان ڈیاگو چلے جائیں۔''

''مقصد تمہیں ذلت اور بے بسی کا احساس دلانا تھا۔'' الزبتھ نے جواب دیا۔ ''وہاں کچھ نہیں ہوا تھا، میں نے ان کی شراب میں پہلے ہی بے ہوشی کی دوا ملا دی تھی اور جب تک وہ تمہیں مار پیٹ کر باہر پھینک کر میری طرف متوجہ ہوئے دوا اثر دکھانے لگی تھی۔ ان میں سے کوئی مجھے انگلی بھی نہیں لگا سکا تھا۔ اپنا حلیہ میں نے خود خراب کیا تھا۔ وہ سب ایک ایک کر کے بے ہوش ہو گئے اور میں ان کی رقم سمیٹ کر وہاں سے نکل آئی۔ تم سے شادی کے بعد کوئی دوسرا مرد میرے پاس نہیں آیا گلبرٹ بھی نہیں۔''

''تمہارے پاس کتنی رقم آئی؟''

''مجھے کل ساڑھے تین ہزار پاؤنڈز ملے۔''

''یعنی اب تم سان ڈیاگو جا سکتی ہو۔''

''سان ڈیاگو جانا کبھی بھی میرا اصل مقصد نہیں رہا۔''

اس دوران میں ایک چوہا لڑکھڑاتا ہوا سنک کے نیچے

www.urdupalace.com

سے نکلا اور کھلی جگہ آ کر ڈھیر ہو گیا۔ اس نے یقیناً زہر کھا لیا تھا۔ جیک نے چوہے کو دیکھا اور بولا۔ ''بہت زود اثر زہر ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے زہر جب جسم میں جاتا ہے تو کیسا محسوس ہوتا ہے؟''

''میں نہیں جانتی، میں نے آج تک کبھی زہر نہیں کھایا۔'' الزبتھ کا لہجہ مرتعش تھا۔

''حالانکہ تم مجسم زہر ہو۔'' جیک نے طنزیہ لہجے میں کہا اور پستول نکال کر سامنے رکھ لیا۔ ''مگر ایسا زہر جسے آدمی ہنسی خوشی پی جائے اور جب مر رہا ہو تب بھی ناخوش نہ ہو۔ لیکن تم جانتی ہو بعض چیزیں زہر اور موت سے زیادہ تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ ایک آدمی جس کا کوئی محور نہ ہو وہ بس ایسے ہی زندگی گزار رہا ہو اور پھر اسے ایک محور مل جائے۔ اسے لگے کہ اس کی زندگی کا ایک مقصد آ گیا ہے اور وہ اس میں مگن ہو پھر اچانک اسے پتا چلے کہ وہ جسے محور سمجھ رہا تھا وہ صرف ایک دھوکا تھا۔ کیا تم اس شخص کی اذیت کا اندازہ کر سکتی ہو؟''

الزبتھ کے رخسار پر آنسو ڈھلک آئے تھے۔ ''نہیں۔''

''ایسا دھوکا دینے والے کی سزا کیا ہونی چاہیے۔''

''اسے قتل کر دیا جائے۔''

جیک نے پستول اٹھا کر اس کی نال سے الزبتھ کی ایک لٹ جو رخسار تک آئی ہوئی تھی اسے ہٹایا اور بولا۔ ''میں خدا کو حاظر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے جان بٹلر کے خلاف کوئی سازش نہیں کی۔ میں نہ تو کبھی اس سے ملا اور نہ ہی کبھی اسے دیکھا اور میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے تم سے بے پناہ محبت کی۔ کوئی چیز بھی میرے دل سے تمہاری محبت ختم نہیں کر سکتی۔'' اس نے پستول کوٹ میں رکھ لیا اور چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے بولا۔ ''یہ زہر بھی نہیں۔''

''نہیں۔'' الزبتھ چیخ مار کر جھپٹی اور اس نے پیالی پر ہاتھ مارا مگر اس دوران میں جیک چائے حلق میں انڈیل چکا تھا۔ ''یہ تم نے کیا کیا؟''

''وہی جو تم نے چاہا تھا۔'' جیک نے تیز سانسوں کے درمیان کہا۔ اس کے منہ سے سفید سا جھاگ نکلنے لگا تھا۔

''میرے خدا...... میرے خدا۔'' الزبتھ کہہ رہی تھی۔ پھر اس نے سہارا دے کر جیک کو اٹھایا۔ ''میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے چلتی ہوں۔''

جیک کھڑا ہو گیا۔ ''اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔''

''ہو گا۔ دکاندار نے کہا تھا کہ زہر کھا لینے کی صورت میں ڈاکٹر کے پاس جانا۔ اس کا مطلب ہے ڈاکٹر اس کا

www.urdupalace.com

علاج کرسکتا ہے۔"

الزبتھ نے اپنی چادر لی اور جیک کو سہارا دیا۔ اس کے منہ سے کراہیں نکل رہی تھیں اور وہ ابکائی کرنے کی کوشش کررہا تھا مگر خالی پیٹ اسے ابکائی بھی نہیں آرہی تھی۔ الزبتھ اسے باہر لائی اور سڑک کی طرف مڑ گئی۔ جب وہ سڑک پر پہنچے تو اسی لمحے دوسری طرف سے گلبرٹ نمودار ہوا اور وہ تیزی سے اس مکان تک آیا۔ یہاں کا پتا اس نے الزبتھ سے حاصل کیا تھا۔ لوہے کا گیٹ کھلا پا کر اس کا ماتھا ٹھنکا تھا۔ وہ تیزی سے اندر آیا اور پھر کسی کو وہاں نہ پا کر اس نے دیوار پر مُکا مارا۔ پھر اس کی نظر کچن میں ٹوٹی ہوئی پیالی اور گری ہوئی کچھ چائے پر گئی۔ اس نے چائے پر انگلی لگائی اور اسے سونگھا۔ پھر معنی خیز انداز سر ہلایا۔ وہ تیزی سے باہر آیا اور اس کا رخ اب گلی کے دوسرے سرے کی طرف تھا۔ وہ سڑک پر آیا اور اس نے آس پاس دیکھا۔ ہوانا کا ریلوے اسٹیشن یہاں سے کچھ ہی فاصلے پر تھا۔ کچھ سوچ کر گلبرٹ اس کی طرف بڑھا۔

☆☆☆

جیک کی حالت ہر گزرتے لمحے خراب ہوتی جا رہی تھی۔ زہر واقعی زود اثر تھا۔ جیک کے منہ سے جھاگ نکل نکل کر گر رہا تھا اور چلتے ہوئے اس کے قدم بری طرح لڑکھڑا رہے تھے۔ اسے اپنا ہوش نہیں تھا اور الزبتھ بہ مشکل اسے سہارا دیے ہوئے کھینچ رہی تھی۔ گلی سے نکلتے ہوئے اس نے مڑ کر دیکھا اور اسے گلبرٹ مخالف سمت سے آتا دکھائی دیا۔ جین نے گھبرا کر رفتار تیز کر دی تھی۔ ابھی وہ جیک کے لیے فکر مند تھی اور اب یہ مصیبت بھی آگئی۔ وہ جانتی تھی کہ گلبرٹ اس پر اپنا مکمل حق سمجھتا ہے اور اسے کسی صورت چین نہیں ملے گا جب تک وہ جیک کو چھوڑ کر اس کے پاس واپس نہیں آئے گی۔ وہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے اس کے پیچھے آیا تھا کہ اس نے جیک کا کام تمام کر دیا ہے۔ جین کو نہیں معلوم تھا کہ یہاں ڈاکٹر کہاں ملے گا۔ وہ آتے جاتے راہ گیروں سے ڈاکٹر کا پوچھ رہی تھی۔ ایک آدمی نے ریلوے اسٹیشن کی طرف اشارہ کیا۔

"شاید وہاں تمہیں ڈاکٹر مل جائے۔"

وہ جیک کو گھسیٹتے ہوئے اسٹیشن کی طرف بڑھی۔ داخلی دروازے سے ایک ریلا اندر جا رہا تھا۔ شاید کوئی ٹرین جانے والی تھی۔ الزبتھ یہاں بھی ڈاکٹر کا پوچھ رہی تھی۔ ساتھ ہی وہ پلٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی۔ اسے خوف تھا کہ گلبرٹ یہاں بھی نہ آجائے۔ جیک اب کسی قدر ہوش میں تھا۔ وہ ایک ستون سے ٹک گیا اور گہری سانس لیتا ہوا بولا۔

"میرا اب کچھ نہیں ہوسکتا، تم چلی جاؤ۔ تمہارے پاس رقم ہے، تم سان ڈیاگو جاسکتی ہو۔"

"نہیں، میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔" الزبتھ نے کہا۔ "یہاں ڈاکٹر مل جائے گا۔" اس نے آس پاس دیکھتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اسے اندر آنے والے مسافروں میں گلبرٹ کی جھلک دکھائی دی۔ اس نے جلدی سے جیک کو سہارا دیا۔ "آؤ چلو یہاں سے۔"

الزبتھ نے جیک کو سہارا دیا اور آگے بڑھی۔ ایک ٹرین تیار تھی اور اس میں مسافر سوار ہو رہے تھے۔ الزبتھ بھی جیک کو لے کر آخری ڈبے کے پچھلے حصے سے اندر آئی اور خالی سیٹ کی تلاش میں آگے بڑھنے لگی۔ ایک جگہ خالی تھی۔ اس نے جیک کو بٹھایا اور خود اس کے سامنے بیٹھ گئی۔ وہ دعا کر رہی تھی کہ ٹرین چل پڑے۔ پھر اس کی دعا قبول ہوئی اور ایک ہلکے سے جھٹکے سے ٹرین حرکت میں آئی۔ مگر اسی لمحے کھڑکی کے پاس گلبرٹ نمودار ہوا۔ اس نے الزبتھ کو دیکھا اور ڈبے میں سوار ہونے کے لیے پیچھے کی طرف بھاگا۔ الزبتھ تیزی سے حرکت میں آئی اور تقریباً نیم بے ہوش جیک کو سہارا دیتے ہوئے اگلے دروازے کی طرف بڑھی۔ جب تک وہ دروازے تک آئی ٹرین کسی قدر رفتار پکڑ چکی تھی۔ ایک آدمی نے اسے روکا۔ "یہ کیا کر رہی ہو؟ دروازے سے دور رہو۔"

الزبتھ نے اسے دھکا دیا اور جیک سمیت پلیٹ فارم پر کود گئی۔ اس نے جان کی بازی لگائی تھی کیونکہ وہ گر کر ٹرین کے نیچے بھی آسکتے تھے۔ مگر وہ پلیٹ فارم پر گرے تھے اور کسی چوٹ سے محفوظ رہے۔ الزبتھ جلدی سے اٹھی اور جیک کو گھسیٹتے ہوئے پلیٹ فارم کے آگے برآمدے تک لائی۔ یہاں سے ایک سرنگ دوسرے پلیٹ فارم تک جا رہی تھی۔ الزبتھ جیک کو لے کر اس سرنگ میں داخل ہوگئی۔ جیک کو اپنا ہوش نہیں تھا، اسے بھی الزبتھ نے سنبھالا ہوا تھا۔ وہ بس پاؤں گھسیٹ رہا تھا۔ الزبتھ بڑی مشکل سے اسے دوسری طرف لائی اور اسے دیوار سے لگا کر بٹھا دیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ پہلے گلبرٹ سے بچے یا جیک کے لیے ڈاکٹر تلاش کرے جس کی حالت اب قریب المرگ لگ رہی تھی۔ وہ اس کا چہرہ تھپتھپا رہی تھی۔ "جیک، پلیز ہوش میں آؤ۔ میرے ساتھ رہو، مجھے چھوڑ کر مت جانا۔"

جین کہتے ہوئے رونے لگی۔ اچانک ہی عقب سے گلبرٹ نے اسے پکڑ کر کھینچا اور جیک سے جدا کرتے ہوئے

www.urdupalace.com

ایک بازو سے جکڑ کر دوسرے ہاتھ میں دبا ہوا چاقو اس کی گردن سے لگا دیا۔ جیک نیم بے ہوش حالت میں دیوار سے لگا پڑا تھا اور شاید اسے گلبرٹ کی آمد کی خبر بھی نہیں تھی۔ وہ کس وقت وہاں پہنچا یہ تو الزبتھ کو بھی پتا نہیں چلا تھا۔ یقینا اس نے انہیں ٹرین سے کودتے دیکھ لیا تھا۔ گلبرٹ کا چہرہ تمتما رہا تھا۔ اس نے غراتی سرگوشی میں کہا۔ ''تم کیا سمجھتی تھیں، مجھ سے بچ کر بھاگ جاؤ گی۔''

''پلیز۔'' الزبتھ نے کہنا چاہا۔

''یہ تمہیں چھوڑ کر نہیں جائے گا۔ تم اِسے چھوڑ کر جاؤ گی۔'' گلبرٹ نے کہتے ہوئے جین سے الگ ہو کر اسے گردن سے پکڑا اور چاقو والا ہاتھ بلند کر کے اس کے سینے میں اتارنا چاہا مگر اس کا ہاتھ مخالف سمت میں کھنچا چلا گیا۔ یہ جیک تھا جس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا۔ وہ کسی طرح اٹھ کر آ گیا تھا۔ گلبرٹ نے اسے دوسرے ہاتھ سے گھونسا مارا تو وہ پیچھے جا گرا تھا، اب الزبتھ کو موقع مل گیا کہ وہ گلبرٹ سے دور ہو سکے۔ وہ چاقو تولتا ہوا جیک کی طرف بڑھا تھا کہ اس نے پستول نکال لیا۔ گلبرٹ ہنسا۔

''کیا تم ایک بار پھر مجھ پر نقلی گولیاں آزماؤ گے۔''

''اس بار نہیں۔'' جیک نے کہا اور نزدیک آتے گلبرٹ پر فائر کیا۔ گولی اس کے پیٹ میں اتر گئی اور وہ جھٹکے سے پیچھے گیا تھا۔ اس نے حیرت سے اپنے پیٹ کے سوراخ کو دیکھا جس سے بچ بچ کا خون اُبل رہا تھا اور پھر وہ لڑکھڑا کر نیچے گر گیا۔ الزبتھ جھپٹ کر جیک کے پاس آئی۔ اس کا ہاتھ نیچے گر گیا تھا، اس کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں اور آنکھیں اوپر چڑھ رہی تھیں۔ الزبتھ روتے ہوئے اسے پکار رہی تھی۔ اس دوران میں عقب سے سیٹی کی آواز آئی اور پولیس والے دوڑتے ہوئے آئے۔ الزبتھ نے جلدی سے جیک کے ہاتھ سے پستول لے لیا۔ آنے والے دو پولیس والوں میں سے ایک نے پوچھا۔

''یہاں کیا ہو رہا ہے؟''

''یہ بیمار ہے، اسے ڈاکٹر کی اشد ضرورت ہے۔''

''اور یہ۔'' پولیس والے نے گلبرٹ کی طرف اشارہ کیا جو فرش پر پڑا ہوا تھا اور سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ الزبتھ اس کی طرف بڑھی اور یوں اس پر جھکی جیسے اسے آغوش میں لینے والی ہو۔ گلبرٹ کے چہرے پر خوشی نمودار ہوئی تھی مگر اگلے لمحے ہونے والے فائر نے اس خوشی کو موت کے کرب میں بدل دیا تھا۔ الزبتھ نے ٹھیک اس کے دل پر پستول رکھ کر فائر کیا تھا۔ گلبرٹ لمحے میں مر گیا۔ الزبتھ نے مڑ کر پولیس والے سے کہا۔ ''اب یہ مر چکا ہے۔ اس پر توجہ دو اور ڈاکٹر کو بلاؤ۔''

اس کے ہاتھ میں پستول دیکھ کر پولیس والا پہلے ہی گھبرا گیا تھا۔ اس کے پاس قانون کے نفاذ کے لیے صرف ڈنڈا تھا۔ اس نے مڑ کر اپنے ساتھی کو دیکھا تو وہ فوراً ڈاکٹر بلانے چلا گیا۔ الزبتھ جیک کے پاس آئی جو اَب ساکت تھا اور اس کی سانس بھی رکی ہوئی تھی۔ پولیس والا بھی پاس آیا اور اس نے پہلے الزبتھ سے پستول لیا اور پھر جیک کا معائنہ کیا۔ ''میرا خیال ہے یہ مر چکا ہے۔''

☆☆☆

عورت جو الزبتھ تھی خاموش ہوئی تو پادری نے آہستہ سے کہا۔ ''تو یہ تمہاری کہانی ہے۔''

''ہاں فادر، میں نے ذرا بھی جھوٹ نہیں بولا ہے۔'' الزبتھ نے باہر کی طرف دیکھا۔ دور مشرق کے افق پر ہلکی سی سفیدی نمودار ہونے والی تھی۔ وقت قریب تھا۔ وہ مڑی اور پادری کو دیکھ کر حزنیہ انداز میں مسکرائی۔ ''تمہارا شکریہ، تم بہت اچھے اور خیال کرنے والے انسان ہو۔''

''پادری ہونے کے ناتے یہ میرا فرض ہے۔''

''نہیں تم فرض سے قطع نظر بھی بہت اچھے انسان ہو۔'' الزبتھ نے اصرار کیا۔ وہ اس کے بہت پاس تھی۔ ''تمہارے خیال میں، میں کیسی عورت ہوں؟''

نوجوان پادری نے کہا۔ ''میرا خیال ہے تم اچھی عورت ہو۔''

''کیا میں اس سزا کی مستحق ہوں جو مجھے دی جا رہی ہے اور گلبرٹ جیسے آدمی کے قتل کے جرم میں دی جا رہی ہے۔''

پادری خاموش رہا، اس نے کچھ دیر بعد کہا۔ ''میرا خیال ہے اب ہمیں دعا کر لینی چاہیے۔''

الزبتھ نے گہری سانس لی۔ ''ہاں ہمیں دعا کر لینی چاہیے۔ کچھ دیر بعد میری زندگی کا آخری سورج نمودار ہوگا۔''

الزبتھ نے سفید چادر کو اب سر پر بھی لے لیا تھا اور وہ پوری طرح چھپ گئی تھی مگر اس چھپی حالت میں بھی اس کی دلکشی عیاں تھی۔ پادری نے اس کے سامنے مقدس کتاب کھولی اور دعا پڑھنے لگا۔ الزبتھ دونوں ہاتھ جوڑے اور آنکھیں بند کیے ہوئے اس کا ساتھ دے رہی تھی۔ اس کے عقب میں آسمان رفتہ رفتہ سفید ہوتا جا رہا تھا۔

☆☆☆

ہوانا کے قلعے پر سورج کی اولین کرنیں نمودار ہوئیں تو

www.urdupalace.com

قلعے اور قید خانے کے کمانڈنٹ کرنل جارجی گیسپر نے اپنے کمرے سے نکل کر قید خانے کا رخ کیا۔ فصیل پر اس کے آدمی موت کی کرسی کو تیار کر چکے تھے اور اب جلاد کو قیدی کا انتظار تھا۔ وہ اپنے نائب کیپٹن جوز میکائے کے ساتھ تھا۔ اس نے کرسی کا معائنہ کیا اور کیپٹن سے پوچھا۔ ''پادری چلا گیا؟''

''ہاں کچھ دیر پہلے ہی گیا ہے، وہ ساری رات ہی وہاں رہا۔''

کیپٹن کے جواب پر کرنل مسکرانے لگا۔ ''وہ ایسی ہی فتنہ عورت ہے، اس کے پاس جانے والا اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا ہے۔ ورنہ پادری کا کام آدھے گھنٹے سے زیادہ نہیں تھا۔''

''اب اس فتنے کا آخری وقت آ گیا ہے۔ اس سال وہ پہلی اور آخری عورت ہے جسے یہاں سزائے موت دی جائے گی۔''

''تب چلو وقت ہو گیا ہے۔''

وہ دو گارڈز کے ہمراہ کوٹھری تک آئے۔ اندر الزبتھ دوسری طرف منہ کر کے بیٹھی تھی۔ ایک گارڈ نے دروازے کا لاک کھولا اور کرنل گیسپر اندر آیا۔ اس نے نرمی سے کہا۔ ''خاتون، مجھے افسوس ہے لیکن وقت ہو گیا ہے۔ ہمارے ساتھ چلو۔''

الزبتھ کے جسم میں حرکت نہیں ہوئی، وہ گھٹنوں کے بل ساکت کھڑی تھی۔ اس نے سر سے پاؤں تک خود کو سفید کپڑے سے ڈھک رکھا تھا۔ کرنل نے دوبارہ کہا اور اس بار بھی الزبتھ نے جنبش نہیں کی تو کرنل نے اشارے سے دونوں گارڈز کو آنے کو کہا اور وہ خود بھی آگے آیا۔ دونوں گارڈز نے الزبتھ کو بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا اور کرنل نے اس کے چہرے سے کپڑا ہٹایا۔ ایک لمحے کے لیے وہ دنگ رہ گیا۔ کیونکہ سفید کپڑوں اور چادر میں پادری لپٹا ہوا تھا۔ کرنل نے پوری قوت سے چلا کر کہا۔ ''الارم۔''

چند لمحے بعد قلعے میں الرٹ کا الارم بج رہا تھا مگر اسے بجنے میں تاخیر ہو گئی تھی۔ نکلنے والی نکل کر جا چکی تھی۔

☆☆☆

سان ڈیاگو کی وہ ایک سرد شام تھی۔ کار اس عالی شان ہوٹل اور کیسینو کے سامنے رکی اور ایک باوردی خادم نے ادب سے کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور اس سے الزبتھ اتری تھی۔ نفیس اور حسین لباس میں اس کا حسن مزید نکھر کر سامنے آیا تھا۔ قیمتی جڑاؤ پتھروں کا نیکلس اور اسی ڈیزائن کے ٹاپس اس کی تابناکی میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔ وہ کیسینو میں آئی اور وی آئی پی ایریا کی طرف بڑھی جہاں ایک میز کے گرد چار افراد تاش کی بازی لگا رہے تھے۔ الزبتھ دھیمے قدموں سے ان کی طرف بڑھی۔ چاروں خوش پوش اور دولت مند طبقے کے نمائندے نظر آ رہے تھے۔ الزبتھ نے غیر محسوس انداز میں ان کے چاروں طرف ایک چکر لگایا اور پھر جیک کے عین سامنے آ کر رکی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس نے گردن پر انگلی پھیری اور آگے بڑھ گئی۔ الزبتھ نے ایک الگ میز منتخب کی تھی مگر اس نے کھیلنے کا ارادہ ظاہر نہیں کیا تھا۔ آدھے گھنٹے بعد جیک اس کی میز پر تھا۔ اس نے احترام سے الزبتھ کا ہاتھ چوما۔ وہ ظاہر کر رہے تھے کہ ان کی آج پہلی ملاقات ہے۔

''تمہیں یہاں تک آنے میں کوئی دشواری تو پیش نہیں آئی؟''

الزبتھ مسکرائی۔ ''سوائے سفر کے اور کوئی دشواری نہیں تھی۔ تم نے بہت اچھے انتظامات کیے تھے۔ مجھے ہوانا سے نکلنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔ لیکن مجھے پادری کا خیال ہے، اس کا کیا ہو گا؟''

''کچھ نہیں، اسے صرف چرچ اور پادری کے منصب سے ہٹا دیا جائے گا۔'' جیک نے بے پروائی سے کہا۔ ''مجھے تمہارے آنے سے فائدہ ہوا۔ میں نے آٹھ سو ڈالرز داؤ پر لگائے تھے اور مجھے اس کے بدلے چھ ہزار ڈالرز ملے۔''

''میں ڈر رہی تھی کہ یہاں بھی کسی کو شک نہ ہو جائے۔''

انہوں نے ڈنر کیا اور پھر ساتھ روانہ ہوئے۔ جیک نے ایک درمیانے درجے کے ہوٹل میں ڈبل بیڈ لیا تھا مگر یہ ہوانا کے اعلیٰ ترین ہوٹل سے بھی زیادہ شاندار تھا۔ الزبتھ کو پسند آیا۔ جیک نے کہا۔ ''یہاں ہمارا قیام عارضی ہے، جلد ہم اپنے گھر میں ہوں گے۔''

دو ہفتے بعد وہ شمالی فلوریڈا کے ایک نیم پہاڑی علاقے پہنچے۔ الزبتھ کوچ سے اتری تو اس کے سامنے ایک کشادہ دامن والی پہاڑی تھی۔ اس کے دامن میں اوپر تک نارنگی اور اسٹرابیری کے باغ پھیلے ہوئے تھے اور سب سے اوپر سفید رنگ کا خوب صورت ولا تھا۔ جیک نے اشارے سے کہا۔ ''وہ ہمارا گھر ہے۔ ابھی تم دیکھو گی اس کے عقب میں سمندر ہے۔''

مگر الزبتھ اسے دیکھ رہی تھی۔ اس نے اپنا سر جیک کے شانے پر رکھ دیا۔ ''اب میرا گھر یہ ہے۔''

www.urdupalace.com